

عینار سیکھ



عینار سیکھ کی کتابیں
پیش کردہ ہیں



حمد حقوق بحق پیشتریں

ہنا نرم سیکھے

مصنف

نیاز محمد ایم۔ اے۔ امین

ہر قسم کی کتابیں - ناول - ادبی - جاسوسی
قرآن مجید ملنے کا واحد مرکز

جہانگیر بک پوٹو۔
اردو بازار لاہور

پیش نقطہ :

ہنپاٹرم مس مرزیم اور اسی قسم کے الفاظ آپ اکثر مجمع ہندوں سے سنتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ ایک بچے کو زمین پر لٹا دیا گیا ہے۔ اُس کے اوپر کپڑا ڈال دیا گیا ہے اور وہ عامل کے اوٹ شانگ سواہی کا جواب دے رہا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ ہنپاٹرم اور مس مرزیم کی سب سے بڑی تدبیر یہی ہے تو یہ بے جا نہ ہوگا۔

ہنپاٹرم اور مس مرزیم دو اہم سائنس ہیں۔ ان کا اپنا مقام ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں ان کا اپنا معیار ہے۔

۱۔ یہ سائنس تعمیل اور سماجی خدمت کرتی ہے۔

۲۔ مرلینوں کو شفا بخشتی ہے۔

۳۔ اخلاقی اصلاح کرتی ہے۔

۴۔ نجی اور کند فہمنوں کو جلا بخشتی ہے۔

۵۔ دنیا کے ستائے ہوئے افراد کا سہارا ہے۔

یہ کتاب اس خیال سے تحریر کی گئی ہے کہ بازاری اور عام طور پر غلط اور فرضی باتوں کی بجائے اس سائنس کو اپنے اصلی روپ میں پیش کیا جائے تاکہ وہ پڑھنے والے لوگوں کو جو فرضی اور غلط باتوں سے مایوس ہو جاتے ہیں اور ان کا اعتبار اس سائنس سے اٹھ جاتا ہے۔ انہیں ایک حقیقی اور معیاری کتاب مل جائے مشہور ماہر ہنپاٹرم سے چند الفاظ لیں۔ ہنپاٹرم کی مامیت یوں بیان کی ہے

کتاب ہنپاٹرم گائیڈ
کتابت غلام قبیل
طباعت پنجاب آرٹ پریس
اشاعت جمہوریت ایک ڈیو
قیمت
تعداد ایک ہزار

مرچو

اے مالک کل میرے والدین پر

سائنس
جمائے مجسم اقبال روڈ نزد کینٹی چوک، راولپنڈی

۱۔ علم استفراق یا تزویم حقیقی معانی میں کوئی مصنوعی حالت نہیں ہوتی چند خوش قسمت لوگوں میں ولایت شدہ ہوتی ہے۔ باقی افراد میں ہیناٹرم کی مدد سے لائی جاسکتی ہے۔

۲۔ معمول ہمیشہ کے لیے عامل کا فرمانروا نہیں بن جاتا۔ اُس کی شخصیت میں کوئی فرق نہیں آ جاتا۔ اس عمل سے اُس کی شخصیت کو کوئی ذہنی یا جسمانی نقصان نہیں پہنچتا۔ عامل کوئی چیز جسم میں ٹھونس نہیں۔ بلکہ وہ قوتوں کو اجاگر میں مدد دیتا ہے۔

اچھے معمول خود مشورہ کی بنیاد پر ایسی ہی حالت طاری کر سکتے ہیں۔

۳۔ اگر آپ کو ناصدہ پر جانا ہو تو آپ تبدیل عمل کر جانے کی بجائے کوئی تیز سواری لے لیں گے۔ تا کہ بعد منزل پر پہنچ جائیں۔ عمل ہیناٹرم اس تیز رو سواری سے ملتے ہیں۔ بلکہ کوئی دفعہ ہیناٹرم عام الف ن کو اس منزل پہنچا دیتا ہے۔ جو ان کے خواب و خیال میں بھی دستیاب۔

۴۔ ہیناٹرم کا عمل انسان میں بلند کرداری پیدا کرتا ہے۔ اُسے اعتماد سے آہستہ کرتا ہے۔ اُسے سہارا دیتا ہے۔ اس دوران میں دیے گئے مفید مشورے معمول کو نئی زندگی بخشتے ہیں۔ اور ایک نیا انسان بنا دیتے ہیں۔ حوصلہ مند۔ شجاع۔ دلیر اور خوش باش۔

۵۔ ہیناٹرم۔ ذہنی ہائی جین کا ایک حصہ ہے۔ اس لیے اسے مندرجہ ذیل سررو میں استعمال کرنا چاہیے۔

۱۔ تعلیم

ب۔ اخلاق

۶۔ ذہنی جلادینے کے لیے

یہ عادات بد کو الکیڑ پھینکتا ہے اور اچھی عادات کو شخصیت کا حصہ بنا دیتا ہے۔

۶۔ ہر بچہ میں ذہانت چھپی ہے۔ ظاہر طور پر نبی سے نبی بچوں میں ذہانت کا مادہ موجود ہوتا ہے۔ ہیناٹرم اس خفیہ صلاحیت کو اجاگر کرنے اور باہر لانے کا ذریعہ ہے۔

یہی وہ جذبات تھے جن کی بنا پر یہ کتاب تحریر کی گئی ہے۔

کوشش کی گئی ہے۔ کہ انگریزی کی ہر اصطلاح کا اہل افادہ لغت البدل پیش کیا جائے۔ لیکن جہاں پر کوشش ممکن نہ تھی وہاں انگریزی اصطلاح کو ذکر کر دو ہیں اُس کے معانی اچھی طرح سمجھا دیے گئے ہیں۔

ہیناٹرم ایک سائنس ہے۔ اس لیے جہل علمی کام کا تذکرہ ہے۔ وہاں تمام اقدامات الگ الگ بیان کیے گئے ہیں۔ جس طرح طبیات اور کیمیا کے تجربوں میں الگ الگ اقدامات تحریر کیے جاتے ہیں۔

امید ہے ناظرین اس کتاب کو معیاری بہت مفید۔ دل چسپ اور عملی پائیں گے۔

مرچو

والدین پر رحمت

پہلا باب ابتدییہ

تقسیم:

پہلا ٹرم، یونانی زبان کے ایک لفظ سے مشتق ہے جس کے معانی ہیں، "منید" سائنس کی دنیا میں پہلا ٹرم کا لفظ پہلے بارشورسرجن ڈاکٹر بریڈ نے ۱۶۹۲ء میں استعمال کیا۔ انہوں نے برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن ہائپرڈکس سائنس ایک مقالہ پڑھا جس کا عنوان تھا۔ زخموں کے اندام میں عضلانی منید کا عمل مقام۔ اس مقالہ میں لفظ پہلا ٹرم کو اس مخصوص منید کے لیے استعمال کیا گیا جو باہر پہلا ٹرم اپنے معمول پر عارضی طور پر طاری کرتے ہیں۔

ڈاکٹر بریڈ کی توجہ ایک اور شخص کی طرف منید بدل کر لی گئی۔ یہ صاحب فرانسیسی تھے۔ ان کا نام لافونٹین تھا۔ وہ ۱۸۲۱ء میں کم و بیش ان خطوط پر کام کر رہے تھے۔ جو ڈاکٹر بریڈ سے چنداں مختلف نہ تھیں۔ ڈاکٹر بریڈ اور لافونٹین نے ایک معمول پر مشترکہ طور پر عمل کرنا چاہا لیکن ان کے طریق کار میں کچھ فرق تھا۔ اس لیے نمایاں کامیابی نہ ہوئی۔ چند سال

بعد ڈاکٹر بریڈ کے خیالات میں تبدیلی آتی شروع ہوئی۔ ان کے خیال میں اس عمل کا نام پہلا ٹرم منیدوں نہ تھا۔ اب انہوں نے ایک اور لفظ مونوڈی ازم تجویز کیا۔ لیکن یہ لفظ زیادہ دیر نہ چل سکا۔ اور پہلا ٹرم ہی مشہور ہو گیا۔

آج ایک اور لفظ سٹریٹم کا بھی شہرہ ہے۔ باہرین کی لڑنے میں پہلا ٹرم اور سٹریٹم دونوں ایک ہی عمل کے مختلف نام ہیں۔ یہ لفظ اس سائنس کو فرانسیسی سائنس میں ۱۸۱۵ء سے ملا۔ ان کا خیال تھا کہ قدرت نے ان کے جسم میں ایسا عضلانی قوت رکھ دیا ہے۔ جو دوسروں کے زخموں کے اندام میں ممد ہو سکتی ہے۔

وہ ایک فرانسیسی تھا۔ اس نے جب عوام اور خواص کے سامنے ۱۸۴۸ء میں اپنی قوت کا مظاہرہ کیا تو لوگ دنگ رہ گئے۔ لیکن فرانسیسی اکید می آف سائنس اس قوت کو رکھنے کے لیے ایک انکار می کشیش تھا۔ جس نے مناسب دوا کے بعد ۱۸۵۸ء میں فیصلہ دیا کہ اس میں کوئی قوت نہیں اور ان کی دھڑے جو زخم جلد منسلک ہو جاتے ہیں۔ وہ محض اتفاق ہے۔

آج پہلا ٹرم اور سٹریٹم ایک ہی فن کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ پہلا ٹرم کی تاریخ صدیوں پرانی ہے۔ زمانہ قبل از تاریخ میں تاریخ میں اس فن کے باہرین اور سلاج موجود تھے جو لفظ پہلا ٹرم کے نام سے واقف تھے۔ لیکن شعوری یا بکلی بعض اوقات غیر شعوری طور پر اس کا استعمال کرتے ہیں۔

مصر میں سرزمین دینا میں استعمال کیا جاتا تھا۔ مشہور مردخ سیلوز
رقم طراز ہے۔ کہ صریحاً بعض مریضوں کے سرکش شدہ اور دم والے
حصوں کو جھکریاں پر ہاتھ پیر کر چند دفعوں میں تندرست کر دیا کرتے تھے
دروجا تار تھا۔ درم دور ہو جاتا اور دوسرے کرانتا ہوا مریض اچھا بھلا
ہو جاتا۔

یونان کی تہذیب پرانی ہے بعض یونانی طبیب قبل از مسیح میں دعوے کرتے
تھے کہ ان کے ہاتھوں میں مقناطیسی قوت موجود تھی۔ وہ مریض کے پوزیشن
شدہ حصوں کو ملتے۔ اس دوران میں مریض فزنی طور پر طبیب کی روحانی اور
مقناطیسی قوت میں مرعوب ہوتا تھا۔ درم دور ہو جاتا اور روتا ہوا مریض
نہنے لگتا۔ وہ شفا یاب ہو جاتا۔

یونان میں ایک غارتھا جو جوتو دیوی اور پلوٹو دیوتا کی قوتوں کا مظہر
سمجھا جاتا تھا۔ ہمیشہ لوگ اس غار میں جاتے اور بیماری سے اس کا شفع طلب
کرتے۔ اس وقت مریضوں پر عقیدت اور احترام کا فزنی احساس طاری ہو جاتا
وہ بیماری کے الفاظ کو پلوٹو دیوتا کے احکام تسلیم کرنے اور مرض کا احساس کھو
بیٹھے یا دوسرے الفاظ میں اپنے آپ کو تندرست محسوس کرنے لگتے۔

رومیوں کی تہذیب بھی بہت پرانی ہے۔ ان میں ایک حکیم اسٹراپیس
کا ذکر ملتا ہے جو خواب کے ذریعے مریضوں کا علاج کرتا۔ وہ اپنے ہاتھوں سے
چرور جھون کو چھتا۔ انہیں ملتا اور دبا جس سے درو کا احساس جاتا رہتا
یا درو دور ہو جاتا۔ جسٹس شہید جو ایک مورخ بھی تھے انہوں نے ایک دینی

سائنس دان کا ذکر کیا ہے۔ جو انہی خطوط پر مریضوں کا علاج کرتی تھی۔
بھارت اور پاکستان میں بھی زمانہ قبل از مسیح میں اس قوت کے بل بوتے
پر نہ صرف مریضوں کا علاج کیا جاتا تھا۔ بلکہ بوس کے بیماری اپنی بوس کا
انظام بھی کرتے تھے یہاں چھونے کے علاوہ دیوتی کی راکھ کی ایک ٹھکی مریض
یا خواہش مند کو دی جاتی تھی۔ جسے مریض پانی کے ساتھ نگل لیتے تھے اور
بھلے چکے ہو جاتے تھے۔

چین میں بھی مس مریض مانیٹرم کے ذریعے امراض کا علاج کیا جاتا تھا
طبیب مریض پر خواب کی سی حالت طاری کر دیتے تھے۔ پھر ان کے سرکش شدہ
اور تدم حصوں کو ملتے اور چھوتے۔ جب مریض اس عارضی نیند سے بیدار
ہوتا تو اس کا ذم دور ہو جاتا یا درو کا احساس نہ رہتا تھا۔

اسلامی ممالک میں اولیاء اکرام سے رجوع کیا جاتا تھا اور ان سے معجزات
اور کرات کے ذریعے اپنی تکالیف کا علاو مانگا جاتا تھا۔ لیکن اولیاء اکرام کے
علاوہ بعض لوگ ایسے بھی موجود تھے جو ہنٹرم اور مس مریض کو دیا تے اور
لوگوں کی تکالیف دور کرنے کی کوشش کرتے۔

ہنٹرم اور مس مریضوں کے علاوہ بعض دوسرے لوگوں نے بھی اپنا یا
بھارت اور پاکستان میں ریٹن کمال کو پینچا۔ بنیاد دور میں اس کا ذکر تو دلگ
جہانگیری میں

منا ہے۔ جب ایک طائفہ نے دربار جہانگیری میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا شہنشاہ
جہانگیر اس دور فنون کی بہت سی تفصیلات کہتے تھے۔ جو ایک سے ایک بڑھ کر
حیران کن تھیں۔ وہ رقم طراز ہیں کہ ایک رسم دربار میں لایا گیا اور اس کا ایک
سرا ہوا میں پھینکا گیا۔ دیکھنے ہی دیکھتے کھل کر سرسودا کھڑا ہو گیا۔ ایک بازی
گر تو را اور ڈھال سے مسلح اس پر چڑھ گیا اور سب پر جا کر غائب ہو گیا اب
اس قسم کی آوازیں آنے لگیں جیسے دوڑ پاسبانوں میں جنگ ہوتی ہے۔ ساتھ ہی
ساتھ بازی کر کے اعضا شکستہ زمین پر گر گئے۔ بازی گر کی بیوی بہن کرتی ہوئی
آئی۔ اعضاء اکٹھے کیئے اور چاروں کو کھڑے کرستی ہو گئی۔ دربار والوں کو افسوس ہوا
لیکن دوسرے لمحہ وہ حیران ہو گئے جب بازی گر بھلا چٹکا اتر آیا اور کہا کہ
وہ اعضاء تو اس کے شہنشاہ کے تھے۔ درباری پہلے ہی حیران تھے۔ اب اس
نے اپنی بیوی کا قضا شدہ درجہ کیا۔ درباریوں نے اسے بتایا کہ اس کا بیوی
تو فتنہ مکرور و سمیت جل مرئی تھی۔ لیکن بازی کرنے پر دعوے کر کے قتل
دربار کو غم و غصہ میں ڈال دیا کہ شہنشاہ وقت نے اس کی بیوی خوالی
درباریوں نے تو اس میں نیاموں سے نکال لیں۔ لیکن شہنشاہ نے یہ
کہہ کر روک دیا کہ پچھرا بیوی کے غم میں ڈھال ہے اور طبی تباہی بک رہا ہے
لیکن بازی گر اپنی بات پر سر ہٹا۔ اور شہنشاہ کے تحت کی طرف بڑھنے لگا
لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب اس کی زندہ بیوی شہنشاہ کے کے تحت کے
نیچے چلی

لاڑ کو لایو کے زمانہ تک یکھیل بنگال میں دکھا یا جاتا ہے۔ کلایو کا

ایک ماتحت اس کیس کی تفصیلات کی ترتیب میں جاتا تھا۔ اس نے ایک
ہندوستانی سے پارہ گانٹھا وہ گانٹھا ہے کہ قیصل رات کی تاریکی میں دکھایا
گیا۔ اس کے علاوہ کسی دوا کی دواں بھی پیدا کیا جاتا تھا۔ جو تہی رس فضا
میں پھینکا گیا۔ اس نے دوسروں کے لنگھوں سے پھینکا کہ رسم بازی گر اور
گرتے ہوئے اعضاء کی تصاویر کیسے سے لیتی شروع تھیں دوسرے دن
اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب دیکھا۔ فوٹو گرافوں میں رسم کی مہولی
سی کیس کے علاوہ کچھ بھی موجود تھا۔

زار روس کا بدنام شہر واسپوٹن بھی ہندو مہتمم اور سس مہتمم کا
ماہر تھا۔ اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں ہلا کی کشش تھی۔ خوبصورت عورتیں
ان لگا ہوں کی تاب نہ لاسکتی تھیں اور اپنے جسم کو اس کے سپرد کرتیں۔
زار روس کا اکثر لڑکا اور ولی عہد بھی جہاں پڑا۔ واسپوٹن
اس کے جسم پر ہاتھ پھیرتا اور وہ تندرست ہوجاتا۔ ایک دفعہ ولی عہد کی ناک
زخمی ہو گئی۔ خون بہنا شروع ہوا سلطنت کے تمام ڈاکٹر حاضر آئے لیکن
خون روکنے کا نام نہ لیتا تھا۔ ولی عہد کی جان کے واسے پڑ گئے۔ لیکن واسپوٹن
نے سر اور ناک پر ہاتھ پھیرا۔ خون روک گیا۔ اور ولی عہد اچھا بھلا ہو گیا
ناظرین کی توجہ اب ان پورٹی سانس دانوں کی طرف مبذول کرائی جاتی
ہے۔ جن کا ذکر وجہ تسمیر کے عنوان تحت کیا گیا ہے۔

مس مہ کا خیال تھا کہ اس میں زخموں کو مندل کرنے کی قوت موجود تھی
اس نے اس کا نام حیوانی مقناطیسی قوت، یا جسمانی مقناطیسی قوت رکھا

مس مرکے بدرستہ میں رکھا لیندے کے ایک فردویم میکوں نے اپنی خطوط پر اپنی نظریہ پیش کیا۔

ایک اور صاحب جنہیں عام طور پر ایکس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ہینا ٹرم اور سرس مریم کی قوت کو متعاقبیت کے نام سے بتایا گیا ہے۔ اور اپنی نظریات کا دعوے کیا۔ جو سرس مرنے میں کی ہیں۔ برن رلشیک نے اپنے نظریہ کا نام اوڈل رکھا جس کے میں دو امرجن لیکچر اوروں نے یہ نظریہ پیش کیا کہ یہ قوت متعاقبیت کی بجائے حیاتیاتی برقی ہے جب معالجہ اپنے ہاتھ مریض کے جسم پر پھیرتے ہیں تو ان کے جسم میں برقی لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے خیال میں ہینا ٹرم کے ساتھ ساتھ برقی رو میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

ڈاکٹر بریڈ کا خیال تھا کہ معمول میں آغاز کردار اس برقی گارڈ سے ہوتا ہے اور عامل کا نظریہ گارڈ کے عمل زیادہ کردار ادا کرتا ہے لیکن کچھ مدت بعد اپنے نظریہ میں تبدیلی پیدا کر لی۔ اب ان کا یہ خیال تھا کہ عامل کی طرف متوجہ ہو کر سب کچھ ہے۔

اس کتاب میں شخص کا لفظ بار بار استعمال ہو گا۔ چونکہ انگریزی کتب میں یہ لفظ بار بار آتا ہے اور ہینا ٹرم کے وہ ماہرین حوصرت اوروں سے آشنا ہوتے ہیں۔ لفظ شخص ہی استعمال کرتے ہیں۔ لہذا اس لفظ کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسکو اسی طرح اپنی اپنی بہتر ہے۔ جس طرح انگریزی کے بت سے الفاظ اردو کا حصہ بنائے گئے

ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا ترجمہ مشورہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر بریڈ کے خیالات اور نظریات کو کچھ لوگ ایک ڈاکٹر نے تسلیم کیا اور اپنا یا۔ انوں نے کہا کہ معمول کا ذہن کسی چیز سے متاثر نہیں ہوتا انوں نے ایک اور لاطینی لفظ سچو و دزم استعمال کیا۔ جس کا مطلب تھا۔ میری مرضی کے مطابق حالت۔

ڈاکٹر بریڈ کے بعد جنہوں نے اس میدان میں قدم رکھا انوں نے ایک اور بحث کو شش کی۔ وہ سننے اور چہرے کی سوں کو متکا تھا۔

پیرس کا ڈاکٹر سیارکوٹ جو باہر راہی اعصاب تھا۔ وہ مریضوں پر قوت آزماتا تھا۔ وہ اچانک بھی کی رونق شاعین تاریکی میں میٹھے ہوئے مریض پر ڈالتا۔

ڈاکٹر اوڈن لی بالٹ اور پرفیسر بائی پولاسٹ برنہم نے اپنی رائے مندرجہ ذیل الفاظ میں دی

متعاقبیت طب کوئی آگ نظام نہیں بلکہ یہ محض قیاس اور مفروضہ پر مبنی ہے۔ ہینا ٹرم کے ذریعہ ایک قیاس اور مفروضہ کو معمول کے علاج میں اس طرح بنیاد دیا جاتا ہے کہ توجہ مان لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔

ان دونوں حضرات کے خیالات کو خنثی سکول کے نام سے یاد کیا جاتا ہے

ان حضرات کے بعد اہل کاو کے نام بہت مشہور ہے۔ یہ سبلا ماہر ہینا ٹرم

تھاجس نے انفرادی معمول کو بخش دینے پر مہارت اختیار کرنے کے بعد مجموعی طور پر بہت سے افراد کو بخشن دینا اختیار کیا۔ وقت نے تباہی کو بخش کا یہ طریقہ کافی حد تک کامیاب رہا۔ گوشت عام معمول متاثر نہ ہوئے۔ تاہم اکثر معمول متاثر ہوئے اور خواب کی دنیا میں بچ گئے۔

برخیزندہ انفرادی واقعات تاریخ میں گملا شکتے۔ تاہم انفرادی واقعات کا مجموعہ تو تاریخ کا باب ضرور بنتے ہیں۔ اس لیے راقم المحررت دو واقعات کو زیرِ قلم لاتا ہے۔

۱۹۳۶ء میں راقم کا ایک عزیز گروں میں پتھری مرنے اور بے زورہ ہونے میں مبتلا تھا۔ اسے سر کے تحت شفیع نال وہلی سلم ٹوٹل میں چھوٹی میں رکھا گیا تھا۔ مریض دروسے نہ حال رہتا تھا۔ ڈاکٹر اُسے مارنٹن کا جیک لگا کر نیم بد پتھری یا مکمل بد پتھری کی حالت میں رکھتے تھے۔ جو بی مارنٹن کا اثر دور ہوتا۔ مریض دروسے مارے کر اٹھنے لگتا۔ ان دنوں سمریزم اور ہینڈ ٹرم کا ایک عامل عجائب گھر کے سامنے اپنے فن کا مظاہرہ کیا کرتا تھا۔

میرے ایک عامل کو ہانگی پر بٹھا کر سرائے میں لے آئے۔ جو بی ہانگی سرائے میں داخل ہوا مریض کا درد بتا رہا۔ عامل نے مریض کا معائنہ کیا۔ اُسے چھاتی کے بل لٹا دیا اور اپنے انگوٹھے سے گروں والی جگہ کمر کو دبا دیا۔ وہ انگوٹھے کو دبا رہا۔ اور انگوٹھے کو حرکت دیتے ہوئے ریڑھ کی ہڈی کو چھوا۔ شانوں تک پہنچا۔ بازو تک لایا۔ ختم کرنا تھا

انگوٹھے تک پہنچ گیا۔ ہس نے مریض کے انگوٹھے کو دبا دیا۔ اور اُس کے نیچے سفید کاغذ رکھ دیا۔ پریپ انگوٹھے سے نکل کر کاغذ پر جاگری۔ عامل انعام پینس لیکر رخصت ہوا۔ کاغذ پر کچھ نہ تھا اور مریض کی درد عود کر آئی تھی۔

اسی دنوں ٹریڈ صانع سیمیوال میں ایک پر صاحب نے جلد کا اتنا نیم اڑھے اور اڑھے ان کے پاس جاتے۔ وہ مختلف اشیاء پر ہاتھ لگا کر ان سے پوچھتے کہ یہ کیا ہے شفا و دخت۔ قسم کہ پڑا۔ سب راک وغیرہ اڑھے بتا دیتے لیکن جو بی پر صاحب سے درد ہوتے تو یہ اثر جاتا رہتا اور وہ از سر نو اڑھے ہو جاتے ہیں۔

امریکہ میں ہینڈ ٹرم طب کی دنیا سے نکل کر قانون کی دنیا میں داخل ہو چکا ہے جو اسے تسلیم نہیں کیا گیا اور نہ کسی ملزم اور گواہ کو بطور معمول متاثر کر کے بیان یا گواہی دینے کی اجازت دی گئی ہے قانون وقت ایسے بیان اور گواہی کی راہ میں حامل ہے۔ انہیں معمول کے طور پر سزا کر کے انہیں گزشتہ واقعات یاد کرانے جاتے ہیں۔ گویا عدالت کے باہر ہوتا ہے تاہم ہینڈ ٹرم کا کچھ نہ کچھ اثر بدنام ٹاٹ ہے۔

باب دوم (۲)

ہناٹرم کے متعلق غلط

ہناٹرم اور مس مزینہ سانس فی فن میں لیکن شکل یہ پیش آئی ہے کہ بعض غلط فہموں اور غلط انداز اس طرح کی بنا پر یہ فن غلط باتوں میں چلا گیا۔ جس سے زہر فن کی تزیل ہوئی۔ بلکہ فن کار اور عامل کا درجہ سوسائٹی میں گرنے لگا۔ غلط قسم کے عاملوں سے غلط باتیں معاشرہ میں پہنچیں جس سے فن کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔ پیشتر اس کے کہ اس کے کلاس فن کو پیش کیا جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تائیں کے دل و دماغ سے غلط باتیں دور کر دی جائیں۔

سانپ اور برند

عام کتب میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ سانپ بالخصوص ناگ اپنی انکھیں برندوں اور مینڈک پر گاڑ دیتا ہے۔ وہ بچا رے سانپ کی گہری نگاہوں کی تاب نہیں لاسکتے وہ بے خود ہو جاتے ہیں۔ درخت کی ٹینوں پر بیٹھے ہوئے پرندے نیم بے ہوشی کی حالت میں گر جاتے ہیں۔ اور ناگ انہیں لقمہ بنا دیتا ہے۔ سانپ دیکھتے ہی مینڈک ٹرانا بند کر دیتے ہیں۔

وہ سہم جاتے ہیں اور سانپ انہیں شرب کر جاتا ہے۔ مارن ہناٹرم کی رائے میں سانپوں میں برندوں کو کھسک کرنے کی کوئی قوت نہیں ہوتی۔ دراصل پرندے محض خوف سے بے بس ہو جاتے ہیں۔

شیر اور چھوٹے جانور شیر کی دھاڑتے ہی بعض ہرن بکرے وغیرہ اپنی جگہ سہم جاتے ہیں یا شیر کا سامنا ہوتے ہی اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتے۔ مندرجہ بالا مثال کی طرح یہاں بھی ہناٹرم یا مس مزینہ کا رخا میں۔ بلکہ جان کا خوف ہرنوں اور بکروں میں ایسی حالت پیدا کرتا ہے۔ حالانکہ شکایت کی کئی کتب میں اس صورت حال کو ہناٹرم سے تعبیر کیا گیا ہے۔

مندرجہ ذیل دونوں باتیں ملی اور کبوتر کی مثال سے ملی اور کبوتر: اصل ہوجاتی ہیں اور جو لوگ ان حالتوں میں ہناٹرم کو درمیان میں لاتے ہیں۔ انہیں ان کا جواب مل جاتا ہے۔ ملی کی آمد کو محسوس کرتے ہی کبوتر اپنی انکھیں بند کر دیتے ہیں۔ اگر ملی کی انکھوں میں قوت تسخیر ہوئی تو کبوتر اس وقت مسخر ہوتا ہے جس کی انکھیں کھلی ہوتیں۔ لیکن یہاں تو شروع ہی سے کبوتر انکھیں بند کر لیتا ہے۔ اور جو واقعات پیش آتے ہیں۔ یا کبوتر کی جو حالت ہوتی ہے وہ ہناٹرم سے نہیں ہوتی۔ کبوتر پر نیم خند طاری نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ڈرا اور خوف کا مارا اور سہما ہوا پرندہ ہوتا ہے۔ جس کے اعصاب جواب دے جاتے ہیں۔

عالموں کی طرف جانوروں کو منحصر کرنا کی غائیں

مس مریض بعض کتب میں یہ بتایا گیا ہے کہ عالم بعض جانوروں کو منحصر کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض عالم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے بعض جانوروں کو منحصر کیا۔ عام لڑکھڑ میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کسی سرکش گھوڑے کو تھپکی دینا اپال سے تالو کرنا اور چکار سے قابو میں لے آنا سپانڈرم یا مس مریض کا عمل ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ ماہر سپانڈرم مسٹر لادس اورٹن کا قول ہے کہ یہ تمام دعویٰ غلط ہیں۔ عالم سرکش جانوروں کو منحصر نہیں کر سکتے قدرتی نیند اور سپانڈرم نہیں ہے۔ قدرتی نیند کو ہم مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ مکمل نیند : یہ وہ نیند ہے جو دن سب کے کام کے یا تھکاوٹ کے بعد رات یا دن کے بعد آتی ہے۔ اس دوران میں انسان معمول نہیں ہوتا وہ صرف خواب دیکھ سکتا ہے۔ لیکن کسی عالم کی بعض پر عیسیٰ نہیں کر سکتا اور نہ ہی عام آوارہ کے ذریعہ بیدار ہوتا ہے۔ وہ ان خود کو روٹ لیتا ہے لیکن بیدار ہونے کے بعد اسے گردش بھی بھول جاتی ہیں۔ اکثر خواب بھی یاد نہیں رہتے۔ وہ بڑبڑاتا ہے۔ لیکن عالم بیداری میں ان الفاظ کو یاد نہیں رکھ سکتا

ب۔ نیم نیند : اس دوران میں انسان پر نیم نیند یا نیم بے ہوشی کی حالت طاری رہتی ہے۔ وہ قدرے دیکھ سکتا ہے۔ سوال کا جواب دے سکتا ہے

بلکہ نیند میں جتنا بچتا بھی ہے۔ لیکن جب اسے پکڑ کر لٹا دیا جائے تو بیداری پر یہ جواب نہیں دے سکتا کہ وہ نیم نیند کی حالت میں جتنا رہا ہے۔ اس دوران میں وہ کسی عالم کے احکام کے تحت جواب نہیں دیتا یا مشکل سوالات کا حل نہیں بتاتا۔

ج۔ عالم بیداری کی نیند : کئی لوگوں میں عالم بیداری کی نیند بھی ہوتی جاتی ہے۔ ایسے لوگ سانسے بیٹھے ہیں۔ باتیں کرتے ہیں۔ لیکن انہیں کئی باتیں بھول جاتی ہیں۔ مثلاً کسی دوست اور جگہ کا نام۔ ایسے فرد کو اگر کوئی بحسن دی جائے۔ تو حالت میں مزاحضہ نہیں ہوتا۔

بہتر یہ ہے کہ مکمل نیند اور سپانڈرم کی حالت کا کچھ جائزہ لیا جائے نیند کی تین اقسام میں کی گئی ہیں۔ نیند اور سپانڈرم میں ایک فرق ضرور ہے۔ نیند میں خواب نظر آتے ہیں۔ لیکن بیداری کے بعد ان کا یاد رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ سپانڈرم میں بھی معمول اپنی حالت کی بیداری میں نہیں بتا سکتا۔

بعض ماہرین حالت تسخیر کو نیند سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ جس طرح سے تباہی لگا کر نیند اور لفظ نیند اور ایک غلط فہمی حالت استغراق میں بڑی مماثلت ہے۔ لیکن دونوں مختلف ہیں۔ اس ضمن میں مماثلت کی غلط فہمی بعض اور وجوہ سے بھی پیدا ہوتی ہے۔

۱۔ اکثر عالم نیند کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور معمول کو نیند کی بحسن دیتی ہیں

ب اکثر عامل تسخیر کی حالت کو سمجھ نہیں پاتے۔ ان کا معمول تسخیر کی حالت میں ہوتا ہے۔ لیکن وہ اسے پورا پورا سمجھتے ہیں۔ اور خود غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس حالت تسخیر کو نہ صرف نیند سے تعمیر کرتے ہیں بلکہ نیند ہی سمجھتے ہیں۔

ج۔ معمول حالت استغراق میں ہوتا ہے۔ لیکن عامل اُسے یہ سمجھ دیتا چلا جاتا ہے کہ تم سو چکے ہو۔ بعض اسے یقین کرا پاتی ہیں۔
د۔ مکمل نیند کے خواب اکثر یاد نہیں رہتے۔ لیکن حالت استغراق کے بعد معمول کچھ نہ سمجھ سکتے اور کہنے پر قادر ہوتا ہے۔

د۔ مکمل یقین لوگ: آپ نے زندگی کے کئی شعبوں میں مکمل یقین لوگ دیکھے ہوں گے کہ امتحان میں متحین انہیں بے پسند کے جواب اگھوا سکتا ہے۔ کسی عدالت میں ایسے لوگ جو جواب دینے بغیر وہی بیان دیتے ہیں جو عدالت کا منشا ہوتا ہے۔ کسی تفتیش کے دوران ایسے لوگوں سے اپنی مرضی کا بیان لیا جاسکتا ہے۔

یہ بنیائے نہیں ہے۔ بلکہ اسے فرد متعلقہ کی دماغی کمزوری کہا جاسکتا ہے۔ یا اسے مکمل یقین کیا جاسکتا ہے۔ جسکی اپنی کوئی رائے نہیں ہوتی۔

تو انہیں نے اکثر نادلوں میں چڑھا ہوگا کہ کسی پولیس فائرنگ گواہ یا بزم

کو غور سے دیکھا اور اُسے بنیائے بنیائے کے ذریعہ تسخیر کر لیا۔ یا عدالت میں مزم مزج کی تیز نگاہوں کی تاب نہ لاسکا اور سچ اگل دیا۔ ایسی آرا وہ لوگ دیتے ہیں۔ جنہیں اس فن کی اصلیت معلوم نہیں ہوتی۔

بنیائے بنیائے لوگوں کو تفتیشی افسر راج کے ذریعے تسخیر نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے مکمل یقین لوگوں کو آہستہ آہستہ طبعی حالت پر لاسکتا ہے۔ انہیں مدد دے سکتا ہے۔ کہ وہ خود اعتمادی سے نارمل انسان بنیں اور پھر اعتماد سے بیان دیں۔ خوف و ہراس ان سے نکل جاتا ہے۔

د۔ اصل یہ غلط فہمی اس لیے پیدا ہوتی ہے کہ لوگ اس معمول کی زندگی کے پیچھے حصوں اور عادات و اطوار سے واقف نہیں ہوتے۔ د۔ اصل وہ لوگ شروع ہی سے مکمل یقین اور دوسروں کی رائے پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔

اگر زندگی میں انہیں پہلے دیکھ لیا جائے۔ ان کی عادات سے آشنائی کی جائے تو سچ یہ معلوم کیا جائے کہ ان کی عادات میں بنیائے بنیائے کا کمال نہ سمجھا جائے۔ ایسے افراد بچا رہے تو عام افراد کے احکام کے مایع ہوتے ہیں۔

ح۔ حالت بے خودی۔

بعض لوگ بے خودی کی حالت میں رہتے ہیں۔

یہ ایک طریق کار بلکہ نظام ہے۔ اسے بنیائے بنیائے یا کمزور یا کمزور کا اثر

قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ہنر لازم ایسے افراد کی مدد کرتا ہے۔

عمل تسخیر یا زوازم: ہنر لازم ہنس مزیم اور تقاضا طبیعت اور مراقبہ کی راہیں موجود ہیں۔ راقم الحروف یہ نہیں کہہ سکتا کہ عمل تسخیر تصوف اور مراقبہ سے مماثلت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ اسلام مندوب بالا مقام کو اس راہ سے بہت ارفع و اعلیٰ سمجھتا ہے۔ تاہم عمل تسخیر خواص دور میں زوازم کے نام سے مشہور ہے۔ اسکی راہ کچھ تصوف اور مراقبہ کی راہ سے ملتی جلتی کہی جاسکتی ہے۔

عمل تسخیر کے عامل بنیادی خواص: ایک عام دنیا دار قسم کا نہیں کر سکتا۔ اس میں مندرجہ ذیل خوبیاں ہونی لازم ہیں۔

- ۱۔ خوش خور اور نیک طبع ہو۔
- ۲۔ چوری۔ ڈاکہ۔ زنی اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرے
- ۳۔ زنا نہ کرے۔

۴۔ بڑوں کا ادب کرے

- ۵۔ خدا اور رسول کو بزرگ و برتر سمجھ کرے۔ رسول کے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کو مانے اور اولیاء کو برحق اور صاحب کرامات و کشف تسلیم کرے۔

۶۔ تصوف اور مراقبہ کا قائل ہو۔

۷۔ دنیا کو فانی سمجھتا ہو۔ حلال و حرام کی تمیز کرے۔ حلال مال دولت کو ذریعہ بود و باش سمجھتا ہو۔ اور دنیا کے انبار لگانے کا قائل نہ ہو۔

۸۔ لباس پاک و صاف رکھتا ہو۔ اور جسم اور درج دونوں کی پاکیزگی کا قائل ہو۔

۹۔ باقاعدگی سے نماز گزار ہو۔

اس کے بعد وہ دنیا دار سے الگ ہو کر ایک کمرہ میں عبادت گزار رہی کرے۔ جسمانی ازیت سے۔ مراقبہ میں بیٹھنے اور خدا کو یاد کرنے آہستہ آہستہ اس کے جسم میں تبدیلی پیدا ہوگی۔ وہ ازیت اور تکلیف کا شوگر ہو جائے گا۔ اب اس کی روحانی جلد کا وقت آئے گا۔ وہ اپنی تمام تر تجربات اللہ تعالیٰ کی طرف مرکوز کر دے

اسلام ایسے وقت میں وظائف اور یکدستی کی یقین کرتا ہے۔ لیکن باہرین زوازم جسم کو ازیت دینے۔ سانس روکنے اور بعض خدا کی طرف لو لگاتے آگے نہیں بڑھتے

بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے تھے اور کرتے ہیں کہ ان متقاضا طبیعت آگے ہاتھوں یا جسم کے کسی اور حصہ میں متقاضا طبیعت موجود ہے اور کہ وہ اپنی قوت کو جسمانی ذرائع یا کئی اور ذرائع سے معمول ایک بنیاد پر جمع کر سکتے ہیں۔ وہ معمول پر وجود یا تنزیہ طاری کر سکتے ہیں۔ آئندہ ابواب میں ان تمام کا جائزہ لیا جائے گا۔

تیسرا باب

ہیئتِ مریم کے متعلق قدیم خیالات

مس مریم کے تحت یہ تحریر کیا گیا ہے کہ انھوں نے مس مرنے سے پہلے ایسا جو کیا۔ اس سے قبل بھی کچھ لوگ موجود تھے۔ وہ اس قوت کو مختلف نام دیتے تھے مثلاً۔

و مفطیسی قوت

ب روحانی قوت

جب مس مریم کا رواج ہوا تھا۔ تو ماہرینِ مس مریم نے اس کے متعلق نظریات پیش کرنے شروع کیے جن کا مقصد یہ تھا ہرگز نہ تھا۔ کہ ہینا ٹرم یا مس مریم نام کی قوت کی بنیاد کیا ہے۔ ہر چند یہ بحث نظریاتی ہے اور اس سے متعلق کتاب اسکی تحمل نہیں ہو سکتی۔ تاہم قدیم ماہرین نے جو نظریات پیش کیے ان کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

البتہ تعالے اور اس کی قوتیں اہم ہیں کہ تصور موجود ہے۔ جو قوتوں کا سرچشمہ ہے۔ تمام قوتیں اس میں مغز ہیں۔ ہندو مذہب اس قوت کو مختلف دیوتوں اور دیوتاؤں کے ذریعہ نافذ کرنے پر زور دیتا ہے۔ گو عام ہندو اور

اور اس بلند و بالا سستی میں نیم بند ہستیاں اور سب ہی ان اپنا فیضان ان ہستیوں سے لیتا ہے

ہیئت نے بھی اللہ کے ساتھ کسی نہ کسی شکل میں حضرت علیؑ اور حضرت مریمؑ کو منسلک کر دیا ہے۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی قوتوں پر ایمان کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان اپنی قوتیں براہِ راست واحد لا شریک سے حاصل کرتا ہے۔

تمام ادیان اور مذاہب میں روح کا تصور بھی موجود ہے۔ اسلام روح میں اہل تصوف نے اس سسٹم پر بڑی گہرائی تک نظر ڈالی ہے اور روح کو دیکھنے اور سمجھنے پر روشنی ڈالی ہے۔

مس مریم بھی تسخیرِ روح کا دوسرا نام ہے۔ اور ہینا ٹرم بھی جسم سے ایک اور مادہ۔ صرف روح سے ہم کلام ہونے کا نام ہے۔ اس ضمن میں مختلف ذہنیت نے روح کو سمجھنے کے مختلف نام دیے ہیں۔

گیان ۔ ہندوت اور بھوت

علم الروح ۔ ہیئت

تصرف ۔ اسلام

معرفت ۔ اسلام

علم غیب ۔ اسلام اور بعض دوسرے مذاہب

مس مریم { ڈاکٹر بٹ اور ڈاکٹر مس منو کو ماننے والے ہینا ٹرم

مقابلہ قوت ڈاکٹر بریڈ ڈاکٹر مس مراد دوسرے
جسمانی برق بعض لوگ

کشف { اہل کلام اور بزرگان دین سے مافوق الفطرت عادت مرزد
کرات ہوتی تھیں ہر چند کشف و کرات اس دائرہ سے خارج
ہیں تاہم بطور موازنہ انہیں درج کیا جاتا ہے۔

برمانڈ۔ بعض ماننے والے

کن فیکونی۔ ایک طبقہ ایسا ہے جو کہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے
روح میں یہ قوت رکھ دی ہے کہ وہ جب چاہیں یہ کہہ دیں کن فیکون
اور وہ کام ہو جاتا ہے

اسلام صرف بزرگان کے لیے۔ بعض لوگ کچھ دعائیں
بشارت پڑھ کر سوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خواب میں انہیں کچھ
اشارہ دیتا ہے۔

سند و سبب میں اُن لوگوں کی زندگی کا نام ہے جو دنیاوی
جوگ لذتوں سے منور ہوتے ہیں۔ اور انہی کو دیوی دیوتاؤں یا
اللہ سے لگاتے ہیں۔ انہیں جو کچھ حاصل ہوتا ہے اسے گیان کہتے ہیں۔

اسلام میں بشارت کے ساتھ عرفان کا تصور بھی موجود ہے۔
عرفان جب سے پیدا ہوا اور مسمریزم کا بول بولایا ہے۔ اس راہ پر
بت کچھ کام ہوتا ہے۔ اور بعض نئی رائیں تجویز کی جا رہی ہیں اور لگتی ہیں۔

نوازم (ZOSM) ہم سحریات یا سحر روح کہہ سکتے ہیں۔ عملی طور
پر یہ مسمریزم سے بت اور چاہے۔ کیونکہ اس کا ہر اور عالم روحانی طور
پر بت بلند ہوتا ہے

قوت خیال (THOUGHT FORCE) دیتے ہیں کہ بعض طبعا میں ایسی روحانی
تصوراتی یا خیالی قوت موجود ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیالات دوسروں سے منوا
لیتے ہیں۔ یا یہ کہ اگر روح کو اس قدر زور دیا جائے کہ تو خیال دوسروں
کے لیے باعث تالیفقت ہوتا ہے۔

MIND بعض لوگوں میں ایسی قوت موجود ہوتی
ذہنی مطالعہ (READING) ہے۔ یا پیدا کی جاسکتی ہے کہ
دوران نگہگو وہ اپنے مقابل کے دل خیالات کو چرٹنے میں کامیاب ہو
جاتے ہیں۔

یہاں قوت بھی بعض لوگوں میں ہے قوت موجود ہوتی ہے
قیافہ شناسی یا پیدا کی جاسکتی ہے کہ دوران نگہگو وہ اپنے
مقابل کے دل خیالات کو چرٹنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ مقابل
کے چہرے ہرے سے اُسکے خیالات اور جذبات کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

یہ ایسی قوت ہے جس میں فرد متعلقہ کا دل آئینہ کی طرح
روشن ضمیری صاف ہوتا ہے۔ اور یہ مقابل کے خیالات۔ قیاسات
کا عکس اُس میں چڑھتا ہے۔ اور اس طرح یہ فرد دوسرے کو اچھی طرح سمجھتا

بلکہ بعض اُن چیزوں کو دیکھ دیتا ہے۔ جو دوسروں کی نگاہوں سے اوجھل ہوتی ہیں اگر ہم ہم کو تین تیرے تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ مادہ

۲۔ روح

۳۔ عقل

بعض حکماء نے صرف دو چیزیں بتائی ہیں۔ مادہ اور روح۔ لیکن زیادہ تر حکماء نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ عقل بذاتِ خود ایک قوت ہے اور دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور مختلف صورتیں پیدا کرتی ہے۔ مثلاً آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض صاحبِ عقل لوگوں سے ایسے واقعات سرزد ہوتے ہیں کہ عام لوگ دنگ رہ جاتے ہیں۔ یہاں ہم عقل کا صرف وہ حصہ میں گئے جب عقل دماغ کو اس طرح متاثر کرتی ہے کہ دماغ تسخیر ہو جاتا ہے اور وہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ جسے ہم ہنپا ٹرم یا س مرزیم کہہ سکتے ہیں۔ چونکہ ابھی اس مرزیم کا لفظ براہِ راست اس باب میں استعمال نہیں کیا گیا۔ اس لیے دماغ کی ایسی حالت کو ہم معرفت کا نام دیتے ہیں یہ تین حالتیں ہوتی ہیں۔

اس صورت میں اُن کے حواس درست ہوتے

اولیٰ معرفت : میں جنہیں ہم نارمل کہہ سکتے ہیں۔ وہ خواب دیکھتا ہے یہ حالت نیند سے ملتی جلتی ہے۔ دوسرا لفظ آپ روایا استعمال کر سکتے ہیں۔

اوسط معرفت : اس میں حواس درست نہیں کیے جاسکتے۔ بلکہ اُن پر دماغ کا براغیر ہوتا ہے۔ اُن اُن آسانی سے جگایا نہیں جاسکتا۔ اسے عالم تصور یا مراقبہ کہتے ہیں اور حواس یک جا ہو جاتے ہیں۔

یہ آخری مقام ہے یہاں روح دماغ کے ماتحت نہیں ہوتی اعلیٰ معرفت : اور اُن کا علامہ مرحوم کے اِن الفاظ کا منظر بن جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دل کے پاس رہے۔ پاسبانِ عقل لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے۔ اس میں عقل ادگ رہ جاتی ہے۔ اب سکون ہے روح اور دماغ کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

یہ عشق کی آخری منزل ہے۔ اس میں اُن عقل کے نذر کر عالم ادگ میں بسنے جاتا ہے۔ اب یہ اپنی روح سے کام لے سکتا ہے اُسے دیکھ سکتا ہے۔ اور روح کی گہرائیوں تک کوئی چوہہ اُس کے سامنے نہیں رہتا۔

سس مرزیم اور ہنپا ٹرم : ان تینوں حالتوں میں مرزیم اور ہنپا ٹرم : میں قدم رکھنے کا نام ہے۔ لیکن یہ انسانی کوشش ہوتی ہے۔ اس میں کسی معجزہ یا کرامات کو دخل نہیں ہے معجزات انبیاء کا حصہ اور کرامات اولیاء کرام کا حصہ ہے۔ اس لیے بطرح انسانی کوششوں کی دوسرے میدانوں میں ایک حد ہوتی ہے۔ اس طرح سس مرزیم اور ہنپا ٹرم کی ایک حد ہے۔ اوپر تین حالتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ بہت سے ماہر تو صرف پہلی حالت تک پہنچ جاتے ہیں اور چند ایک دوسری حالت

میں قدم رکھتے ہیں۔ تیسری حالت ان کی کوشش سے باہر ہے
 بعض عامل تصور اور مراقبہ کے ذریعے خود اس منزل
 خود اختیار کر لیا ہے۔ اسے گزرتے ہیں۔ اُن پر پہلی دو صورتیں طاری
 ہو جاتی ہیں۔ وہ حالت رویا میں خواب دیکھتے ہیں۔ اور خواب سے
 خارجی ماحول کی وہ بہت سی چیزیں نظر آتی ہیں۔ خود دوسروں کو معلوم
 نہیں ہوتیں۔ اس صورت میں عامل خود معمول کی شکل اختیار کرتا ہے۔
 ان دونوں منزلوں سے عامل گزر جاتا تو وہ ایک نیا فرد ہوتا
 ہے۔ اُس میں رویا کی حالت طاری کرنے کا مکمل ہوتا ہے۔ اُس میں تشفا
 اور شفا بے نیازی آ جاتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر سمجھتا
 ہے۔

قدیم ماہرین مہاتریم اس سانس کو صرف رُوح کی سانس
 حاصل کلاماً؛ مانتے تھے اس میں جسم کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اُس کی کوششیں
 جسمانی حدود سے ماوراء ہوتی ہیں۔ وہ ایسے اپنی روح کو عقل کے پار سے
 آزاد کرتا ہے۔ خواہ چند نشوونو یا ایک گھنٹہ کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔ جب
 وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ اُس کی زندگی میں چند وقفے ایسے بھی آتے
 ہیں۔ جن میں اُس کی روح وہی روح کر سکتی ہے۔ جسے ہم ثروت
 گیان، جوگ، عرفان، اور کشف وغیرہ کی منزل یا سے تو وہ دائرہ
 کار عام افراد تک پڑ جاتا ہے۔ اور اپنی قوت سے جسے آپ متغافل
 یا کوئی اور نام دے لیجئے۔ وہ دوسروں کو سیکھاتا ہے۔

وہ اُن پر پہلی دو حالتیں پیدا کرتا ہے۔ اور انہی معمول سے نہ صرف
 وہ کچھ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ جو پہلی دو حالتوں کے بغیر تپانے کے
 قابل نہ تھا۔

ان کوششوں میں نہ تو عامل کی جسمانی قوت کو دخل ہوتا ہے
 اور نہ ہی معمول کے جسمانی کوششوں کو۔ یہ روح کا رشتہ روح سے
 ہوتا ہے۔

اس لیے قدیم ماہرین اپنے اعمال میں اپنی توہم صرف روحانی حدود
 تک رکھتے تھے جسم ان کی کوششوں سے باہر ہوتا تھا۔

دو رنگ آرٹ

یہ ٹیکٹل انڈسٹری کی ایک جانب دوسرے کتاب ہے برساتی ہے چھ
 موصفات پر مشتمل ہے اور اس کے کو ایسا میڈیا بن کر کم احمد خاں صاحب نے لکھی۔
 ای۔ ائی کی محنت شانہ کا نتیجہ ہے ان خط انگریزی کی بارڈن ٹیکسٹ اور ان کا وسیع مطالعہ
 کرنے کے بعد اس کو مکمل کیا ہے۔ قیمت صرف تین روپے
 چھاپہ کاربک ٹیپو نوٹکس بازار لاہور

چوتھا باب

نئے خیالات جسمانی اور روحانی نظریا ادغام

میں نے پہلے دو ابواب میں تحریر کیا ہے کہ ہنٹزم ایک سائنس ہے۔ سائنس کو دو اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ طبیعیاتی جسمانی وغیرہ

۲۔ روحانی اور سوشل سائنس

طبیعیاتی سائنسوں کو بھیجے۔ سائنس دان مادہ پر انین رکھتے ہیں انہی رائے میں بنیادی مادہ ایٹم ہے۔ درمیان میں ہدایک مرکزہ ہے جسے پروٹون کہتے ہیں اور اس کے گرد الیکٹرون گھومتے ہیں۔ وہ الیکٹران کی جنبش کو تبدیل کر کے ایٹم سے تباہی لاسکتا ہے۔ ایٹم کو بدل سکتا ہے اور اگر اہل کیمیا کی بات نہیں تو وہ انہی طریقوں سے پارے کو سونا بنا سکتے ہیں۔

ماہرین طبیعیات ہمیں بتاتے ہیں کہ روشنی سات رنگوں سے مل کر بنی ہے اور کہ کچھ چیزوں میں مختلف رنگ جذب کرنے کا ملک ہوتا ہے۔ ایک چیز سرخ کیوں نظر آتی ہے۔ اس لیے کہ اس میں سرخ رنگ کے سوا باقی رنگ جذب کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

اب آنکھوں اور بصارت کو بھیجے ہمیں سائنس دان بتاتے ہیں کہ تمام آنکھوں میں ہر ایک رنگ دیکھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ کئی لوگ زرد رنگ نہیں دیکھ سکتے۔ کئی لوگوں میں سرخ رنگ دیکھنے کے صلاحیت نہیں ہوتی۔ انہیں کورلائیڈ کہتے ہیں۔ اور یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ رنگ دیکھنے والوں لوگوں میں رنگ کی جس ہوتی ہے۔

اس کے برعکس برہمنوں کو بھیجے۔ انہیں سائنس طبعی سے دور کا رشتہ بھی نہیں۔ یہ صرف روح کے قائل ہیں۔ صرف روح، روح کے علاوہ جو کچھ بھی ہے اسے محض قیاس سمجھتے ہیں۔

خود مہا یوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو صرف روح کے قائل ہیں شاید مذہبی بنیاد اور پس منظر میں ایسے نظریات قائم کر لئے ہیں ان میں مسز ایڈی میں جو روح پر یقین رکھتی ہیں۔ روح کے علاوہ جو کچھ ہے وہم کہے۔ جیسا کہ ہے۔ آپ عمران ہو گئے۔ ان کی رائے میں مذہب ذیل جسمانی وجود محض دایم اور قیاس ہیں۔

۱۔ رسولیان

ب۔ سوزش

ج۔ المرہنگند

د۔ ریڑھ کی ہڈیوں اور دوسری ہڈیوں میں ٹیڑھان
ان کی رائے میں موت کا کوئی وجود نہ تھا۔ موت اور اسکی تفصیلات
سبھی ایک خواب قیاس اور دایم سے زائد کچھ نہ تھیں۔

مشہور ماہر سائنس مشر لاؤس اور فٹن کا قول ہے۔
و طبعی اور جسمانی حدود مانگ ہیں۔

ب روحانی اور قیاسی حدود مانگ ہیں۔

ج طبعی اور جسمانی کے ساتھ ساتھ روحانی اور قیاسی حدود شامل ہوتی ہیں
د روحانی اور قیاسی اور اک طبعی اور جسمانی وجوہات پر مبنی ہوتے ہیں۔

فرض کیجئے کہ آپ کے دماغ میں یہ آئے کہ انجی ٹانگ اور یادوں ذرا
فاصلے پر رکھے جائیں یا فاصلہ پر ہوتے تو بہتر تھا۔ تو اس جگہ تک پہنچنے کے
یہ ٹانگ کو کھوکھلا کر پیش کرنی پڑے گی۔ عضلات اپنا کام کریں گے
لیکن ان میں اعصابی روئیں بھی شامل ہونگی۔ یعنی وہی صورت حال
و طبعی روحانی + روحانی۔ قیاسی و حقیقت حال

روحانی اور قیاسی خیالات نے اعصاب میں ایک خواہش پیدا کر لی
میاں تک کہ اعصاب نے اور دماغ نے گوشت کے عضلات کو حکم دیا کہ
عضلات جنبش کریں اور ٹانگ فاصلہ پر رکھ دی جائے۔ ماہرین فزیالوجی
اور نفسیات انہی خطوط پر سوچتے ہیں۔

روحانی طرز سکول کے لوگ اپنی رائے منوانے کے لیے موسیقی اور
اس کے اثرات کا احاطہ دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی ایسی طبعی
یا جسمانی شق شامل ہے۔ سٹر لاؤس اور فٹن اپنا جواب اسی سوال سے
نکالتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔

و۔ موسیقی کی روئیں اندرونی کان کی جھلیوں میں ارتعاش پیدا کرتی ہیں

ب۔ یہ ارتعاش آواز پیدا کرتی ہے۔

ج۔ دماغ یہ آواز سنتا ہے۔

د۔ اگر کان کی جھلیاں اور پردے درست نہ ہوں یا خراب ہو چکے
ہوں تو موسیقی کی روئیں روح کو کیا کریں گی۔ اور روح پر کسی طرح
اثر انداز ہو سکی۔

یہی پھر وہی فلسفہ

طبعی جسمانی + روحانی قیاسی و حقیقت حال

اب پھر روحانی اور قیاسی واسے سکول کی طرف آئیں۔ اُن کا فرمان ہے
کہ جنات و طبعی نہیں ہیں۔ یہ سراسر روحانی اور قیاسی ہیں اور اثر انداز ہوتے ہیں
مشر لاؤس اور فٹن کا خیال ہے۔

ا جنات صرف روح سے پیدا نہیں ہوتے

ب جنات جسم کی طبعی اور غیر طبعی تبدیلیوں کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں مثلاً
جس میں تبدیلیوں سے شہوانی جنات پیدا ہوتے ہیں۔ خون کی نالیوں میں
ٹنگی آنے سے ملد پر شیر کی علامات اور دماغی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ نوجوان
و بچوں میں بعض غدد کے فعل غلط ہو جائیں۔ تو سسرانہ کی علامات پیدا ہوتی
ہیں۔ روحانی اور قیاسی نظر پر کوئی شبہ شرم کے الفاظ باطل سمجھانے میں
میں خوف زدہ نہیں ہوں۔ میری نبض محسوس کیجیے۔

یہ نمونہ روحانی۔ قیاسی اور طبعی روحانی کا متناظر سٹر لاؤس اور فٹن نے
بہی نتیجہ نکالا ہے کہ اصلیت تب ہی قائم ہو سکتی ہے۔ جب ان دونوں چیزوں

کو ایک جا رکھا جائے۔
 ستر و کس اوشن نے اپنی بات منوانے کے لیے ایک اور طرز استدلال
 اختیار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ صرف روحانی اور دنیائی نظریہ اپنی جگہ محسوس
 ہوتا تو مندرجہ ذیل ادویات کے اثرات سے روحانی اور دنیائی اثرات
 کیوں بدل جاتے۔

د کلوروفارم۔ مقررہ وقت تک دماغ کی قوتیں صلب ہوجاتی ہیں
 مریض کی تمام حیات کام نہیں کرتی۔ وہ دیکھ نہیں سکتا۔ اُسے
 چیر میں تو وہ محسوس نہیں کرتا۔ وہ سونگھ نہیں سکتا اور اسکی روح جسم
 سے الگ کر لی راہ اختیار نہیں کر سکتی۔

ب۔ شہاب۔ جسم کی تبدیلیوں کے علاوہ بے ہوشی پیدا کرتی ہے۔
 ج۔ میٹک۔ زمین پر گندگی پیدا کرتی ہے اور جسمانی بھی
 د۔ ایل۔ ایس۔ ڈی۔ چھپاتی اور روحانی دونوں طریقوں سے متاثر
 کرتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ دماغ میں طبعی تبدیلیاں پہلے آتی ہیں اور روحانی
 بعد میں

جسم میں نیکو کر لیجیے۔ پہلے طبعی تبدیلی دماغ میں آتی ہے۔ دماغ کو
 ضرورت ہے کہ خون پہنچا ہے۔ دماغ پہلے متاثر ہوتا ہے اور پھر جسمانی
 تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

گویا۔ نیند۔ خواب۔ صرف ذہنی اور روحانی کوششوں سے پیدا
 نہیں ہوتے۔ بلکہ طبعی تبدیلیوں کی ضرورت منت ہیں۔

قدیم ماہرین سینا شرم ذہن اور روح کو دماغ سے الگ قرار دیتے ہیں
 لیکن دیکھئے کہ کوئی چیز (مثلاً دوائی) دماغ کو متاثر کرتی ہے اور ذہن
 اور عقل بھی متاثر ہوتے بنائیں رہتی اور پھر صرف دماغ ہی نہیں انسان
 بطور ایک جسم اور یکے کے متاثر ہوتا ہے۔ تو ذہن بھی متاثر ہوتا
 ہے۔ عقل متاثر ہوتی ہے۔

اس ضمن میں نئے ماہرین جو روح اور جسم کا ادغامی تصور پیش
 کرتے ہیں وہ یہ نشان دیتے ہیں کہ عقل کے لحاظ سے یکے کے مختلف
 لوگوں میں درجہ ذہانت کا فرق ہوتا ہے۔ انسانوں کی مختلف نسلیں
 اور تہذیبوں کے درمیان درجہ ذہانت کا فرق ہوتا ہے

جانوروں کی اتنا نام کے مطابق ہوتی ہے۔ مثلاً کتے موشیوں سے
 بہت زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔ گھوڑے موشیوں سے ذہین ہوتے ہیں۔
 نئے ماہرین ایک اور نشان دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک انسان
 کے دیکھنے کے عمل کو لیجیے۔ اسکی دور آنکھیں ہیں۔ وہ مختلف زاویوں
 سے ایک ہی منظر کو دیکھتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک ایک آنکھوں سے منظر کے
 ایک حصے نظر آئیں گے۔ لیکن دونوں آنکھوں کی وجہ سے منظر ایک ہی نظر
 آتا ہے۔ کیونکہ شعور نے دونوں مناظر کو ایک جا کر تسلیم کر لیا ہے
 وہ قلم اور پردہ کی مثال دیتے ہیں۔ سینما فلم کا ایک منظر اتنی تھوڑی
 دیر کے لیے آتا ہے۔ کہ شعور اس عصبانی عمل کو یاد نہیں رکھ سکتا جس نے شعور

وقفہ پر فہم بروہ پر دیکھی۔ اس کی اطلاع دماغ کو دی۔ پس پردہ پر جو کچھ نظر آتا ہے۔ وہ حلقی پھرتی تصویر ہوتی ہے۔

ماہرین نو کے خیال میں شعور یہ ہے کہ عمل اعصاب کے شعور کیا ہے۔ یکم کو ذکر کیا جاتا ہے۔ ان کے خیال میں ہمیں جو خیالات آتے ہیں۔ جو خواب و خیالات آتے ہیں۔ جو خواب ہم دیکھتے ہیں۔ عالم رویا میں ہمیں جو کچھ نظر آتا ہے۔ اس کی بنیاد وہ عمل میں جو اعصاب میں زیر عمل ہوتے ہیں۔ دیکھو کہ ایک پھر جب پیدا ہوتا ہے تو اس کا دماغ خیالات اور نظریات کی آماجگاہ نہیں ہوتا۔ دیکھو کہ اس کے اعصاب میں ایسے عمل جاری نہیں ہوتے۔ جن کی بنیاد بروہ خیالات پیدا ہوں دوسرے معانی میں اعصاب ابھی اس قابل نہیں ہوتے۔ چنانچہ اس کے اعصاب میں صلاحیت ہوتی ہے کہ جوں جوں وقت گزرتا جائے۔ اعصاب میں عمل جاری ہوں اور خیالات پیدا ہوں۔ مسلسل مندرجہ ذیل درجہ کی بنیاد پر جاری ہوتا ہے۔

- ۱۔ میری حرکت
- ۲۔ اندرونی تحریک

۳۔ اعصاب کے اندر روشنی و اشعار کا اثر

در اصل حقیقت یہ ہے کہ اعصاب اور دماغ کسی کام میں مصروف رہتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس کا شعور نہیں ہوتا۔ اور اس کے نتائج بعد میں معلوم ہوتے ہیں۔ و دران تقسیم ہمارے خیالات کا تصور تاثرات کی شکل میں اعصاب

میں شعور ہوتا رہتا ہے۔ اب اعصاب اور دماغ کہ کام میں مصروف رہتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس کا عملی جرم کسی اور کام میں مصروف رہتا ہے۔ مثلاً چلنا، پھینا، کھانا، پھینا، آلات موسیقی پر مشوق فرمائی، سائیکل، چلانا تیرنا۔ اس وقت دماغ لایخل اور سخت ترین مسائل کی گتھیاں سلجھانے اور ان کا حل معلوم کرنے میں مصروف ہوتا ہے۔

اس طرحی کار کو غیر شعوری دماغ کارائی کہہ سکتے ہیں انگریزی میں اسے UNCONSCIOUS CEREBRATION کہتے ہیں۔

نئے ماہرین ہنڈسزم اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھتے ہیں۔ ان کے خیال میں دماغ کے اندر انتخاب کرنے اور ایجاد کرنے کی طاقت از خود موجود ہے۔ اور اس طاقت کا فرد کو علم نہیں ہوتا۔ اگر یہ قوت موجود نہ ہوتی تو افراد اپنے خیالات کو منتخب نہ کرتے

ب خیالات کو ترتیب نہ دے سکتے

ج۔ ایجاد کا مادہ نہ ہونا

د لایخل اور سخت قسم کے مسائل حل نہ ہوتے

کئی دماغ اس طرح ہوتا ہے کہ یہ شعور ایک فیصلہ کرتا ہے۔ لیکن بعد ہی شعور میلان میں آتا ہے۔ اور اس فیصلہ کو ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے اگر فیصلے شعوری کار یا کسی اور جگہ ہوتے تو اب نہ ہوتا۔ اس سسٹم پر مختلف ماہرین میں دل چسپ تبادلہ خیالات ہوتا ہے۔ صرف شعور ہی کافی نہیں ہے ہمیں جہانی

شعور کی اور یہ شعوری حالتوں میں تیز کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ اور ہر فرد جس سے واسطہ پڑے اس کا تجربہ کرنا لازم ہوگا۔ شعور اگر کوئی اہم چیز ہے تو اسے بچے میں اس وقت بڑھنا چاہیے۔

جب وہ ابھی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ بلکہ مردہ میں بھی موت سے چند ساعت بعد تک ہوتا ہے۔ شعور پھر اس کے تاثرات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بلکہ چہرے کے تاثرات، آواز چڑھاؤ اور تبدیلیاں شعور کی منظر ہوتی ہیں۔

ماہرین نے اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالی ہے۔ وہ مثال دیتے ہیں کہ دماغ کے خیالات میں کوئی فرق نہیں شعور ایک سا ہے۔ لیکن وہ اپنے خیالات کی ترجمانی کے لیے جو الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ان میں فرق نمایاں ہوتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ اپنے خیالات کی ترجمانی کے لیے مختلف الفاظ و اصطلاحات استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان کے خیالات میں یکسانیت ہوتی ہے۔

کچھ ماہرین نے شعور اور ذہن کو ایک ہی معانی میں استعمال کیا ہے اور وہ باقی اعصابی عمل کو جہاں کارکردگی کے تحت مختلف عمل تباہے ہیں۔ مشہور ذہن (Mind) کا مندرجہ ذیل الفاظ میں تشریح کرتے ہیں۔ میری رائے میں ذہن مختلف دماغی اور اعصابی تجربات کا مرکب ہے۔ اس ضمن میں فرد کو ان تجربات کا علم ہوتا ہے اور کسی نہ کسی شکل میں ان تجربات کا ریکارڈ جسم کے اندر ہوتا ہے۔

یعنی تجربات کی اور دیگرہ۔ اس قسم کا ریکارڈ موجودہ اور مستقبل کے اعمال پر اثر انداز ہوتا ہے۔

شعور کو ایک ایسے سفید پردہ سے تشبیہ دی جاسکتی ہے جس پر دو یسجک لاکٹیشن سے تصاویر ڈالی جا رہی ہوں۔ لیکن یہ لاکٹیشن دو مختلف اطراف میں رکھی ہوں۔ ایک ان کشائیں شعوری طور پر داخل ہوتی ہے۔ اور فرد کو ان کا علم ہوتا ہے۔ اور دوسری ایک ایسے ذہن کے ذریعے جن کا علم اس فرد کو نہیں ہوتا۔

اس بحث کے بعد یہ چیز ظاہر ہے۔

۱۔ کہ خیالات۔ جذبات۔ بشعور ایک اہم نظام نہیں ہے۔ وہ جسمانی اعضا سے وابستہ ہے۔ منسلک ہے۔ اس کے ذریعے اپنی جگہ قائم کرتا ہے۔ تاہم وہ جسمانی نہیں ہے۔ طبعی نہیں ہے۔ یہ صاف اظہار ہے کہ جسمانی اور روحانی دو اہم چیزیں نہیں ہیں۔

۲۔ اس طرح جدید ماہرین نے جو راہ اختیار کی ہے۔ وہ قدیم ماہرین نے بالکل مختلف ہے۔ قدیم ماہرین روح، عقل اور جسم کو الگ شمار کرتے ہیں۔ روح، عقل جسم کے اہم کام کرتی ہیں اور جسمانی تبدیلی عقل اور روح میں تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔

پروفیسر سارگھ کیتھ کے مندرجہ ذیل الفاظ نے نظریہ کی ترجمانی کرتے ہیں۔

میں کی ایسے فرد کو نہیں جانتا جس نے پچھلے دماغ اور اسکی صلاحیتوں
عقل اور روح کے متعلق پوچھا ہو اور پھر ایسے نظریہ پر چپک
گیا ہو کہ عقل روح الگ ہیں اور جسم الگ ۔
پھر ایسا لکھنا شروع نہیں نے انہی خیالات کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان
فرمایا ہے ۔

روح اور جسم ایک ایسی اکائی ہے ۔ جس کے دو حصے ہوں ان خیالات
کو ایک اور منزل پر پہنچائیں تو یوں کہا جاسکتا ہے ۔ کہ اس دنیا کے
افراد دو چیزوں سے مل کر بنے ہیں ۔ ایک جسمانی اور دوسرا فوسفی یا نفسیاتی
حصہ ہیں لیکن اکائی ایک ہی ۔ یہ دو الگ نہیں ہو سکتے ۔

حاصل کلام : جدید ماہرین مابین ارسطو و ارسطو علم بشریہ جن
سے واقف ہیں ۔ وہ جسمانی نظام سے آگاہ ہیں ۔ وہ دماغ کی بناوٹ
اعصاب کی کارکردگی اور ان کے باقی جسم سے رشتہ کو بخوبی جانتے ہیں
انہوں نے قدیم ماہرین کے اس نظریہ کو پرکھا ہے کہ روح اور عقل جسم
کی حد بندیوں سے آزاد ہے ۔ روح اور جسم الگ ہیں اور کہ جسم خواہ کیسا ہی
دہر صرف روح کو الگ سمجھ کر جاسکتا ہے ۔

نئے ماہرین نے اس نظریہ میں تبدیلی کی ہے ۔ ان کی رائے میں دماغ
خیالات ۔ فہم کی آماج گاہ ہے ۔ اعصاب از خود کام نہیں کرتے بلکہ جسمانی
تبدیلیاں بھی اعصاب پر اثر انداز ہوتی ہیں ۔ ان کا اثر اعصاب پر نہ صرف

عارضی ہوتا ہے ۔ بلکہ زمانہ حال اور مستقبل میں بھی ایسے اعصاب سے کار
فرمایاں سرزد ہوتی ہیں ۔ اگر جسم میں کچھ تبدیلی ہوتی ہے ۔ تو اعصاب
کا اثر انداز ہونا لازمی ہے ۔

اس طریق کار کو دیکھ کر وہ دماغی تاثر کہتے ہیں ۔ دوسرا طریق کار
غیر شعوری دماغی کار کی کا ہے ۔ جس میں دماغ اور اعصاب از خود مصروف
رہتے ہیں ۔ جب جسم کوئی طبعی کام کرنے میں مصروف ہوتا ہے تو دماغ
اور اعصاب کسی اور سطح پر کام کر رہے ہوتے ہیں ۔ اسے غیر شعوری دماغ
کار کہتے ہیں ۔ ایسے مسائل حل کیے جاتے ہیں ۔ جن کا تعلق اس وقت
کے جسمانی کام سے نہیں ہوتا ۔ یہ مغزوری نہیں کہ ان مسائل کا حل دماغ
فوری طور پر پیش کر دے ۔ بلکہ یہ ہوتا ہے کہ جسم اور ہاتھ پاؤں کسی
خارجی کام مثلاً نمکینا ۔ کونا ۔ سائیکل چلانا میں مصروف رہتے ہیں ۔
اور دماغ کسی ایسے مسئلہ کو حل کرتا ہے ۔ جو اس کے قبیل آتا تھا ۔ یہ
حل کسی خواب کے ذریعہ ۔ اعصاب سن کرنے کے دوران ۔ نیند کے دوران
مراقبہ کے دوران دماغ پیش کر دیتا ہے ۔

گویا شعور کوئی الگ چیز نہیں البتہ
جسمانی نظام ۔ شعور ۔ مثال فر

یا

جسم ۔ شعور ۔ حقیقت ۔

ماخوال باب سپاٹرم کے نظریہ اور اصول

قدیم ماہرین کے خیالات : قدیم ماہرین نے سپاٹرم اور اس سسٹم کے اصول بیان کیے ہیں۔ ان کی رائے میں ایک بڑی قوت کے ایک چھوٹی قوت یا چیز پر اثر انداز ہوتی ہے۔ خواہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہی کیوں نہ ہو۔ مثلاً زمین سورج اور اجرام فلکی سے قدامت میں چھوٹی ہے۔ اور بہت فاصلہ پر ہے۔ پھر بھی سورج اور دوسرے اجرام فلکی مثلاً ستارے اور سیارے موج ، زہرہ ، زحل زمین اور اس کے کمینوں کے اوپر اثر ڈالتے ہیں۔ یہاں پر چیز یاد رہے کہ صرف اثر ڈالنا کافی نہیں اور اثر لینے کے قابل ہونا چاہیئے۔

بعض لوگوں کی آواز اور طرز تقریر میں اثر نہ رہا ہے۔ وہ اپنے مخاطب اور حاضرین پر اپنی آواز کے بل بوتے پر اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ واعظ ، نعتیہ البیان مقرر ، مفسر ، مطرب اکثر عوام کو مسحور کر دیتے ہیں۔ اور حاضرین اس طرح ساکت ہو جاتے ہیں۔ جس طرح دنیا کی باقی چیزیں بلکہ اپنی موجودگی کا انہیں احساس نہ ہو۔

حیوان دوسرے جانوروں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ شکایات کی کتب میں متعدد جگہ تحریر کی گئی کہ شیر جب ہرن ، گائے ، ایل ، بکری اور بھیڑ وغیرہ پر نظر ڈالتا ہے۔ تو ایسے جانور زہنی اور جسمانی طور پر ساکت ہو جاتے ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اور شیر کا ترنوالہ بن جاتے ہیں۔ چھوٹے ہرنوں کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ وہ شیر کی نظروں کی تاب نہیں لاسکتے اور اس خود عمل کر شہنشاہ جنگل کی خدمت میں پہنچ جاتے ہیں۔ رنے ، ماہرین اسے صرف خوف گردانتے ہیں۔

افریقہ میں ایک قسم کا سانپ ملتا ہے۔ وہ جب پرندوں پر نگاہ ڈالتا ہے۔ تو پرندے درختوں کی شبنیوں سے زمین پر گر پڑتے ہیں سانپ انہیں کھالتا ہے۔ رنے ، ماہرین اسے بھی خوف گردانتے ہیں۔

خندوں میں سادھو اور جوگی اپنی تیز اور گہری نگاہوں سے نوجوان عورتوں کو بے بس کر دیتے ہیں۔ اور نہ صرف گھر کا تہن مال ان کے سپرد کر دیتی ہے۔ بلکہ اپنے جسم کو بھی ان کے حوالے کر دیتی ہیں۔

اس قسم کے لوگوں کی طرف سے تہن اور طریقے بھی اختیار کئے جاتے ہیں جن سے عوام تساہر ہوتے ہیں۔ ان کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ وہ مطمئن ہو جاتے ہیں۔ تکالیف دود ہو جاتی ہیں۔ چند مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ دعا

۲۔ عمل

۲ توبیر اور گٹھے

۴ جنت

۵ تنتر

۶ راکھ کی پیشی

یہ سب اثر ڈالنے کا طریقہ ہے۔ اور ظاہری طریقے فرق ہیں۔ روح ایک ہی ہے۔ کہ ایک حوصلہ مند فرد کی روح ایک کم حوصلہ اور کم ذہنی قوت والے فرد پر اثر انداز ہو جاتی تھی۔ وہ ذہنی طور پر مرعوب اور ماقط ہو جاتا ہے۔

بعض بزرگ حکیم اور سادہ ہو چکی کچھ اور طریقے استعمال کرتے ہیں

۱۔ لات مارنا۔ - بعض تندرست ہو جاتا ہے

۲۔ تھوک ٹپا : حاجت مند کی آرزو پوری ہو جاتی ہے

۳۔ ڈنڈے مارنا : عوام ڈنڈے کھانے کے بعد اپنی تکالیف میں مبتلا ہو کر محسوس کرتے ہیں۔

کسی بزرگ سے ڈنڈے کی مار کھانا ایک بات ہے۔ راقم اطراف نے ضلع ساہیوال کے ایک شہر بزرگ کی حلقہ پر ملازمین کے دوران ایک عجیب منظر دیکھا ہے۔ وہ حاضرین جو بڑوں کی تعداد میں ہوتے ہیں یہ دانستہ ٹرونگ پیدا کرتے ہیں۔ اس پر پولیس منبٹ قائم کرنے کے لیے ڈنڈے چلاتی ہے۔ ادھر ڈنڈا پڑتا ہے۔ ادھر ڈنڈے کھانے والے فرد بزرگ کا نام بلند آواز سے چکاڑتا ہے۔ اور یوں سمجھا ہے کہ اس کی حلقہ تکالیف دور

ہو گئیں ہیں۔

قدیم ماہرین ان واقعات اور ان سے ملنے جلتے واقعات کو مینا ٹرم کے دائرے میں لاتے ہیں۔ اور ان کا نظریہ یہ ہے کہ مینا ٹرم کے مصنوعی طریقے اب کوئی اختیار کیے جاتے ہوں۔ لیکن مندرجہ بالا قسم کے واقعات مینا ٹرم کے منظر ہیں۔ ان میں مینا ٹرم کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔ اور اتنی بڑی تفصیلات اور عمل نے اس نظریہ کو سیدھا کیا ہے۔ جو آج مختلف کتب میں مینا ٹرم اور سمریزم کے نام سے پیش کیا جاتا ہے۔

جدید ماہرین کے خیالات : جدید ماہرین مینا ٹرم میں سٹراوس اورٹن کو بلند مقام حاصل ہے۔ انہوں نے مینا ٹرم کیا ہے کہ عنوان سے اس پر بڑا اثر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ ناظرین کی اطلاع کے لیے ہم اس کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں۔ تھامس کارلائل نے فریڈرک اعظم کی سوانح عمری لکھتے وقت ایک جگہ تحریر کیا ہے کہ غیر معمولی ذہین فرد وہ ہے۔ جس میں کسی کام کرنے اور تکلیف اٹھانے کی سب سے پہلے استعداد ہو۔ ڈی بی نیل نے غماندہ نے ان کا انٹرویو کیا اور سوال کیا۔ کہ کیا غیر معمولی ذہین فرد اس کو دیکھیں گے۔ جو میل بھی کرے اور تکلیف بھی نہ اٹھائے۔

شہرستانیوں دان نوٹوں سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے اتنی دریاہیں

کیونکہ ان کا جواب صرف ایک لفظ تھا۔ ارادہ یا منصوبہ۔ ان دنوں انگریزی کا لفظ جس کا ترجمہ ارادہ کیا گیا ہے۔ ایک نکتہ پر ذہن کو مرکوز کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

شہر فلاسفر جان لاک نے ایک جگہ لکھا ہے۔

میں سرت محسوس کروں گا اگر کوئی فرد مجھے خیالات کی پریشانیوں اور شبہ کے موتی زہنوں کا حمل بنا دے۔ جو فرد بھی ایسا کرے گا۔ وہ نئی نوع انسان کی بڑی خدمت کرے گا۔ اور وہ لوگ جو مختلف خیالات کی بحصول معلیوں میں جھٹکتے رہتے ہیں۔ انہیں راستہ بنا دے گا۔ مشہور ریاست دان جیمز ڈیملی کے والد جو مشہور فلاسفر تھے

ایک جگہ یوں رقم طراز ہیں

پیدائش پر سے اس نے ابھی تک کوئی مستند کتاب یا مضمون نہیں گزرا غیر معمولی ذہین لوگوں نے اسے تجربات اور خیالات ہم تک پہنچانے کا کوشش کی لیکن نیدرلینڈنگ فن ہے۔

ایک دن جو مربوط معلومات کا مالک ہے۔ اگر اسے ذرا تحریک دی جائے تو اننا علم بخوبی ہم تک پہنچا سکتا ہے۔ ابھی تک ادیان میں بہت کچھ موجود ہے۔ لیکن وہ اس قدر محفوظ ہے جس طرح بجلی کی تاروں بلکہ خود برق کو روکے خول چڑھا کر محفوظ کر لیا جاتا ہے ہر کتاب ہے۔ کہ یہ خیالات تحریک کے ذریعہ وہاں سے نکالنے جائیں اور پھر ہم انہیں علی تجربات کی میدان میں لے آئیں۔

آج ہم جس فرد کو غیر معمولی ذہین کہتے ہیں۔ اس کے لیے انگریزی کا لفظ GENIUS استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایک نیا لفظ ہے جس سے ان کے قدر اس بات پر بیان کئے گئے ہیں۔ کہ یہ فرد یہ کسی جن بصورت یا کسی ایسی ہمتی کا سایہ ہوتا ہے۔ اور اس کی حرکات سکنت کا ہم اور مزاج بھرا اس کے اثر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جوں جوں زمانہ گزرا یہ کہا جانے لگا کہ اس فرد کا سایہ غیر معمولی ذہین ہے۔ یا غیر معمولی ذہانت کا حامل ہے۔ اس کے بعد سایہ کا لفظ بھی ختم ہو گیا اور غیر معمولی ذہانت کے مالک کو GENIUS کہنے لگے۔ تمام غیر معمولی ذہین لوگوں پر یہ بات صادق آتی ہے۔

ایک مشہور مصنف مسٹر جون کورٹ کا قول ہے۔

جب آپ کسی موضوع پر غور کرتے ہیں۔ تو سلا قدم محض تقدیر پڑتا ہے لیکن بات میں ختم نہیں ہوتی پھر آپ کے اندر ایک غیر محسوس قوت سر اٹھاتی ہے۔ ایک قوت عظیم، ایک مزیت سی محسوس ہوتی ہے کہ تصنیف مکمل کی جائے یہی قوت آپ کے قلم کی رہنمائی بھی کرتی ہے۔ یہ قوت اتنی عظیم ہوتی ہے۔ کہ جب کتاب مکمل ہوتی ہے تو آپ خود حیران رہ جاتے ہیں۔ آپ خود محسوس کرتے ہیں کہ آپ کے اندر کوئی عظیم قوت نہیں تھی مگر آپ کو اس کی خبر نہ تھی۔

کتاب میں پیش کردہ خیالات کب آئے۔ یہ تو ذہنی عمل کی پیداوار تھے اور ہم اس سے بے خبر تھے۔ یہ خیالات کیوں آئے۔ وجہ یہ ہے کہ پہلے فیڈریشن دور میں خیالات کا تاشا بندھا رہا۔ ورنہ اس طرف معروف رہا آپ اس سے بے خبر تھے۔ کتاب کہنے کے دوران دوسری سیدلین یا تحریک اور خیالات

باہر آگئے۔ آپ کے تلامذے ہوتے ہوئے صفحہ قرطاس پر منتقل ہو گئے۔ مسٹر لائون
اور شین کے خیالات میں دو بار صرف کار رہا۔ خیالات کا لٹانا بانا جتنا رہا آپ
اپنے کام میں مصروف تھے۔ کوئی جسمانی کام تھا۔ جب تحریک ہوئی تو دو بار
میں کمرے پرے خیالات اُبل پڑے۔

کئی دفع اب بھی ہوتا ہے کہ ذہن فرد بولکھ جائے مسٹر لاروڈی ونسی پہلا
وان شخصیت تھی۔ وہ ایک آرٹسٹ، انجینئر اور سائنس دان تھا۔ اُسے ایک
سٹیڈ پر کھڑا کیا گیا۔ لیکن وہ خیالات سے کوڑا تھا اور ادھر ادھر گھومنے
کے علاوہ کچھ نہ کر سکا۔

ایسے فرد کا علاج سینا ٹرم میں براؤن مطالعہ کہلاتا ہے۔ اس کے ذریعہ
خیالات کو شعور میں لایا جاسکتا ہے۔

بعض لوگ بھولی ہوئی چیزوں کو شعور میں لانے کے لیے مختلف طریقے
اختیار کرتے تھے۔ فلاسفر سس میڈیسن جب کسی نکتہ کو حل کرنے میں ناکام
رہتے ہیں تو کمرے کے پاس چلے جاتے اور سامنے والے مکان کی چھت کی ٹائلیں
گنتا شروع کر دیتے۔

مشہور مقرر ڈوسٹ نے میڈیٹیشن کی تدبیر چینی اور تحت شعور خیالات
کو تحریک دینے کے لیے سمند میں ایک گوشہ بنایا۔ ایک یونانی فلاسفر نے تخت
و بچا کی خاطر اپنے آپ کو اندھا کر ڈالا۔ تاکہ اپنے منتخب شدہ موضوع پر
غور و خوض کر سکیں

میل براؤنکی۔ ہا بس اکا ذہنی دوسرے فلاسفر دن سونچا اور غور و خوض

کی خاطر اپنے مطالعہ کے کردار کی دیواروں کو سیاہ رنگ کا پالش کر دیتا اور
کھڑکیاں دروازے بند کر کے انہیں تاریک بنا دیتا۔ اس طرح انہیں دوسری
دنیا سے کٹ جانے کا موقع ملتا تھا اور میڈیٹیشن کو علاحدگی تھی۔

برطانیہ کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر سرجان سٹراٹ مل تھے۔ وہ کسی دلیل
کے لیے مناسب الفاظ نہ پاتے تو دو تین منٹ خاموش ہو کر سوزج و سچار
کی دنیا میں ڈوب جاتے۔ پارلیمنٹ کے دوسرے ممبر اس پر احتجاج نہ کرنے
کیونکہ چیئرمنٹ بعد انہیں ایک اچھوتی دلیل ملتی۔

مشہور سائنس دان اپنے دوستوں کو کہا کرتے تھے کہ جب میں بیانوں بجاتے
میں جھٹکتا ہوں تو انھیں بند کر دیتا ہوں۔ اس گروائی تک پہنچ جاتا ہوں۔ کہ
میرے کانوں میں ایک دھن کی آواز آتی ہے۔ اب میرے ہاتھ وہی دھن
بجانے لگتے ہیں۔

مشہور سائنس دان ٹیوٹن کے متعلق اسکے ایک دوست نے بتایا کہ
بعض اوقات سمرنٹن خاموش ہو جاتے۔ وہ ٹکری گڑھوں میں یوں ڈوب
جاتے جیسے وہ عمارت گر رہے ہوں۔

غور و فکر کی گڑھوں میں اکابر کس قدر ڈوبتے تھے۔ اسکے متعلق تاریخی
شہادتیں موجود ہیں۔

مشہور سائنس دان فلاسفر سقراط کو افواج نے دیکھا کہ ایک وہ ایک دن
اور رات ایک جگہ بلا حرکت کیے کھڑا رہا اور اسکی نگاہیں ایک جگہ مرکوز
تھیں۔ سقراط کو کوئی مسکند پیش ہوتا تو پیچھے نہ ہٹتا۔ جب اُسے سخت سے

محنت سہل مش مورتے تو وہ خود دوش اور نیند بھی بھول جاتا۔ اس سے میڈائش کو تحریک ملتی اور ہر صورت حال اس وقت تک قائم رہتی جب تک ان سوالوں کا حل نکلتا ہے۔ یا اُسے شہور سانس دان ارشش میڈیشن نے تالاب میں نہاتے وقت میڈیشن میں مصروف تھا۔ اس دلدن میں اُسے شہور زمان قانون ارشید کس محسوس ہوا۔ وہ میڈائش میں اتنا مستغرق تھا کہ کپڑے پہنے بنا رہ نہ ہی نکل بھاگا۔ اور پکا رہا جاتا تھا۔

میں نے پالیا... میں نے پالیا

اُس کی زندگی میں میڈیشن کا ایک موقع اور یا جب اُسے ایک ایسا زخم آیا جو جان بیا ثابت ہوا لیکن وہ اُسے محسوس نہ کر سکا۔ آپ نے لطائف میں ایک پرنسپل صاحب کا قصہ عام پڑھا ہوگا وہ صاحب ایک شام گھر آئے تو اپنی چھتری بستر پر رکھ دی اور خود ایک کونے میں رات بھر کھڑے رہے۔

مشہور جہاد کی سیاست دان سڑکی دھبی بھی اس بھر کے مشہور تھے۔ وہ ایک دن خاموشی کا روزہ رکھتے تھے اور اکثر کسی بڑے سے بڑے فرد سے ملاقات نہ کرتے۔ وہ بھی ایک سسٹم نے اپنے عالم استغراق میں ڈوبے رہتے تھے کہ انہیں بدشمن نظر آتی۔

آپ غیر معمولی زمین افراد کی ایسی حالت کو ذہنی غیر حاضری کہہ سکتے ہیں ذہن فرد خواہ کتنا ہی نہیں کیوں نہ ہو جب تک وہ اپنے خیالات ایک مسئلہ

یا کتنے پر مرکوز نہ کرے اُسے کامیابی نہیں ہوتی۔

میں ایک اور مسئلہ کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ غیر معمولی ذہانت یا گل پن کی طرف پیلا قدم ہوتا ہے۔ ایسے افراد کے لیے سرفر سڈنگ موٹ کا تو فیصلہ کیا جاتا ہے۔ فریڈک ہوف نے پتھالوجی اور اعصاب کی سائنس میں کمال حاصل کیا تھا اور شہنشاہ جارج چھم کے علاج خصوصی تھے وہ رقم طراز ہیں۔

یہ قول غلط ہے کہ جو افراد مرگی یا پاگل پن کی شکل میں غیر متوازی و نامعنی صورت حال ظاہر نہیں کرتے وہ غیر معمولی ذہن نہیں ہوتے۔

جب آپ کسی فرد کے کمر کھڑے کا حور سے سلاہ کر کے ہیں تو آپ کو معلوم ہوتا کہ پوری کوشش کی گئی ہے کہ تمام کوفوں پر پردہ ڈار کے۔ اور زندگی کے ایسے گوشے بے نقاب نہ ہوں۔ بالخصوص یہ ان افراد کا خاصہ ہے۔ جو میڈیشن کے وقت بڑے یا اہم افراد تھے۔ یا وہ انچاز زندگی میں جلد اہم افراد بن گئے۔

اس قسم کے خصوصیات ان افراد میں بہت زیادہ ہوتی ہیں جو حالاک ہوتے ہیں۔ بھی اور کم عقل مند افراد میں یر نش نیان کم ہوتی ہیں ایک زمین فرد روایات پر گارنر نہیں ہوتا۔ وہ عام افراد سے الگ شخصیت کا حامل ہوتا ہے۔ اگر ہم کہیں کہ وہ زمین کے کھنڈوں میں ایک حقیقی فرد ہوتا ہے۔ تو درست ہے۔

اب ہم جہانی۔ بیانی اور روحانی مسئلہ کو دیکھیں گے جیسوٹ میں ایک قول ہے۔

آپ جس چیز کو جدیدی مکمل کرنا چاہیں۔ اس کا آہنگی سے غور کریں۔
چنانچہ یا اصول بت و مقول میں کار فرما ہے۔ اور اس کا عملی استعمال کشادہ
اور فراخ ہے۔

مشائ کے طور پر آپ پانوں کی کارکردگی پر غور کریں۔ ایک کم استعداد کا
ہاگ اپنے شاگردوں کو حکم دے کر چھوڑ دیتا ہے کہ وہ اپنی انگلیوں سے شق
کریں۔ وہ یہ حکم دیتے وقت کبھی ذہن میں نہیں لاتا کہ اس حکم کی اس وقت تعمیل نہیں
ہو سکتی جب عضلات کا سکہڑا بھی شاگردوں کے لبس میں نہ ہو۔ یا عضلات
غلط طور پر سکڑیں۔

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ صحیح قسم کے ماہرین نے کیا کیا۔ اور وہ کیا
طریق کار استعمال کرتے ہیں۔ وہ اپنے شاگرد کو کہتے ہیں۔

آپ اپنی کلائی اور انگلیوں کے عضلات کو فوراً آرام دیں۔ اس دوران
میں آپ کو تھیلی پانوں کی چابریں پر رتی رہے۔

اب اپنے ہاتھ اور پھیلے ہوئے اس صورت میں کھیں۔ اور شاگردوں کو
ہدایت کریں کہ وہ صرف انگلیاں اٹھائیں۔ اور پانوں بجائیں۔ اس طرح شاگرد
دہکائے بغیر جائیں گے۔ جس سے انہیں دل چسپی ہوگی۔

وہ صرف اُن طریق ہائے کار کو جدید اپنائیں گے۔ جو صحیح ہوگی اور اگر
یہ طریق کار اختیار نہ کیا جاتا تو سر حاصل نہ ہوتا۔

فن کار تصدیق کے ساتھ کہ وہ پیش ہی کچھ پیش آتا ہے جسکی قوت بے
بہا ہوتی ہے۔ اور جو اپنے عمل کے دوران ماہر پانوں کو نواز کی طرح عمل کرتا ہے

اور آغاز کار سے بیشتر اس کے عضلات سکون کی حالت میں ہوتے ہیں۔
لاؤس اور ذہن کا کتاب ہے کہ عام فرد اس سے کہیں طاقت ور ہے جتنا
وہ اپنے آپ تصور کرتا ہے۔ نہ صرف جسمانی طور پر بلکہ ذہنی اور ماضی طور پر بھی
اس کتاب میں اب تک غیر معمولی ذہن فرد اور عام فرد کا مقابلہ کیا گیا
ہے۔

بہت سہل و آسان تصور موجودہ دور میں : ذہنی قوت کا راز اس میں مضمر ہے کہ
ساتھ ہی ساتھ متعلقہ مزاج بھی پیدا کیا جائے۔ ایک غیر معمولی ذہن فرد کو اس پر
مکمل حاصل ہوتا ہے۔ غیر ذہن فرد کو اس کا مکمل نہیں ہوتا۔ اس کی ذہنی صلاحیت مختلف
اطراف میں بکھری ہوتی ہیں۔ وہ انہیں یک جا نہیں کر سکتا۔ اس لیے اس کا ذہن
ترقی یافتہ نہیں ہوتا۔ غیر معمولی ذہن فرد میں اس قسم کی قوتیں ترقی یافتہ ہوتی ہیں
جو اکثر اوقات اسے خود علم نہیں ہوتا۔ اور انہیں بتا سکتا کہ کیوں اب ہوا ہے
اس لیے ذہن فرد کو توجہ اور مقصد کا امتحان نہیں دیتے۔

بہت سہل و آسان تصور کیا جائے تو یہ ذہن افراد کے لیے ضروری مصلحت ہے
یہ ایک تعلیمی ضرورت ہے۔ یہ ایک ایسا طریق کار ہے جس کی وجہ سے جسمانی و ماضی
اور روحانی ترقی کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ عمل تنویم یا عمل استفراف کی شکل
میں مختلف افراد کی جسمانی، ماضی اور روحانی ورزش کرانی جاسکتی
ہے۔ یہ توازن ذہن فرد اور توازن ذہن کی پیدائش میں مدد دیتا ہے
بہت سہل و آسان عمل تنویم یا عمل استفراف کہہ لیجیے۔ ایک آرٹ بلکہ ایک سائنس

جس سے آپ کسی فرد کی طرح کو ایک جگہ مرکوز کر دینے کی تربیت دے سکتے ہیں اور عمل تزویم اور عمل استغراق کو بعد فرد میں ایک نیا مزاج پیدا ہوتا ہے۔ جو اسکی عام شخصیت اور مزاج سے الگ ہوتا ہے۔

آئندہ ابواب میں جب ہم عمل تزویم یا عمل استغراق طاری کرنے کے طریق کار بیان کریں گے۔ تو آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ وہ چند اشکال کام نہیں ہے اس میں کسی فن کاری کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اور نہ ہی کسی خاص رخ پر مطالعہ لازم آتا ہے۔ مثلاً لاکس اورین کو ایک لیڈری کہا خوب کیا تھا۔ ہیناٹرم طاری کر لینا چند اشکال میں سے ہے۔ لیکن طاری ہونے کے بعد یہ کیفیت ایک بڑی طاقت بن جاتی ہے۔

ہیناٹرم کی صورت حال بھی دوسری سائنسوں سے مماثلت رکھتی ہے دائرہ میں کی سائنس کو بھیجے عمل سادہ ہے۔ لیکن جب آپ نتائج دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں۔ سائنس کی کسی شے کو بھیجے۔ آپ تجربہ کرتے ہیں۔ مگر مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر پاتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے عمل میں کبھی نقص نہ گیا۔ اس سے تمام سائنسوں میں یہ اہم سبب ضروری ہے کہ آپ جن مسئلوں میں آپ آغاز سے مطالعہ کریں۔ خواہ آفاقی اس کی صورت کتنی ہی سادہ کیوں نہ ہو۔ پھر آپ مسئلہ وار نہی دریافتوں کو ٹھٹھے بنائیں۔ اس دوران میں جو تجربات ہوئے اور جو نتائج نکلے اور جو نظریات قائم کیے گئے۔ ان کا مطالعہ کریں مگر اس مقام تک پہنچ جائیں۔ جہاں آپ موجود ہیں۔ پھر آپ سے کوئی غلطی سرزد نہ ہوگی۔

مثلاً لاکس اورین بتاتے ہیں کہ انہوں نے سائنس سے قبل ہیناٹرم کی تاریخ اور مختلف تجربات کا مطالعہ کیا۔ پھر ایک مرکز بنی تاکہ حاصل نکالا نتائج پر وہ خود حیران ہو گئے۔

سائنس کو سمجھنے کا بنیادی طریقہ یہ ہے کہ ان کا بار بار تجربات کریں مگر انہیں اس عمل پر عبور ہو جائے۔ گو اس میں کلام نہیں کہ تمام طباء ایک جیسی صلاحیت کے نہیں ہوتے۔

ہم نے اس باب میں موجودہ دور کے ہیناٹرم پر سیر حاصل بحث کی ہے اب ناظرین بتائیں کہ آپ کوئی مائتہ عقل یا جی آپ کسے ذہن کی کیفیت بتانا سکتا ہے۔ جواب لفظاً نہ ہو گا۔ اس طرح ایک دوسری عقل کا آدمی بھی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ ایک ذہن فرد میڈیٹیشن کسے دوران کس ذہنی ہندی پر کام کر رہا ہو گا۔ یہ تو ایک نجی اور دوسرا نہ وجہ کے فرد کی بات تھی۔ ہم آپ کا عام فرد کی ذہنی حالت بتاتے ہیں آپ نے محسوس کیا ہو گا کہ آپ کی ذہنی صلاحیت ہر وقت ایک جیسی نہیں رہتی۔ آپ اب محسوس کریں گے آپ کی ذہنی طاقت ذہنی طور پر بند ہوتے ہیں۔ اور کبھی وقت اب بھی موتا ہے۔ کہ آپ کا دماغ پوری طرح کام نہیں کرتا۔ آپ اچھے بھلے ذہنی بالغ ہونے کے باوجود کسی وقت ذہنی جی کے قریب تر ہوتے ہیں۔ ہیناٹرم کو بھیجئے۔ اسے بیان کرنا بھی اس طرح ہے۔

و۔ آپ الفاظ کی سبھار کرتے ہیں۔

ب۔ آپ کم الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

لیکن ہینا ٹرم ایک ایسی سائنس ہے۔ جو زیادہ الفاظ سے سمجھا کی نہیں جاسکتی۔ اور اکثر کم الفاظ بھی صحیح مفہوم دے جاتے ہیں۔ گویا دماغ اس وقت کم الفاظ سے استفادہ کے قابل ہوتے ہیں۔

مشہور ماہر ہینا ٹرم سے کسی نے پوچھا کہ ہینا ٹرم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الفاظ کا بڑا سے بڑا ذخیرہ بھی اس کو بیان کرنے سے قاصر رہے گا۔ لیکن اگر مخاطب معمول بن جائے۔ تو ایسے فرد کے لیے چند الفاظ ہی کافی ہیں۔ گویا یہ ایک ایسی سائنس ہے جو زیادہ تر عملی ہے۔ عمل الیا ہے جو الفاظ کا بہین منت نہیں۔ عمل نہیں وہ گرائی اور دست ہے جو صرف مزید عمل کی محتاج ہے۔ اور الفاظ کی دست کی طالب نہیں رہتی ہے۔

ایک ماہر ہینا ٹرم سے پوچھا گیا کہ ہینا ٹرم کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ زمین فرد کی وہ ذہنی حالت جس میں وہ شاعر کر کے۔ اور خود بھی شاعر ہو کر ایک باہر نفسیات جو ماہر ہینا ٹرم بھی تھے سے پوچھا گیا کہ ہینا ٹرم کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ذہنی اصطلاح کا نام ہے جو وہ طرح سے کیا جاتا ہے

۱۔ حقیقت پسندانہ

۲۔ منطقت شہ طور پر

حاصل کلام

جدید ہینا ٹرم ایک سائنس ہے۔ ایک فن ہے۔ وہ زمین فرد کے ذہن کا اصطلاح اور شقی کرائی ہے۔ لیکن یہ شقی اپنی تمام دھنوں کے باوجود جسم اور

حسبائی نظام کی زمین منت ہے۔

ہینا ٹرم کی سائنس اور اس کی باہریت کو بیان کرنے کے لیے بہت سے الفاظ بھی کم ہیں۔ لیکن اگر مٹا کر کرنے والا فرد عملی طور پر بطور عامل یا معمول اس منزل سے گزر جائے۔ یعنی چند باہر عملی شقی کر کے۔ تو اسے زیادہ الفاظ کی ضرورت نہیں۔ چند الفاظ اس کی تفصیلات سے زیادہ ہوتے ہیں۔

جہانگیر کی ورزی خانہ

یہ کتاب خاص طور پر نئے نئے ڈیزائنوں کے ساتھ ہر قسم کے لباس جو اس سے لے کر بزرگوں تک صحیح پیمائش وغیرہ بہت شجاعت، انصافیت اس طرح دہر کر گئے ہیں۔ کہ بزرگوں کی اساد کی مدد سے آپ سب کام کر سکیں۔ خاص طور پر سکول کی بچوں اور شریفیت سورت کیلئے بہترین نامت ہوگی۔ قیمت تین روپے۔ علاوہ خرچ محصول ڈاک

جہانگیر کتب ڈپو۔ نوکٹا بازار لاہور

حصہ باب

سجشن الودعشن مشورہ دینا خود اندائی

ایک مشہور کیرٹیک ریڈی کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ جب اس سے ولین اور کسی بیعتاش فرد کا کردار ادا کرنا ہوتا ہے تو وہ چند لوگوں کو بلاتا اور انہیں ہدایت کرتا کہ وہ اسے جسمانی تکلیف ہمہ سچائیں۔ اگر ہم اس واقعہ پر غور کریں تو اسکی مماثلت ایک اور قسم کے افراد کے رویہ سے ہوتی ہے۔ یہ افراد اگر کسی سانچہ پر بننے کے موڈ میں ہوں تو اپنے جسم میں پن اور رویوں کا ڈرنے لگتے ہیں۔ یعنی تکلیف سے دوچار ہونے لگتے ہیں۔ جن سے ان کا وہ موڈ جو انہیں جسمانی کے قریب لادتا تھا ختم ہو جاتا ہے۔ ایک مشہور لاکھ ستر سترین تھی۔ وہ سیچ کی ادا کارہ تھی۔ جب وہ کسی دین عورت کا کردار ادا کرتی تو کبھی ختم ہونے کے بعد بے پیے وہ نہیں آتا تھی جو اس کردار کے لیے ضروری خیال کر کے پہنا گیا تھا۔ پھر وہ عام صاحب عورت کی طرح لباس پہنتی اور چند ساعتوں کے لیے الگ تھک لیٹ جاتی تاکہ بدکار عورت کے نکالے اور خیالات ذہن سے نکل جائیں۔

سٹر نہری اردنگ اپنی زندگی کے پچھلے دور میں ایک بدکردار ادا کار تھا

ایک دفعہ لارڈ ٹینیسن کے تحریر کردہ ڈراما میں تھامس بیٹس کا کردار ادا کرنا پڑا۔ یہ کردار شرافت کا مظہر تھا۔ صرف اسی کردار کو بار بار ادا کرنے سے نہری اردنگ کی دنیا بدل گئی۔ اودہ ایک بیعتاش ادا کار کی بجائے معاشرے کا شریف رکن بن گیا۔ اور اس کا خطاب پایا۔

آپ کی تربیتی کی محفل میں بیٹھے ہیں۔ اور ایک دھن ایسی بجائی جا رہی ہے۔ جس نے آپ کے ذہن کو مسحور کر دیا ہے۔ آپ دنیا سے دور اسی میں محو ہو چکے ہیں۔ ایسے وقت میں تھوڑے فاصلے پر نیز ہونا شروع کر دیتے ہیں یا ڈھول پٹنے لگتے ہیں۔ تو وہ دھن خود بخود آپ کے ذہن سے نکل جائے گی۔

آپ جب بھی کسی نئے کو کہیں گے کرات کی تاریکی میں اگر وہ کسی قبرستان کے پاس سے گزرے تو یہ کہیں گے کہ سبھی جاتا ہوا نکل جائے یا کوئی گھانا لگتا آتا جائے۔ عرب میں افواج جب ایک دوسرے کے خلاف تھیں تو قبیلوں کے بھانڈے اپنے قبیلے کی بباری کے قصبے اونچی آواز میں بولنے لگتے تھے۔ تاکہ اپنی قبیلہ کی طرح سن سکے۔

یہ تمام واقعات آٹو سجشن ہیں۔

آٹو سجشن کی تعریف: اگر کوئی فرد اپنی مرضی سے دماغ میں ایسی تصاویر اور واقعات سے آئے کہ خود اس کا دماغ متاثر ہو تو یہ عمل خود ایسا ہی، یا آٹو سجشن ہوگا۔ اس سے اکثر دماغی تبدیلیاں لائی جاتی ہیں۔ بلکہ کئی مرتبہ جسمانی تبدیلیاں بھی

آٹو بسٹن کی تاریخ۔ آٹو بسٹن ایک قدیم فن ہے۔ قدیم نہیں بلکہ ہم اسے قبل تاریخ کے زمانہ میں موجود مان سکتے ہیں۔ ایک خیال کے مطابق ہندو اس فن کے بانی تھے۔ انہوں نے افسانہ کو اپنی روح اور آتما کو ترجمہ کرنے کے لیے استعمال کیا۔ اور کئی طریقے استعمال کیے۔ ان میں یوگا کا عمل بھی ہیں آیا۔

یوگا کی مختلف مشقیں ایجاد کی گئیں۔ ان میں کچھ نظام تنفس کے متعلق تھیں اور کچھ دوسرے نظاموں کے متعلق ان کے خیالات کے مطابق ہوا کسی چیز کا نام نہیں اور یہ تصور کہ جسم کو ہوا کی ضرورت ہے۔ کوئی مقام نہیں رکھتا۔ وہ ہوا کو پُران، کا نام دیتے ہیں۔

ان کا ایمان ہے کہ دنیا کے تمام اجسام بالآخر پُران بن جاتے ہیں یوگوں اور دوسروں نے ایسی مشقیں کیں اور ابھی تک کرتے ہیں۔ جن کا تعلق نظام تنفس کو تکلیف دینا۔ نظام اعصاب پر دباؤ ڈالنا۔ عضلات کو سزا دینا ہے۔ دنیا اس نظام یوگ کو عام طور پر یوگا کہہ کر کرتی اور اس کے متعلق کسی قسم کے قصے گھڑتی ہے۔ لیکن ایک چیز قطعاً ہے کہ نظام یوگ بہت بڑی کوشش اور عمل ہے آٹو بسٹن کا۔

آٹو بسٹن کا عمل صرف ہندوستان تک محدود نہیں رہا۔ اور تجارت سے دوسرے ممالک میں پھیل گیا۔ یہ فن چالٹ رہا ہے تو مابے۔

یعنی عساق، شام اور مصر تک پہنچ گیا۔ مصر میں فرعونوں نے اسکی سرپرستی کی۔ مصر سے یہ فن یونان پہنچا۔ ناظرین حیران ہوں گے۔ کہ اس فن کو مشہور سائنس نیشا خدمت اور دوسرے فلاسفر اپنے شاگردوں

کو پڑھاتے تھے۔

یونان سے یہ فن، روم اور اٹلی میں پھلا۔ وہاں صاحبِ مسلم اور صاحبِ کمال لوگوں نے اسے اپنا یا بہنوئی بننے لگا ہے کہ اٹلی میں ایک فرد جس کا نام رسی ٹوش تھا۔ اپنے آپ میں بے پریش پیدا کر لیتا تھا۔ اور اس حالت میں ایک وقفے تک پڑا رہتا۔ کارڈانس کا خیال تھا کہ اس میں روحانی رجحانات تھے۔

یہ صرف ماضی کا تذکرہ ہی نہیں۔ آٹو بسٹن کو زمانہ بعضی قریب میں بھی استعمال کیا گیا۔ ڈاکٹر کوٹے ڈی لیگر لوئے جو فرانسیسی فوج میں مشہور سرجن تھے۔ ۱۸۹۹ء میں ہینڈلر م کی بین الاقوامی کانفرنس میں ایک مضمون پڑھا۔ جس میں آٹو بسٹن کا طریقہ کار اور فوائد بیان کیے۔

۱۹۲۱ء سے آٹو بسٹن کا لفظ وسیع تر کانی میں استعمال ہوا ہے پروڈیئر مک دوگال نے ہینڈلر م کے عوامی مظاہر میں فن کی اس شق کا استعمال کیا۔ میٹر لارنس اورٹین پروڈیئر ریکورس پریس میں ۱۹۲۲ء میں ہے۔

مسٹر اورٹین ہینڈلر م پر عمل کرتے ہو اور اس کا نام بھی لیتے ہو میری طرف دیکھو میں ہینڈلر م کا استعمال کرتا ہوں۔ مگر اس کا نام نہیں لیتا۔ بہت سی جگہ کے ہینڈلر م پر عمل کرتے وقت اس کا نام نہ لیا جائے۔ پروڈیئر کوئے انفرادی آٹو بسٹن کی بجائے وسیع تر آٹو بسٹن کا طریقہ کار اختیار کیا۔

ساتواں باب

کیا ہیناٹرم مجرموں کا نتیجہ ہے

۱۹۳۴ء میں ماسکو میں بورشریک لیڈوں پر مقدمات چلائے گئے تو سبزی مارا کے اخبارات میں عجیب و غریب کہانیاں شائع ہوئیں۔ یہ لکھا گیا کہ مجرموں کو عدالت کے سامنے حاضر کرنے سے قبل ہیناٹرم کے ذریعے عمل تنزیہ کر دیا جاتا تھا۔ اور وہ عدالت کے سامنے تنزیہی بے خودی کی حالت میں بیان دیتے تھے۔ انہی دنوں ڈیلی ٹیلی گراف کے نمائندہ نے مشہور ماہر ہیناٹرم مسٹر لاکس اورٹین نے اسکے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے اپنے بیان میں کہا ”میں نے گزشتہ سترہ سو سالوں میں تیس ہزار افراد پر ہیناٹرم کا عمل کیا ہے۔ میں صاف انہیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہیناٹرم کے ذریعے مجرموں سے جرم منوایا نہیں جاسکتا یا لوگوں کو جرم کرنے پر آمادہ نہیں کیا جاسکتا۔ میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اس کے اثر سے کئی مرتبہ بے گناہ سزا پا گئے اور صرف مجرموں کو سزا دیا جاسکا۔

عام طور پر دیکھا اس بات کا سہارا دیتے ہیں کہ مجرموں یا گواہ ہیناٹرم کے زیر اثر ہے۔ یا کئی مرتبہ عدالت بھی یہ تسلیم کرتی ہے۔ کوئی عزم عالم استغراق میں ہے۔

کسٹاس کی ایک عدالت نے ایک مبینہ قاتل کو اس بناء پر ہاکر دیا کہ وہ عالم استغراق میں ہونے کی وجہ سے ایسے بیانات دے رہا تھا۔ جو اسے مجرم ٹھہراتے تھے۔ بستر برگ پراس فزوں نے بتایا کہ اسے کسی سے عالم میں نہیں بتایا تھا۔ اور کہ اس مقدمہ کے دوران اس نے محض اپنی جان بچانے کے لیے یہ فساد گھڑ لیا تھا۔

دراصل اس قسم کی غلط فہمیاں بعض نادلوں، ڈراموں اور فلموں نے پیدا کی ہیں جن میں یہ دکھایا جاتا ہے کہ بعض مباحثیں اور بدکردار لوگ جن کی قوت ارادی بہت مضبوط تھی۔

انہوں نے شریف مگر کزور انب نوں کو تسخیر کر لیا اور ان سے جرائم کروائے۔ عام طور پر یہ بتایا جاتا ہے کہ بدکردار مگر قوت ارادی مالک کسی خوبصورت کنواری لڑکی کے دل میں چھپ گیا۔ اور وہ لڑکی جرائم میں اس کی مدد کرنے لگی اور مجرم کی ایجنٹ بن گئی۔ میں اس ضمن میں ایک بات تحریر کرتا ہوں کہ اس قسم کی یا وہ گوی کرنے والے حقیقی ماہر ہیناٹرم نہیں ہوتے۔

مسٹر لاکس اورٹین کے خیال میں ہیناٹرم اس قابل نہیں کہ کسی مجرم سے راز اگلوائے۔ انہوں نے تو سب ان تک لکھا ہے کہ ایک لڑکے کو چوری کی عادت تھی۔ وہ ان کے پاس لایا گیا۔ تنزیہی بے خودی کے دوران یہ اس کے چوری کے خلاف تلقین کرتے رہے کہ چوری کی عادت بڑی ہے۔ لیکن جو بیچہ اس عمل سے باہر آیا۔ اس نے مسٹر لاکس اورٹین کا تالہ چرائیا۔ گو یہ

شال ہر وقت درست ثابت نہیں ہوتی۔ ہینا ٹرم بڑے بچوں کو راہ راست پر لانے کا ہتھیار ہے۔ البتہ ان کے خیال میں عالم بے خودی کے دوران گزرتے ہوئے اور بھولے ہوئے واقعات یاد رکھتے ہیں۔ بسٹر لائوس اورٹن کا ایک دوست ڈاکٹر فوربس دلسو تھا۔ ڈاکٹر ہینا ٹرم تھا۔ لیکن کئی مقتدرات میں مانور ہونے کی وجہ سے قید خانہ میں بند تھا۔ حکومت قیدیوں سے راز اگھوانے کے لیے جیل خانہ میں اس کی مدد لیتی تھی۔ اپنی دونوں ایک خوبصورت جوان لڑکی قید خانہ میں لائی گئی۔

اس پر الزام یہ تھا کہ اس نے اپنی ماں کو خوراک میں سنکھیا کھلا دیا تھا تاکہ اس کی اسی ہزار ڈالر رقم پر قبضہ کرے۔ ہر شخص لڑکی کو مجرم سمجھتا تھا خود لڑکی بھی بوکھلائی ہوئی۔ اور ہراساں تھی۔ ڈاکٹر فوربس نے اس پر عمل توہیم کیا۔ لڑکی کی یادیں عود آئیں۔ لڑکی نے واقعات پوری طرح بتا دیے۔ وہ مجرم نہ تھی۔ ڈاکٹر فوربس کی رپورٹ پر لڑکی کو چھوڑ دیا گیا۔ بسٹر لائوس اورٹن لکھتے ہیں کہ اکثر ان کے پاس لوگ دو دو تین تین لے کر آتے ہیں۔

۱۔ انہیں اپنے پر اعتماد کرنے کے قابل بنایا جائے۔

۲۔ ان میں قوتِ ارادی کو اس قدر ترقی دی جائے اور وہ دوسروں پر

چھا جائیں

مستر لائوس اورٹن لکھتے ہیں کہ پہلی مشق درست ہے لیکن دوسری مشکل بلکہ ان غلطو پر مدد کرنا ہی غلط ہے۔

پھر ہینا ٹرم اور ہینن کو باہم غلط ملط کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ محبت، زلف، باتنی مکتہ نظر سے ایک کوشش ہے اپنے آپ پر یا دوسرے پر اثر انداز ہونے کی یہ عمل توہیم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ تجنن عمل توہیم سے علیحدہ بھی دی جاسکتی ہے۔ یہ ہمارے خیالات و اعمال کو متاثر کرتی ہے۔ لیکن تجنن بھی اسی قدر کارگر ہوگی جس کو عامل پر اعتماد ہو۔ دوسرے فرد پر جو عامل بریقین میں رکھتا۔ اس کی رائے کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس پر کوئی اثر نہ ہوگا۔

ہینا ٹرم ایک ایسا عمل ہے۔ جس میں کسی نقصان کا اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی معمول یہ سمجھے کہ عمل توہیم کے دوران اس سے کوئی قابل اعتراض باتیں سر نہ منیگی۔ تو وہ شاید اس طرف کچھ جھک بھی جائے گو اس کا اندازہ بہت ہی کم ہوگا۔

لوگوں سے اصریت اگھوانے کے لیے کچھ دواؤں بھی استعمال ہوتی ہیں

۱۔ ادی مین

۲۔ سکوپولامین

۳۔ سوڈیم امیٹال

ان واقعات کو ایک عورت اٹوئی لوسی استعمال کرتی تھی۔ لیکن اس نے بعد میں اپنی رائے بدل دی۔ اس کے خیال میں حقیقت عمل توہیم سے آتی تھی اور ہینن کو دوائی کا نام دے کر ہٹ رنگ دار پانی پیلا دیا جاتا تو وہ اصریت پہنچتی تبا دیتا۔

افریقہ اور دوسرے غیر ترقی یافتہ ملکوں کی بات کیجیے۔ یہ بچوں کا فائدہ کیا ہے۔ جن کی طرح لوگوں میں داخل ہوتا تھا۔ اور جن زدہ فرد کسی طرح کل حقیقت بتاتا تھا۔ اور ایسے بیان بھی دے ڈالتا جس سے اس کی شہرت، عزت، وقار اور دولت کو نقصان پہنچتا ہے۔ زائد دسلی میں جن زدہ افراد کو کہا جاتا تھا کہ وہ لائیں سائل کا حل بتائیں آج مغرب میں ہینٹزم سے یہ توقع رکھی جاتی ہے۔

روسی قوم مذہب پر اعتقاد نہ رکھنے کے باوجود پرے درجے کی دیم پرست اور ضعیف العقائد ہے۔ اسکی وجہ شاید یہ ہے کہ عمر سے تنگ ہینٹزم بطور طریق علاج جاری رہا ہے۔

حبیب بالشویک ریڈیوں پر مقدمات چلے تو بازاروں، فارمن اور فیکٹریوں میں کانٹا پھوس ہوتی۔ اس سے اچھے اچھے دماغ تباہ ہو گئے پھر ہینٹزم کیوں تباہ نہ ہوتے۔ اور ان میں سے اکثر اپنا جرم کیوں تسلیم نہ کرتے۔

پھر دوسری بات یہ تھی کہ روسی فزموں کو بڑے درجہ سے تنگ چیل خانہ کی تنگ ڈناریک کو کھڑکیوں میں رکھا گیا۔ اس دوران میں انہیں یا تو کڑی جسمانی سزا دی گئی۔ یا انہیں رہا کر دینے کے جھوٹے وعدے کیئے گئے۔ اور طفل تسلیں دی گئیں۔ اس طرح فزموں نے ان کے جرموں کو تسلیم کر لیا گیا۔

کیا یہ ایک ہینٹزم تھا۔ غلط۔ یہ تمام کہانیاں جو مغربی ملکوں کے اخبارات

میں چھپواؤں سے زیادہ ذہنی۔ اور بات کہیں ثابت نہیں ہوتی کہ اتنے بڑے مقدمات میں ہینٹزم کو استعمال کر کے حکومت بے گناہ افراد کو جرم تسلیم کرنے پر آمادہ کر دیا اور وہ سزا پا گئے۔ اس طرح اس امر میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ بعض بدکردار لوگ جن کی قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے۔ کم قوت ارادی کے لوگوں و بالخصوص بھارتوں کے خلاف پر بذر لیو ہینٹزم چھا جاتے ہیں۔ اور ان سے جرم کر داتے ہیں۔ البتہ خوف کی بات دوسری ہے۔

دراصل سارا فساد شہر زما دل ترہی کا ہے۔ جس نے صرف ہینٹزم کے متعلق غلط فہمیاں پھیلائی ہیں۔ بلکہ ہینٹزم کی ترقی کا راستہ روک دیا ہے۔ اگر ظاہری طور پر عمل تو نیم کے دوران معمول کوئی جرم سر انجام دیتا ہے۔ یا غلط کام کرتا ہے۔ تو یاد رکھیے اس پر اس وقت عمل تو نیم کا اثر نہیں رہا ہو۔

دوسری بات یہ بھی جاتی ہے۔ کہ کوئی مرتد معمولی عامل کی مرضی مطابق کام نہیں کرتا۔ یہ درست ہے۔ تو نیم صرف عامل کے احکام کی پیروی کا نام نہیں ہے بلکہ عمل تو نیم کے دوران معمولی کا ذہن عام حالت کے مقابلے میں زیادہ ترقی یافتہ ہوتا ہے۔

عمل تو نیم اور غریب کے عمل سے مجرموں میں اخلاقی ترقی کی حاجت ہے۔ اس کے علاوہ عمل تو نیم نے ذریعے بھولی باتیں یاد کرائی جاسکتی ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ بھولی ہوئی باتوں میں کوئی ایسا جرم موجود معمول

سنزاکے تختہ تک پہنچا دے

ایک بات صاف ہے کہ قوتِ ارادی کے مالک افراد سے اُن کے مرضی کے برخلاف اُن پر عمل تو نہیں کیا جاسکتا۔ اور اُن سے کوئی غلط کام نہیں لیا جاسکتا۔ البتہ ہرے بڑے سخت مجرموں کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔

اٹھواں باب

ہیپاٹرم اور مس مزیم کے مختلف ماہرین اور اُن کے طریق کار

ہیپاٹرم جہاں ایک سائنس ہے۔ وہاں ایک تحریک بھی ہے۔ کسی تحریک کے تفصیلات کا تذکرہ لگانا ہو۔ تو تحریک کے لیڈروں کے قول، بیانات، افکار اور اعمال کا تجزیہ کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر مرید ہیپاٹرم کے امام ہیں۔ اور مس مزیم کے۔ لیکن یہ تحریک جب پروان چڑھی پہلی اور پھولی تو کئی ایسے صاحبِ فن اس تحریک میں شامل ہو گئے جو امام تو نہیں کہے جاسکتے۔ لیکن ان کا مقام اس تحریک میں ارفع ہے اور اعلیٰ ہے۔ اس تحریک میں شامل علماء اور اُن کے طریق کار کا جائزہ لینے سے ہم اس فن کی تفصیلات کا کافی حد تک اندازہ کر سکیں گے۔

ڈاکٹر مرید کا استفراق پیدا کرنا طریقہ

دہ پڑنے کے لحاظ سے ماہر ڈاکٹر اور ہیپاٹرم تھے۔ یعنی مریض کو عالم استفراق میں پہنچا کر اس کا علاج کرتے تھے۔ وہ مریض کو کرسی پر بٹھا دیتے اور سامنے

ورک شاپ گائیڈ

مصنف نیاز محمد ایم۔ اے

مُصلقی۔ ساچن کی قمیص برزیت اور خشک دین کی ڈھلائی۔ روشنی فورجنگ۔ دھاتوں کا امتحان عمل حرارت گیس کی بھٹیاں۔ سلپ گینگ کا سیٹ خراکے افراد و درنگ شین۔ بیج تراشی۔ ورسا سازی۔ خراہ کاری، مورخ اور جوئیاں ڈالنا اور دھارنے ڈالنے والی مشین کے متعلق مفصل بیان کی گیا ہے قیمت پانچ روپے جہانگیر بک ڈپو۔ نوکھا بازار لاہور

آئینہ کھینچتے ۔

مریض کی آنکھوں کے سامنے رکھتے کہ آئینہ کا اثر ان کی آنکھوں پر پڑتا ہے۔ وہ خود سامنے والی کرسی پر بیٹھ جاتے اور مریض کو ہدایت کرتے کہ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے۔ اپنی تمام قوتیں ڈاکٹر صاحب آنکھوں کی طرف مبذول کر دے۔ اس طرح دونوں کی نظریں ملتے۔ وہ ماسخ منٹ ایک مریض کی آنکھیں کھولتے نظریں لڑاتے۔ اب وہ اپنی دو انگلیاں اس طرح رکھتے کہ ان کا رخ مریض کی آنکھوں کی طرف ہوتا ہے۔

مریض کو عام طور پر نیند آنے لگتی۔ بالخصوص کم عمر کے مریض جلد متاثر ہو کر عالم استغراق میں پڑ جاتے۔ زیادہ عمر کے مریض زیادہ دیر کے طالب ہوتے ہیں۔ اب وہ اپنی انگلیاں ٹپاتے اور مریض کو کہتے کہ آئینہ پر ٹکائی باز رہے اور خود ان کی نظروں میں نظریں ڈال دینے آخر مریض عالم استغراق میں پڑ جاتا ہے۔

ڈاکٹر سیدین بین کا طریقہ کار

انہی عدد میں بننا شروع کم مشہور عامل تھے۔ ان کا مشہور دور دور ایک چھاپڑا تھا۔ پیشتر کے محاط سے ڈاکٹر تھے اور اپنی تھیک اور اپنا طزم کی سائنس کا مشترک علاج کرتے تھے۔

وہ آئینہ کی بجائے ٹانم میں ماحیبی گھڑی استعمال کرتے تھے۔ وہ ایک میز پر آئینے اور اس پر ایک گھڑی رکھ دیتے۔ گھڑی کی ٹیک ایک اس قابل ہوتی کہ

معمول اور عال دونوں کو خوب سنائی دیتی۔ اب وہ معمول کو کرسی پر اس طرح بٹھاتے کہ معمول کی نظریں گھڑی پر گڑی رہیں۔ وہ معمول کو ہدایت کرتے کہ اپنی نظریں گھڑی پر لگا ڈرے اور خود دونوں ہاتھوں سے معمول کی ہانک اور کمینٹیوں کو سہلاتے۔ بٹھاتے اور دونوں شروع دیتے۔

تھارے سامنے گھڑی ہے۔ یہ ٹیک ٹیک کر رہی ہے۔ تم اس کی طرف دھیان دو۔ اس میں سمجھ کن قوت ہے۔ جو تمہیں سلا دے گی۔ تم سو جاؤ گے۔ تم سونے والے ہو۔ تمہاری آنکھیں جو جلی ہو رہی ہیں۔ تم بیدار نہ رہ سکو گے۔ اچھا سو جاؤ۔

معمول سو جاتا تھا۔ جسے وہ مطلوبہ غسل کے بعد عالم بیداری میں لے آتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب کا طویل طریقہ کار

آپ نے مختلف ماہرین کے طریقے پڑھے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کا طریقہ کار سب سے طویل ہے۔ اس میں جوشن یا مشورہ نہیں ہے۔ لیکن عمل طویل تر ہے۔ انہیں سوتی صد کا سیانہ ہوتی تھی۔ اگر آج کوئی عامل ڈاکٹر صاحب کے طریقہ کار کو اپنائے تو سندھ ذیل طریقہ پر عمل کرے گا۔

- ۱۔ عامل معمول کو کرسی پر بٹھا دے
- ۲۔ خود اس کے بالمتقابل کرسی پر اس طرح بیٹھے کہ اس کے گھٹنے معمول کے گھٹنوں سے اور پاؤں پاؤں سے مل جائیں۔

۳ عامل معمول سے کچھ کہ باقی خیالات ذہن سے نکال دے اور عامل پر اعتماد کرے

۴ اب عامل معمول کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ اس طرح رکھے کہ ہتھیلیوں سے ہتھیلیاں اور انگلیاں ملتی رہیں۔ دو منٹ آپ کرے اور عامل معمول کی آنکھوں میں آنکھیں لگا کر رکھے

۵ اب عامل اپنے ہاتھ چھڑا کر معمول کے سر پر رکھ دے۔ دو منٹ بعد شانوں پرے آئے۔ دو منٹ بعد بازوؤں پر اور پھر ہاتھوں پر

۶ پانچ چھ بار اس طرح کرے۔

۷ آپس کے بعد ہاتھ سر پرے جانے۔ گردن پر ہاتھ پھیرنا ہوا۔ ریڑھ کی ہڈی اور نیچے تک پہنچا دے۔

۸ اب سر سے سینہ، چھاتی، پیٹ اور ناف تک ہاتھ پہنچائے۔

۹ اس عمل کو کئی بار کرے۔

۱۰ سر سے ہاتھ جسم کے نیچے لائے۔ پشت کی جانب بھی اور اگلی جانب بھی۔

معمول عالم استغراق میں پڑ جائے گا۔

مسٹر کو لکھیون کا طریقہ کار

یہ طریقہ دراصل ڈوئیزی صاحب کے طریقہ کا اختصار ہے۔ اصول وہی ہے

لیکن عمل کو کافی حد تک مختصر کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کئی جگہ یہ تحریر کیا ہے۔ کہ وہ نیند کی فزیالوجی سے واقف ہیں۔ جب دماغ میں خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ تو قدرتی نیند کا آغاز ہوتا ہے۔ ان کا قول ہے کہ کیوں نہ اسی بنیاد پر استغراق کی علامت تعمیر کی جائے۔

اگر آج ان کا طریقہ کار اپنایا جائے تو عامل مندرجہ ذیل اقدامات کرے

۱ عامل معمول کو کرسی پر بٹھا دے

۲ خود اس کے سامنے بیٹھ جائے

۳ اس کی نظروں میں نظریں ڈال دے

۴ اب اپنے دونوں ہاتھ معمول کے سر پر رکھے

۵۔ ہاتھ اٹھا کر شانوں (بازوؤں ہاتھ) فٹانچوں کا بالائی حصہ اور گھٹنوں بلکہ پاؤں تک لائے۔

۶ اگر ساتھ ساتھ چھتیاں تو بہتر ہے۔

۷ بار بار اسی طرح جھائے دے۔ خواہ ہاتھ جسم سے چھوڑ سکیں لیکن رُخ ہی ہو۔

۸ کسی صورت میں رُخ برعکس کرے

معمول جلد عالم استغراق میں پڑ جائے گا۔ اور عمل کے بعد اسے واپس لانا ہو گا۔

ڈاکٹر جے پیڈک صاحب کا طریق کار

یہ صاحب مس مریم کے علاوہ ایک اور فن میں یکتا تھے۔ جیسے اردو میں روشن خمیری کہا جاسکتا ہے۔ روشن خمیری ایک ایسا فن ہے۔ جس میں معمول دور دور کی باتیں بتا سکتا ہے۔ یہ پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے لیکن اپنے پیشہ کی بجائے روشن خمیری پیدا کرنے کے باعث مشہور ہوئے اگر اس دور میں کوئی عامل ان کی نقل کرے تو مندرجہ ذیل طور پر عمل کرے

- ۱۔ معمول کو کرسی پر بٹھائیں
- ۲۔ خود اس کے بال مقابل اونچی کرسی پر بیٹھیں
- ۳۔ معمول کے دونوں ہاتھوں کو بائیں ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیں
- ۴۔ دایاں ہاتھ معمول کی پیشانی پر رکھ دیں
- ۵۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں اور بالکل بانٹھ کر رکھیں
- ۶۔ کم عمر معمول کو اس طرح عالم استغراق میں پنہا یا جاسکے گا۔
- ۷۔ زیادہ عمر کے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے دو آنکھیاں کریں اور نیچے بستہ تک لائیں۔

۸۔ بار بار یہی عمل کریں

ڈاکٹر ڈاڈ کا طریقہ کار

یہ پنہا شرم اور مس مریم کی اولاد اپنے پیشہ کے لیے تھے۔ اور معمول کو عالم

استغراق میں پنہا دیتے۔ ان کا پہلا طریقہ ڈاکٹر پیڈک صاحب بتا ہے اس لیے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرے طریقے تو اگر کوئی عامل آج اپنا کے تو اس کی رہنمائی مندرجہ ذیل الفاظ میں ملے گی۔

- ۱۔ معمول کو کرسی پر بٹھائیں
- ۲۔ خود اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ جائیں۔
- ۳۔ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے معمول کی ایک تھیلی دبائیں۔
- ۴۔ معمول کی نظروں میں نظریں گاڑ دیں اور بالکل بانٹھ کر رکھیں
- ۵۔ دایاں ہاتھ کی دو آنکھیاں معمول کی آنکھوں کے سامنے رکھیں اور نفیض ارج دور کریں۔
- ۶۔ پھر آنکھوں سے آنکھوں کے سامنے پکڑ لگائیں
- ۷۔ وکس منٹ تک معمول عالم استغراق میں پہنچ جائے گا۔ پھر اسے عالم استغراق سے باہر لانا ہوگا۔

ڈاکٹر جیمس کا طریقہ کار

یہ صاحب بھی پنہا شرم تھے اور اپنے مس مریم کے طریقہ کار کے علاوہ شورے میں بھجش بھی دیتے تھے۔ ان کا طریق کار عام ماہرین پنہا شرم سے قسماً ملتا ہے جو عامل ان کا طریق کار اپنانا چاہیے۔ اس کی رہنمائی مندرجہ ذیل الفاظ میں کی جاتی ہے۔

- ۱۔ معمول کو آرام کرسی پر بٹھادیں۔

۲ عامل اُس کے سامنے کرسی پر بیٹھ جائے اور معمول سے کہے کردہ اس پر اعتماد کرے اور اپنی تمام تر توجہ اُسکی طرف مبذول کر دے

۳۔ اب وہ معمول کی نظروں میں نظریں ڈال دو اور معمول کو ہدایت کریں کہ وہ آپ کی طرف غور سے دیکھے

۴ دل نشیں اور رُت تاثیرِ لہجہ میں باتیں کریں۔

۵۔ جھگڑے دیں جو دماغ سے شانہ اور سینہ کی طرف ہوں۔

۶۔ جب ذرا اثر شروع ہو تو مشورے دیں۔

تم نونا چاہتے ہو۔ تہذیبی اکٹھوں میں تھمارا محسوس ہوتا ہے تم
 نیند میں ڈوب جانا چاہتے ہو۔ تمہیں نیند آرہی ہے
 سو جاؤ۔ بیٹھی آکر دوسرے نیند میں یہاں موجود ہوں۔ تمہیں کوئی
 تکلف نہ ہوگی۔

معمول کے انگلیں بند کرتے ہی اُس کا کمر کی پریشانی پر لگا دیں۔ اب وہ عالم استغراق میں ہے۔ اُسے عالم استغراق سے باہر بھی لانا ہو گا۔

ڈاکٹر جمیل حسن کا طریقہ کار :-

ڈاکٹر صاحب بشر کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔ اُن کا دعوے تھا کہ اُن کے ہاتھوں میں ایسی قوت ہے۔ جو ریفیو کے اندر مستقل کر دی جائے تو بعض شغلیاب ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی قوت کو ریفیو کا مرض دور کرنے یا اُس میں کمی کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ لیکن ایسے ظاہری ٹھٹھے باٹھ

اور طریق کار میں عجیب شان عالی اور بلندی کا مظاہرہ کرتے جس سے عام
مریض پہلے ہی مرعوب ہو جاتا۔ وہ انہیں عام افراد سے بلند اور زبردست
شخصیت خیال کر کے مسحور ہو جاتا۔

جو عامل اس طریقہ کو اپنانا چاہیں وہ پیسے تسلی کریں۔

۱۔ کیا عامل کی ظاہری شخصیت عام افراد سے بلند ہے۔ (یعنی قدیمت)

ذمّت تعلیم، طریق، گفتار، رکھ رکھاؤ میں وہ ارفع و اعلیٰ ہے

۲ کیا ان کے مطلب سے شانِ مسکنت ٹپکتا ہے۔ اور سامانِ ظاہری

اس کا منظر ہے۔

۳ کیا ان کی شہرت بے داغ ہے اور معاشرہ انہیں بلند مقام

دیتا ہے۔ اگر عامل کو تسلی ہے تو مندرجہ ذیل قدم اٹھائے۔

۱۔ معمول کو کرسی پر بٹھائے۔ بہتر ہے کہ یہ آرام کرسی میں ہو۔

۲ خود سامنے بڑی قیمتی کرسی پر بیٹھے

۳ معمول کو یقین دلائے کہ اُس کے ہاتھوں میں ایک زبردست قوت

موجود ہے۔ وہ عام افراد کے ہاتھ لکھتے ہیں اور ان کو نیند آجاتی

٦٠

قدرت نے یہ قوت فائدہ عوام کے لیے رکھی ہے۔ تاکہ میں اُن کو سہاڑوں

سے شفا یاب کر سکوں

۴ جب معمول ذرا مسخورد ہو جائے تو اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر دبائیں۔

وہ مزید سحر ہو جائے گا۔ تو یونہی کھیں کوئی قوت میرے ہاتھوں سے تمہارے

نے انہیں بھی ایسی ہی خفیہ قوت سے نوازا ہے۔ جس کا انہیں پہلے احساس ہی نہ تھا۔ انہوں نے اپنا طبعی علاج بدل ڈالا اور اس قوت کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے لگے۔

اب وہ چین سے باہر گئے۔ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے عوام و رکنار عقلا۔ ناضل۔ پروفیسر اور ڈاکٹر ان کے گرد اکٹھا ہو گئے۔ وہ ان کے عمل پر حیران تھے۔ پھر وہ فرانس چلے گئے۔ جہاں انہوں نے اپنے فن کو مظاہرہ کیا اور اپنی طاقت کا لوہا عقلا اور فضلا سے منوالیا۔ اس بات کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ اور کمیشن کا تذکرہ بھی کر دیا گیا۔ آج کوئی عامل ایسی قوت کا دعوے نہیں کرتا۔ اس لیے ڈاکٹر انتھونی مس مرکا طریقہ کار تفصیلاً پیش نہیں کیا جاتا

مس مریم کا پانی تیار کرنے کا طریقہ

اس کتاب میں ایک جگہ تحریر ہے کہ ۱۹۵۹ء میں ایک فوجی انفر اپنے ہاتھوں میں شفا کی قوت کا دعوے کرتے تھے اور اپنا ہاتھ روز پانی کے ٹب میں ڈال دیتے۔ پانی کا ریڈ راجہ بازار راولپنڈی میں رکھ دیا جاتا اور عوام اس سے مستفید ہوتے۔ ڈاکٹر لوئیس نے سب سے پہلے اس قسم کا پانی تیار کیا۔ کئی بار ہم ایسا ہی پانی جسے مس مریم کا پانی کہا جاتا ہے۔ بننا کر نے کا طریقہ بتاتے ہیں۔

۱۔ صرف وہی عامل پانی تیار کرے۔ جس کو اپنے فن۔ اور اپنی شہرت پر

ہاتھوں میں مشعل ہوئی جواب اثبات میں لے گا۔

۵۔ اب معمول کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال دیں اور یہ مشورے دیں میری انگلیاں تمہاری انگلیوں میں پوسٹ ہو چکی ہیں۔

اب تم انہیں علیحدہ نہیں کر سکتے۔ میری قوت تمہارے ہاتھوں کے ذریعے تمہارے جسم میں منتقل ہو رہی ہے

یہ آرام اور سرور کی قوت ہے۔ دنیا کی پریشانیاں دور کرتی ہے۔ میسجی نیند لاتی ہے۔ تم بھی سو جاؤ گے۔

..... تمہاری انگلیاں جو حاصل ہو رہی ہیں۔ تم سونا جانتے ہو۔ سو جاؤ اب سو رہے ہو۔

معمول کی آنکھیں بند ہو جائیں گی۔ وہ عالم استغراق میں پہنچ جائے گا۔

جہاں سے اسے عالم بیداری میں لانا ہو گا۔

ڈاکٹر انتھونی مس مرکا طریقہ کار

ڈاکٹر صاحب پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔ انہیں علم اودیا اور طبابت کی تعلیم کے بعد انہیں ڈاکٹری کی اول کلاس سند ملی۔ وہ کافی دیر ریکش کرتے تھے۔ تھے کہ وہ ایک عیسائی سے متاثر ہوئے۔ جو یہ دعوے کرتا تھا کہ اسکے پاس روحانی قوت متناہیں موجود ہے اور اسی طاقت کی بناء پر وہ علاج کرتا تھا۔

ڈاکٹر انتھونی اس سرنے اپنی قوت کا جائزہ لیا اور انہیں معلوم ہوا کہ قدرت

۱۔ افسوس۔
۲۔ مسکوں اسکی نظروں کے سامنے سمجھ رہا تھا ہوں اور عالم استغراق میں

۳۔ پیچ جاتے ہوں
۴۔ اُسے پانی اور پانی سے گئے والی بیماریوں کا علم ہو۔ اُسے صاف پانی کی اہمیت اور اسکی نفاست۔ صفائی اور پاکیزگی کا بخوبی علم ہو۔
۵۔ بائیں ہاتھ میں صاف پانی کا گلاس لیں۔

۶۔ دائیں ہاتھ کی انگلیاں اُس پر رکھ دو۔ لیکن پورے پانی کو نہ چھو سکیں۔

۷۔ خیال دل میں لاؤ کہ تھاری قوت انگلیوں کے ذریعے پانی میں جا رہا ہے۔

۸۔ مراقبہ کریں خود کو مشن دیں کہ قوت پانی میں منتقل ہو رہی ہے۔
۹۔ ہمیں خود احساس ہو جائے گا کہ قوت پانی میں جا چکی ہے۔

اس پانی کو صاف بوتلوں میں بند کریں۔ اور گھر کے الگ حصے میں رکھیں۔ جہاں دھواں اور بو نہ ہو۔

۱۰۔ بہتر یہ ہے کہ آب کشید اس کام کے لیے استعمال کیا جائے اور جس بوتل میں پانی سمٹو کیا جائے۔ اُسے بار بار گرم پانی سے ابال لیا جائے۔ اس طرح اس مریم والے پانی میں جراثیم موجود نہیں نہ پا سکیں گے۔ اور پانی طبعی مدت تک مطلب میں بڑا رہے گا۔ اگر مطلب میں ریفریجریٹر ہو تو بہت اچھا ہے۔ ایسا پانی اُس میں رکھا ہے

اس پانی کا استعمال ہینا ٹرم اور س مریم کے ذریعہ علاج کے ابواب میں آئے گا۔

اگر پانی سے بدبو آنے لگے تو اسے پھینک دیا جائے اور نیا تیار کیا جائے عام قسم کے عامل تجربہ کار عاموں سے تیار کر رکھیں

صنعت و حرفت کے قیمتی راز

میرے روزگاروں اور کم سرمایہ داروں کی بھی ہمدرد کتاب۔ اس میں خوشبو دار پودے۔ تیل عطریات۔ بناسنی۔ لکھی۔ برتن جوڑنے کا مصالحہ ہاضمہ کی گولیاں۔ کھانڈ کی گولیاں۔ ہر قسم کی جی بنانے۔ بے شمار منجن خضاب۔ مٹھے۔ پھربارتیں۔ چہرہ کے لیے کریم اور ہر قسم کی سیاحیاں بنانا۔ قیمتیں تین روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

جہاں گیر یک ڈپو۔ نو لکھا بازار لاہور

نواں باب

ہیاضم کے ابتدائی تجربات

ہیاضم ایک سائنس ہے جس طرح طبیعیات کیسیا۔ فزیا یوجی یا حیوانات کی سائنسوں میں ساڈھی وان اور سامان کا ایک خاص حد تک میا ساری ہونا لازم ہے۔ اس طرح میاں عامل اور معمول بھی میا ساری انسان ہونے لازم ہیں۔

عامل کی خوبیاں : عام میں مندرجہ ذیل خوبیاں اور صفات لازم ہیں۔

- ۱۔ طاقت دیر، جوان، صحت مند، پاک طبع اور نفیس رحمان رکھتا ہو۔
- ۲۔ نیک طبع ہو۔ مدھی سے گریز کرتے۔
- ۳۔ اپنے خیالات کو ایک نکتہ پر اکٹھا کر سکے۔
- ۴۔ سو فیصد مند ہو۔ بزدل اور بے ذوق نہ ہو۔ بلکہ ڈر اور قوت ارادی کا مالک ہو۔
- ۵۔ طبع متوازن کا مالک ہو۔ گہرائی کی طبع نہ ہو اور شکل حالات میں صبر کا دامن نہ چھوڑے۔

۵۔ انسان جسم کی اٹاوی اور فزیا یوجی جانتا ہو۔ بالخصوص سرا رکھو پری کے علم پر عادی ہو۔

۶۔ کم گو ہو، نا چاہیے۔ لیکن صحیح مقام پر صحیح بات کرنے کا سلیقہ رکھتا ہو۔

۷۔ خوش خلق ہو۔ لیکن مخاطب کو ایک تھرسے آگے نہ بڑھے دیں

۸۔ اپنے فن کے دوران اور اپنے مشن میں ایمان دارانہ رویہ رکھے دوسرے سے غلط فانی استفادہ کی کوشش نہ کرے۔ اور

دوسرے اس کی ساکھ پر اعتبار کریں۔ کجخوس نہ ہو۔

۹۔ صحت اور صفائی کا خیال رکھے۔ خوش پوش اور خوش خوراک ہو۔

۱۰۔ آواز میں شیرینی اور الفاظ میں سلامت اور اثر ہو۔

۱۱۔ اپنے فن کی تفصیلات کو اپنے دل کے اندر رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

معمول کی صفات : (۱) جوانی کی حدود میں قدم رکھ رہا ہو۔

۲۔ صحت مند ہو۔ خون کی سپلاش اس وقت زیادہ ہو۔

۳۔ ذرا سنجیدہ ہو۔ متوازن خیالات کا مالک ہو۔

۴۔ گھڑی میں تولد اور گھڑی میں ماتم طبع نہ رکھے۔

۵۔ دوسروں کی طبع سے متاثر ہو سکتا ہو۔

۶ روحانی باتوں پر یقین رکھتا ہو۔ جوان، عورتیں اچھا معمول ثابت ہوتی ہیں۔

۷ دوسرے کے حکم پر کام کرنے کا عادی ہو۔

۸ خلیق اور بامروت ہو۔

۹ عامل سے متاثر ہو۔ اگر عامل کے احکام کی پیروی کر چکا ہو تو زیادہ بہتر معمول ثابت ہوگا۔ اسے عامل پر اعتقاد ہو۔

۱۰ اس کا ذہن بہت سی برائیاں کی آماج گاہ نہ ہو۔ کئی افسردہ اچھا معمول ثابت نہیں ہوتے۔ شکل

طویل یقین، صحنی اقدار پر یقین نہ رکھنے والا مٹ دھرم اور غصیل، آوارہ مندرجہ ذیل طباع اچھا معمول ثابت ہوتی ہیں۔

جوان، گوری اور خوبصورت عورتیں۔ وہ عورتیں جو روحانیت پر یقین رکھتی ہوں۔ پیروں فقیروں کی قائل ہوں۔ نیلی آنکھوں والی عورتیں بہتر ہیں۔ بالوں والی عورتیں نازک جسم اور ملائم جلد والی

مردوں میں جوان، اور خوبصورت نیچے جو پیروں فقیروں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ روحانیت پر یقین رکھتے ہیں۔ پیروں فقیروں کا حکم مانتے ہیں۔ یاد دہی کے جوئی چیز سے استفادہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ باریک بالوں اور نازک اور ملائم جلد والے

عورت بطور عامل

ہر چند پناٹرم اور سمریم میں مرد عاملوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن عورت کے عامل ہونے میں کوئی باک نہیں ہے۔ صرف یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی شخصیت سے معمول کو متاثر کر سکے۔ بالخصوص جب معمول مرد ہو تو عورت عامل کو اپنے اور بہت اقتدار کرنا ہوگا۔

اُس میدان میں قدم رکھنے سے پیشتر عامل یہ پس عامل کا پہلا عمل کرے کہ اس میں مندرجہ بالا صفات موجود ہیں اگر موجود ہیں تو سانس کی اس دنیا میں قدم رکھتے وقت حصول روزگار کرنے کی اور طریقے موجود ہیں۔ اس ملک میں عام طور پر آوارہ مندرجہ گھر سے بھاگے ہوئے۔ زندگی میں ناکام، نیم خواندہ، بہت ترش روڑ کے پناٹرم کو اپنا کر رہنا ہے کہ کو شش کرتے ہیں۔

سانس یا فن کتنا ہی اچھے اور اچھے کیوں نہ ہو۔ اس کا معیار صرف وہی لوگ قائم رکھ سکتے ہیں۔ جو خود معیار کے حامل ہوں۔ اس لیے لازم ہے کہ ایک خاص معیار کے حامل تو جوان اس سانس میں قدم رکھیں۔

نگاہ کو نیچہ کرنا: پناٹرم کا بنیادی عمل ہے مندرجہ ذیل تشریح کے مطابق عمل کریں

۱۔ ایک ڈاکٹینس اور ایک الگ کمرے میں رکھیں جس میں دوسروں کا

گزر نہ ہو۔

۲۔ اگر کمرہ فلٹاریک ہو مگر آئینہ پر پوری روشنی پڑتی ہو تو مہتر ہے۔
۳۔ سب سے دن اس میں پانچ منٹ نظر جا کر دیکھیں اس دوران پلک نہ چھکیں۔

۴۔ دوسرے دن میں پانچ منٹ اسی طور پر دیکھیں
۵۔ تیسرے دن ہی غسل کریں۔

۶۔ چوتھے دن ہی غسل کریں

۷۔ اگر پانچویں دن پانچ منٹ پر پوری طرح قادر ہو چکے ہوں تو
وقت بڑھا کر چھ منٹ کر دیں۔ روز بھر منٹ رکھیں۔

۸۔ ایک ہفتے میں پانچ منٹ کی مشق ہر فرد مکمل کر لیتا ہے۔

۹۔ اگلے بعد ایک منٹ روز بڑھایا جائے۔

۱۰۔ دوسرے ہفتے کے آخر میں پندرہ منٹ تک پہنچ جائے۔

۱۱۔ تیسرے ہفتے کے آخر میں بیس منٹ مکمل کر لے

۱۲۔ چوتھے ہفتے کے آخر میں پچیس منٹ تا اٹھائیس منٹ تک یہ عمل جاری رکھا جائے۔

۱۳۔ ایک ماہ تک تیس منٹ مکمل کریں۔

اتنی مشق کریں کہ بیس منٹ تک آئینہ میں دیکھنے سے پلک نہ چھپکئی
پڑے۔ آنکھوں پر زور نہ پڑے اور آنکھوں سے پانی جاری نہ ہو
اب آپ دوسروں کو دیکھیں گے تو اپنی نگاہ کا اثر انہیں پر ڈال سکیں گے

نگاہ میں آنا اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ جس طرف دیکھیں گے۔ آپ کی نگاہ کا اثر
کام کر جائے گا۔ معمول کو تسخیر کرنے میں پختہ کار نگاہ بہت بڑی بنیاد ثابت
ہوتی ہے۔

مسٹر لادس اورٹن کے ابتدائی تجربات: دوسری سامسوں کی

طرح میں بھی مختلف ماہرین کا اپنا اپنا طریق کار ہے۔ اصول طور پر مختلف طریق
کے طریق ہائے کار ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن تفصیلات میں قدرے فرق ہوتا
ہے۔ مسٹر لادس اورٹن اپنے تجربات ابتدائی کا مندرجہ ذیل الفاظ میں
ذکر کرتے ہیں۔

پہلا تجربہ معمول کو کشتی کا احساس دلانا

میں اپنے معمول کو ہدایت کرتوں کہ اپنی پشت میری جانب رکے کھڑا ہو جائے
اگر عورت ہو تو کھڑی ہو جائے۔ اور اپنی آنکھیں بند کرے۔ میں اب معمول کو کشتی
دیتا ہوں کہ وہ محسوس کرے کہ وہ ایک کشتی کے اندر کھڑا ہے کشتی پانی میں
ہے۔ اور دائیں سے بائیں ہتی ہے۔ اب کشتی چل پڑی ہے۔ اور گول چکر لگا رہی
ہے۔ خیال کیجیے کہ کشتی میں آپ موجود ہیں۔ اور کشتی پانی میں چکر لگا رہی
ہے۔ صاحب کشتی گھوم رہی ہے۔ اور آپ اس میں موجود ہیں۔

چند منٹ کے اندر معمول کو کھڑا نہ لگتا ہے۔ اُسے سوجی مرض کی
علامات بھی آتی ہیں۔ اب میں اسے حکم دیتا ہوں کہ اپنی آنکھیں کھول لے

آپ اندازہ کریں کہ جتنی حرکات و سکنات پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہیں

دوسرا تجربہ بازوؤں کی قوت ختم کرنا

میں ایک ہوائی بندوق لیتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ ایک سرے سے ٹکا دیتا ہوں۔ اب میں اپنے معمول کو سنجش دیتا ہوں کہ کیوں محسوس کرے اس کے بازو بھی اس طرح رہی تھے ہوئے ہیں جس طرح بندوق اب دیکھتے ہیں اپنا ہاتھ بندوق کے نیچے رکھتا ہوں۔ مجھے اس کا وزن محسوس ہوتا ہے۔ اگر میں ہاتھ ہٹا لیتا ہوں تو بندوق گر پڑتی ہے۔ اگر میں اپنا ہاتھ ہٹاؤں تو بندوق نہیں رہتی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے بازوؤں کو بھی بندوق کی طرح محسوس کریں۔ ان پر زور نہ دیں۔

کیا آپ نے فیصلہ کر لیا ہے؟

اگر معمول ثابت میں جواب دے تو میں اس کا ایک بازو اٹھاتا۔ عام طور پر معمول ہاتھ اٹھانے میں میری مدد کرتا ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ بازو کا وزن کم ہو گیا ہے۔ لیکن کمال یہ ہونا چاہیے کہ بازو بے جان محسوس ہو اب میں دوسرا قدم اٹھاتا ہوں۔ میں معمول کو سنجش دیتا ہوں کہ وہ میری مرضی کو سمجھے اور بازو اٹھانے اور گرانے کی خود سعی کرے۔ اس طرح معمول از خود بازو اس طرح اٹھاتا اور گرتا ہے کہ اس میں وزن نہیں ہوتا

تیسرا تجربہ معمول کو آگے گرنے کا عمل

معمول کو کھینچ کر آگے گرنے کا عمل۔ اور اس کی آنکھوں

میں آنکھیں گاڑ دیتا ہوں۔ دل میں بار بار کہتا ہوں۔ تمہیں وہی کچھ کرنا چاہیے

جو میں کہتا ہوں

دو تین منٹ آنکھیں پٹانے کے بعد دونوں ہاتھ معمول کی کینٹھوں پر رکھ دیتا ہوں اور ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیتا ہوں۔ اس وقت بائیں ہانگ آگے ہوتی ہے۔ ہاتھوں کو کینٹھوں سے اٹھا کر آنکھوں کے سامنے لیتا ہوں اور پھر رکھ دیتا ہوں۔

اب میں آہستہ آہستہ ہاتھ پھر معمول سے کہتا ہوں۔ دیکھو تم میں آگے گرنے کی خواہش پیدا ہو چکی ہے۔ تم آگے گرنے ہو۔ تم آگے گرنے چاہتے ہو۔ تم گر دو گے تم اس سے باز نہیں رہنا چاہو۔ تو باز رہ کر گے۔ اب گرے۔ اب گرے

مشورہ یہاں تک ختم ہو جائے گا۔ معمول میں گرنے کی خواہش ہوگی۔ وہ آگے گرنے لگے گا۔ لیکن میں بھی چوکنا ہوتا ہوں۔ میں اس وقت سے مشق ہی اپنی بائیں ہانگ چپے ہٹا لیتا ہوں اور جو معمول گرنے لگے میں سے ہاتھوں میں تمام لیتا ہوں

چوتھا تجربہ معمول کو پیچھے گرنے کا عمل

میں معمول کو ہٹ کر ہاتھوں کا اپنی پشت میری جانب کرے اور آنکھیں بند کر کے کھڑا ہو جائے۔ پھر میں کہتا ہوں۔ چند منٹ میں تمہیں ایک نئی حیات و دلگاہی دل میں خیال لانا کہ میں کھینچتا ہوں۔ سب کا یہ تم کھینچ کر لانا کہ مجھے خوش کرنے کے لیے پیچھے گر دو۔ اپنے ذہن میں خیالات کو نہ ٹکڑ کر دو۔ صرف تمہارے خیالات اور مشوروں کی مخالفت نہ کر دو۔ جب تم گرنے لگو گے تو میں جہیں

تمام لوں کا اور تمہیں کوئی چوٹ نہیں آئے گی۔ اب تم اپنا سر اونچا اٹھاؤ۔ تمہاری آنکھیں بند ہو چکی ہیں۔

میں اپنی بائیں ٹانگ کو اگے بڑھا دیتا ہوں۔ اور دائیں ٹانگ کو معمول کے پیچھے رکھتا ہوں۔ اب میں ہاتھوں کی انگلیوں کو معمول کی پٹھوں پر رکھتا ہوں اور معمول سے کہتا ہوں

خیال کرو۔ تم مجھے کی جانب گر رہے ہو۔

میرے ہاتھ ابھی گتھوں پر ہوتے ہیں کہ میں کہتا ہوں
فرا ذہن میں لاؤ۔ تم پیچھے گر رہے ہو۔

اب میں ہاتھ مجھے لاتا ہوں۔ تم مجھے گر رہے ہو۔ تم گر رہے ہو۔
ہاتھ اٹھاتے ہی معمول روکھڑا ہوتا ہے۔ وہ کچھ مجھے گتھا ہے
کڑے تمام لیا جاتا ہے۔ اگر تمام مازجائے تو گر پڑتا ہے۔ گرنے پر چوٹ
لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لیے میں اسے گرنے نہیں دیتا۔

اگر معمول نگرے تو کبھی معمول نے گرنے کے خطرے کو اپنے دل میں
بٹھالیا اور اس طرح آپ کے مشورہ دل کے خلاف دیوار قائم کر لی تھی۔ ایسے
معمول پر دوبارہ تجربہ کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ دل سے گرنے کا خطرہ
دور کر دے۔

پانچواں تجربہ ہاتھوں کو باندھنا

میں معمول کو ہدایت کرتا ہوں کہ سامنے اگر کھڑا ہو جائے۔ میں اس کی آنکھوں

میں آنکھیں ڈال دیتا ہوں۔ اور جینٹل اس کی آنکھوں میں آنکھیں کاٹے
رکھتا ہوں۔ اس کے بعد اسے مشورہ دیتا ہوں کہ اپنا ہاتھ اگے بڑھائے
اس کا بازو سپرہا ہو۔ اس میں غم نہ ہو۔ میں اپنا بازو اگے بڑھاتا ہوں
اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے کر کہتا ہوں۔

دیکھو میرے ہاتھوں میں یہ حالت ہے کہ گریا گونڈا لگ گیا ہے۔ تم اگر چاہو
سہی تو اپنا ہاتھ چھڑا نہیں سکتے۔ یہ بہت بڑی طرح جکڑ گیا ہے۔

اب میں کہتا ہوں دیکھو اپنے ہاتھ کو علیحدہ کر دیکھو۔ تم ناکام رہو گے معمول
ناکام رہتا ہے۔ تجربہ غم کرنے سے بہتر میں کہتا ہوں دیکھو۔ تم ہاتھ علیحدہ کر
سکو گے۔ لیکن جب تک میں تین تک گنتی مکمل کروں گا۔

ایک - دو تین -

ہاتھ الگ ہو جائے

تجربہ کی ایک اور صورت یہ بھی ہے۔

میں اپنے دونوں ہاتھ لادیتا ہوں معمول بھی الپ ہکا کرتا ہے۔ میں کہتا
ہوں کہ دیکھو میرے اور تمہارے ہاتھ اس طرح چسپاں ہو گئے ہیں گویا
گونڈا لگ گیا ہو۔ میں انہیں علیحدہ نہیں کر سکتا لہٰذا تم کہتے ہو۔ معمول انہیں
الگ کرنے میں ناکام رہتا ہے۔

اب میں مشورہ دیتا ہوں کہ یہ تین گتھے کے بعد ممکن ہو سکے گا۔ میں

گتھا ہوں۔ ایک - دو - تین - میرے ہاتھ علیحدہ ہو جائے ہیں اور معمول کبھی بھی

چھٹا تجربہ غلط احساس پیدا کرنا

غلط تعداد میں معمول انگلیوں میں آنکھیں گاڑ دیتا ہوں اور اُسے کرسی پر بیٹھا دیتا ہوں۔ پھر مدایت کرتا ہوں کہ اپنی آنکھیں بند کرے اور ایک ہاتھ کی ہتھیلی اُگے بڑھادے۔ میں اپنی دو انگلیوں کو کلک سے اس ہتھیلی پر رکھ دیتا ہوں۔ اب ان انگلیوں کے درمیان کوئی گولی چیز مثلاً شیخے کا بیٹا پیرتا ہوں اور حال سے پوچھتا ہوں۔ بٹے کتنے ہیں۔

دو معمول جواب دیتا ہے۔

آنکھیں کھول داب گنوں

بیٹا ایک ہی ہے معمول جواب دیتا ہے۔

ساتواں تجربہ گرمی کا احساس

اب میں معمول کو حکم دیتا ہوں کہ اپنا ہاتھ میرے بائیں ہاتھ پر رکھ دے جب تک مکمل ہو جاتا ہے تو میں معمول کو بتاتا ہوں کہ دیکھو میری انگلی کتنی گرم ہونے والی ہے۔ اب میں دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بند کر دیتا ہوں۔ صرف ایک انگلی باقی رہتی ہے۔ میں ٹٹھی اور انگلی کو اسی حالت میں معمول کی آنکھوں کے سامنے لے جاتا ہوں۔ اور معمول انگلی پر آنکھیں گاڑے رکھتا ہے۔ دیکھو میری انگلی کی طرف۔

یہ گرم ہو رہی ہے۔

یہ گرم ہوا چاہتی ہے

یہ گرم ہو چکی ہے

میں ٹٹھی اور انگلی نیچے لانا ہوں اور معمول کی ہتھیلی چھڑتا ہوں۔ معمول ریدک کر ہاتھ پیچھے پیچھ لیتا ہوں گویا گرم دیکھتے ہوئے ٹوٹے سے جل گیا ہو۔

آٹھواں تجربہ درد و درد کرنے کا احساس

میں اب اُسے شورو دیتا ہوں کہ انگلی گرم ہونا محض عارضی کیفیت تھی۔ اب انگلی میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہو رہی کہ جو نہ صرف درد کا احساس شاد دیتی ہے۔ بلکہ درد کا درمان بن جائے گی۔

دیکھو۔ تمہاری انگلی گرم نہیں رہی

دو ہتھیلی سے درد و درد کر دیتی

اسے ہتھیلی کی جلی ہوئی جگہ پر لگاؤ

درد و درد ہو رہا ہے

درد کی بجائے خوشگوار کیفیت معلوم ہوتی ہے۔

اس طرح معمول کا درد جاتا رہے گا۔ اور وہ لذت ہی محسوس کرے گا۔

انگل ٹھنڈی کرنا

اب میں مشورہ دیتا ہوں کہ انگل ٹھنڈی ہو رہی ہے
انگل باقی جسم کے مقابلے میں بہت ٹھنڈی ہے۔
تم اس سے متبیل چھو دو
معمول محسوس کرتا ہے کہ انگل ٹھنڈی ہو گئی ہے۔

نوال تجربہ نبض میں تیزی پیدا کرنا

میں معمول سے کہتا ہوں کہ اپنی نبض محسوس کرے۔ سپر میں مشورہ
دیتا ہوں

ایک نبض کی رفتار تیز ہو رہی ہے

وہ ۴۰ فی منٹ سے بڑھ رہی ہے۔

وہ کافی بڑھ چکی ہے

ذرا گن دیجیے

معمول نبض گشتا ہے۔ نبض کی رفتار بڑھ چکی ہے۔ معمول گھبراتا
ہے۔ لیکن میں اسے تسلی دیتا ہوں

نبض میں کمی کرنا

اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ دیتا ہوں۔ معمول میری طرف متوجہ ہے
میں مشورہ دیتا ہوں دیکھو

تیس روز قاری عارضی تھی

تم اچھے بھلے ہو۔ صحت مند ہو

تمہاری نبض ۷۲ فی منٹ ہوئی چاہیے

تمہاری نبض اصل رفتار پر آ رہی ہے

اب وہ آچکی ہے نبض اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے

مشراوس اور میں ان کو ابتدائی تجربات کہتا ہے اور معمول کو عمل

تجویز کے لیے تیار کرتا ہے۔ بلکہ معمول چپسل تنویم طاری ہو جاتا ہے

یہ تجربات ابتدائی ہیں۔ لیکن بڑے بڑے معمول کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔

تو دوسرے ماہرین بھی اسی طرح کے عمل کرتے ہیں۔ جن میں ابتدائی

مندرجہ ذیل ہیں۔

اعصاب کو معمول بنانا کا عمل

ایک فرد یا زیادہ افراد خواہ وہ نوجوان مردوں یا عورتیں اُن پر

عمل کیا جاتا ہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ انہیں آرام کرسیوں پر بٹھا دیں۔ اُن کی پشت کرسی سے لگی ہو اور

ٹانگیں زمین پر رکھی ہوں۔

۲۔ وہ عامل کی طرف متوجہ ہو جائیں

۳۔ اب اُن کے سامنے تجربہ کی غرض و غایت بیان کریں اور کہیں تنویدی

دیر میں وہ ایک نئی بات اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

- ۴ ان کو مشورہ دیں کہ اپنے ہاتھ زانوؤں پر رکھیں۔
 ۵ انہیں مشورہ دیں کہ اپنے ہاتھ سیدھے اور ٹٹے باری باری اٹھائیں
 اس طرح گرائیں جس طرح کوئی بے جان چیز گرتی ہے۔
 ۶ ان کی آنکھوں میں آنکھیں لگاڑے رکھیں اور ہر جموں چھ مرتبہ عمل
 کرے۔

اب آپ ہر جموں کے پاس جائیں۔ ہاتھ بے جان چیز کی طرح نیچے
 گر پڑے گا۔
 اب عامل انہیں کہے کہ دیکھیں میں نے ہاتھوں کو بے جان کر دیا ہے
 اب حرف تمہارے ہاتھوں پر ہی نہیں۔

تمہارے دماغ پر اثر کیا جائے گا۔
 تمہارا دماغ تمہیں تن آسان اور آرام طلب بنادے گا۔
 تمہارے ہاتھ کئی موٹی شاخ کی طرح گرتے ہیں۔
 اب تم دماغی طور پر سحر ہو چکے ہو۔
 تم محو اعلیٰ جموں ہو گیا ہے۔

اچھا بھلا انسان جموں بن گیا
 سطر لائن اور ان کے تجربات اگر اس کیفیت کے بعد کیے جائیں تو
 بہتر ہیں۔ جموں کا دماغ جموں ہو چکا ہے۔ اور عامل کے ہر حکم پر چلتا ہے۔

آنکھیں بند کرنے کا عمل

معمول کی آنکھیں بند کرنے کا عمل بھی ابتدائی عمل کی صف میں آتا
 ہے۔ اگر مندرجہ بالا جموں معمول مل جائے تو بہت آسانی رہتی ہے۔ اس
 ضمن میں مندرجہ ذیل طریق کار اختیار کریں۔

- ۱۔ جموں کو کہیں کہ عامل کی آنکھوں میں آنکھیں لگاڑے
- ۲۔ نصف منٹ یہ صورت قائم رہے۔ اس دوران میں عامل آنکھیں نہ
 جھپکے۔
- ۳۔ اب عامل اپنے ہاتھوں سے جموں کی آنکھیں بند کر دے اور کہے

۴۔ ۱۔ اپنی توجہ میری طرف مبذول کر دو۔

ب۔ کوئی خیال دل میں نہ لاؤ۔

ج۔ میرے ہاتھ تمہاری آنکھوں پر ہیں

د میں انہیں بٹا دیتا ہوں

م میں انہیں بٹا رہا ہوں

س اب تم آنکھیں نہ کھول سکو گے۔

ص تمہاری آنکھیں اس طرح بند ہو چکی ہیں کہ یہ کھل نہ سکیں گے۔

معمول آنکھیں نہیں کھول سکتا۔

پھر عامل معمول کو یقین دلائے کہ ہر مرحلہ عارضی تھا۔ یہ آنکھیں کھل

جائیں گی۔ جلد بہت جلد صرف تین تک شمار ہو گا۔

ایک
دو
تین

اب انکھیں کھولے
کھول بھی دیجئے

معمول انکھیں کھول دیتا ہے۔
مندرجہ بالا تجربات ابتدائی ہیں

ریڈیو تکنیک

سٹی ایٹم ٹیکنیک دوسرے امتحانات کے لیے نہایت اعلیٰ کتاب
جس میں ہضم کے ریڈیو کی مرمت ان کے مرکٹ اور ان کے بنیادی اصولوں
کی پوری واقفیت کرائی گئی ہے۔ ساتھ ساتھ ہر ایک پرزے کی تصاویر
دے کر ہر ایک سفاین کو آسان طریقہ پر سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے
قیمت چھ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

جہانگیر کتب ڈپو۔ نوکھیا بازار لاہور

سوال باب¹⁰

عمل پیناٹرم کا آغاز کرنا اور خاتمہ کرنا

ہم نے اس کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے کہ اس فن کو بطور سائنس ڈاکٹر
برٹ نے پیش کیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تہی سکول نے اس
میں کچھ تبدیلیاں کیں۔ موجودہ فن ان دونوں کا مرکب ہے۔ گو اس باب
کے آخر ماہرین کے طریق ہائے کار ذکر بھی کیا جائے گا۔ جو صاحب فن
طریق کو آزمانا چاہیں آزمائیں۔ لیکن یہاں یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ اس
وقت مغربی ممالک میں فن بطور ایک مرکب کے رائج ہے۔

ہم اس کتاب میں ایک جگہ معمول کی خوبیاں بیان کر
پیناٹرم کا آغاز کرنا چکے ہیں۔ ساری خوبیاں معمول میں نہیں ملتی
تاہم آپ ہوں کو پرکھ لیجئے۔ کامیابی کا دار و مدار معمول میں بہت سی خوبیاں
ہوتے پر منحصر ہے۔
مندرجہ ذیل خطوط پر کام کریں۔

۱۔ معمول کو الگ کمرے میں بٹھائیں۔ ایک ایب کمرہ جو قدرے تاریک
ساہو اور روشنی صرف ایک سمت سے آرہی ہو۔ معمول کو کسی کرسی
پر بٹھادیں۔ آرام کرسی بہتر ہے۔ جس کے ساتھ وہ اپنی پشت لگا کر

بیٹھ جائے۔

۲. انہی آنکھوں کے سامنے کوئی چیز دیکھیں۔ ذرا آنکھوں سے ادنیٰ ہو۔ اب معمول کو کہیں کہ اسکو گھورتے اور گھورتا رہتے۔
۳. معمول کی تپسیاں پیسے سے کرتی ہیں۔ لیکن آنکھوں کے عضلات تھک جاتے ہیں تو پھینکا شروع کر دیتی ہیں۔ اب نظر صاف نہیں رہتی بلکہ قدرے دھندلا سی جاتی ہے۔
۴. معمول جس توجہ سے اُس چیز کو گھورے گا۔ اتنی ہی کامیابی ہوگی۔
۵. معمول کو مشورہ دینا ایک فن ہے۔ اس میں کسی بھی اپنی ہی مضر ہوگی جتنی زیادتی صرف متوازن مشورہ کا اگر ہوتا ہے۔
۶. جب معمول اُس چیز کو گھورتے گھورتے تھکاوٹ محسوس کرے گا۔ تو وہ پیچھے ہٹ کر کسی کی پشت سے لگنے کی کوشش کرے گا۔ اس مقام پر مشورہ کی ضرورت ہوگی۔
۷. جو عامل وقت سے پیشتر یا مشورے اور محسن کا آغاز کرتے ہیں۔ عمل میں غلطی کر جاتے ہیں۔ اور اکثر ناکام رہتے ہیں۔
۸. مشورے کا اندازہ یہ ہونا چاہیے۔
۹. ماضی میں کیا پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے
- ب۔ جو کچھ نہیں ہوا
- ج۔ مستقبل میں دھماکے کی مرضی کے مطابق کیا ہوگا۔
- عامل کہے گا۔ درجہ واریوں کہتا جائے گا۔

د۔ تہداری آنکھیں جو جھل ہو رہی ہیں۔
ب۔ تہداری آنکھیں جو جھل ہو چکی ہیں۔
ج۔ تہداری آنکھیں تھک چکی ہیں۔
د۔ تم کو نما چاہتے ہو۔

ع۔ تہداریے بازو بجاری محسوس ہوتے ہیں۔
س۔ تہداری ٹانگیں تھکاوٹ سے جو جھل ہو چکی ہیں۔
ص۔ بھی تم تو اپنی آنکھیں کھلی نہیں رکھتے۔
ط۔ تہداری آنکھیں نیند سے بند ہو رہی ہیں۔ آسان زور لگا کر آنکھیں کھول رکھنا مشکل ہے۔

ظ۔ تم اپنی پشت کر کے کسی کے سہارے لگائے بیٹھے ہو۔ گویا سونے کی تیاری کر رہے ہو۔
ع۔ اب تم دیکھ بھی نہیں سکتے۔ صرف میری آواز سن سکتے ہو۔
ح۔ تمہیں نیند آ رہی ہے۔
ف۔ تم سونے والے ہو۔
ک۔ تم سو رہے ہو۔

اب معمول کی آنکھیں بند ہو چکی ہوگی۔ کچھ لوگوں کی آنکھیں بند ہونے سے پیشتر ذرا کھینچتی ہیں۔
معمول کی سانسوں شروع میں قدرے تیز ہوتی ہے۔ لیکن اخیر میں اپنی حالت پر آ جاتی ہے۔ اور وہ سکھ کا سانس لیتا ہے

جہاں آپ معمول کی آنکھوں کی طرف دیکھ رہے ہو۔ کچھ تو یہ معمول کے سانس لینے کے عمل پر بھی دیکھیے۔ سانس میں تیزی اس بات کی نظر ہے کہ آیا معمول ہراساں ہے۔ وہ جسمانی اور روحانی طور پر اذیت میں ہے۔ یہاں جھٹن اور شورہ میں تبدیلی کریں۔

- ۱۔ آپ پرسکون ہو جائیں گے
- ۲۔ آپ کی طبع میں خوش گوار تبدیلی آئے گی۔
- ۳۔ آپ پرسکون ہو رہے ہیں۔

ماہرین متفہمیت کا طریقہ۔

ماہرین متفہمیت صرف شہزادوں پر عمل نہ کرتے تھے۔ بلکہ ہاتھوں کو بھی استعمال کرتے تھے۔ اب بھی بعض عامل یہ طریقہ استعمال کرتے ہیں۔

- ۱۔ معمول کو کرسی پر بٹھائیں اور خود اس کے سامنے کھڑے ہو جائیں
- ۲۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو مستحاصل کی طرف موڑیں
- ۳۔ معمول کے سامنے مڑے ہوئے ہاتھوں سے گھٹنوں کی طرف لے جائیں اس طرح کہ آپ کے ہاتھ معمول کو زچھوئیں اور گھٹنوں تک جا کر انگلیاں سیدھی ہو جائیں اور پٹیلیاں الگ ہو جائیں
- ۴۔ اس دوران میں وہی شورے دین میں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔
- ۵۔ آہستہ آہستہ معمول و جدا اور ترمیم کی دنیا میں پھنچ جائے گا۔

اگر آپ نے معمول کو جدا اور ترمیم سے واپس اصل حالت میں لانا ہو تو ہاتھوں کا

دخ اشاکرویں اور گھٹنوں سے سر کی طرف لائیں اور کھول دیں۔ اسی طرح بار بار جھائے دیں اور مندرجہ ذیل شورہ دیتے جائیں۔

آپ نیند کی دنیا میں پھنچ گئے تھے۔

آپ اب تبدیلی محسوس کر رہے ہیں۔

آپ بیدار ہو رہے ہیں۔

آپ کی آنکھیں کھل رہی ہیں

آپ کی آنکھیں کھلنے والی ہیں۔

آپ آنکھیں کھول دیئے

اس کے ساتھ ہی معمول کی آنکھیں پلے۔ سر پر تھوڑا سا ہاتھ پھیرے معمول بیدار ہو جائے گا۔ اب کیے۔

آپ بیدار ہو چکے ہیں۔

ادھر دیکھیے کھڑکی کی طرف

باہر روشنی ہے۔ ہوا چل رہی ہے۔ شورہ ہو رہا ہے۔

مشر لاوس اور اوشن بتاتے ہیں کہ وہ اپنے چند سالوں کے بچوں کو اسی عمل سے سلائے اور بیدار کرنے پر تیار ہو گئے تھے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ کہ جوان مردوں اور عورتوں میں اقل الذکر عمل سے دماغ میں خون کی کمی ہوتی گئی ہے۔ اور آخر الذکر عمل سے خون کی زیادتی

اہل مقناطیت کا دوسرا طریقہ

اس طریق کو انگریزی میں میگنٹک سلیپ یا مقناطیس بندھتے ہیں۔
۱ عامل معمول کو ایک آرام کرسی پر بٹھا دے۔ بہتر یہ ہے کہ کرسی کی پشت
تھکوار ہو۔

۲ عامل اس کے سامنے دوسری کرسی دتیر فری کرسی پر بیٹھ جائے
۳ اب عامل معمول کے ہاتھوں کو اس طرح پکڑے کہ معمول کے انگوٹھے
عامل کی انگلیوں کے اوپر ہوں۔

۴ عامل اپنی آنکھیں معمول کی آنکھوں میں گاڑ دے اور اس طرح مشورے
دے

میں نے تمہارے ہاتھوں کو اس لیے اپنے ہاتھوں میں لیا ہے کہ میری
مقناطیسی قوت تمہارے ہاتھوں میں سلاکت کر جائے۔ مقناطیسی قوت تم نے
کبھی لوہے کے مقناطیس میں محسوس کی ہوگی۔ وہی قوت میرے ہاتھوں
میں ہے۔ جو تمہارے جسم میں داخل ہوگی۔ ہمیں ایک دلکش ساسرود
حاصل ہوگا۔ معمولی سی سنسنی محسوس ہوگی۔

۵ یہ ایک سرورخش قوت ہے۔ جس سے تمہارے جسم میں اعضاء میں
اور بازوؤں میں ڈھیلا پن پیدا ہوگا۔ تم کرسی کی پشت کے ساتھ لگ جادگے
آرام محسوس کر دو گے۔

اب میری طرف دیکھو یہ قوت تمہارے ہاتھوں میں منتقل ہو رہی ہے تمہیں

سرور حاصل ہو رہا ہے۔

اب معمول پر کچھ تبدیلی نافذ ہو رہی ہے۔ معمول کے جسم میں ڈھیلا پن
شروع ہو جاتا ہے۔ عامل اس سے ناگوار اٹھائے۔ اس کی انگلیوں کو
اپنے انگوٹھوں سے دبا کے اور یوں مشورے دے

یہ قوت مقناطیس ہے۔ سرور بخش اور آرام دینے والی
تم پر یہ قوت چھا رہی ہے۔ تم اپنی پریشانیوں جھول کر آرام کی دنیا
میں داخل ہو رہے ہو۔

معمول کی آنکھیں جو جھول رہی ہیں۔ وہ سونا جانتا ہے۔ اس کا
سر کرسی کی پشت اور نیچے لگ جاتا ہے۔ اس کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔
معمول اب کھڑا ہو جائے۔ اور اگر نیند میں کچھ فرق ہے۔ تو جھارے دے
جن کا ذکر اس سے پیشتر کیا گیا ہے۔

اصل میں دونوں طریقوں میں زیادہ فرق نہیں ہے۔ بڑا فرق یہ ہے کہ
اہل پنپاٹرم صرف پھرے بغیر عسل کی کیمیل کے قائل ہیں اور اہل مقناطیس ایک
قوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو عامل کے جسم سے معمول کے جسم میں منتقل ہوتی ہے۔
معمول کو عسل و جدید انفریم نے باہر لانے کا طریقہ دی ہے۔

مسس مریم کا طریق کار: ہم نے اس کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے
کہ پنپاٹرم اور مس مریم ایک ہی روح کے دو قالب ہیں۔ اب چونکہ نظریات
سے قدم اگے بڑھا کر ہم عسل پنپاٹرم کی طرف پہنچ چکے ہیں۔ مس مریم

کا فرق واضح کر دیتے ہیں۔

مس مریزم مشوروں پر یقین نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ عامل کی قوت ارادی اسکی آنکھوں میں قوت تسخیر اور معمول میں ان قوتوں کی کمی پرستی ہے۔ وہی عمل جو ہنر مند نے مشوروں اور مقناطیس ماہرین نے آنکھوں کے لمس اور دبانے سے کیا۔ اہل مس مریزم کا عامل اس طرح کرے گا۔

وہ معمول کو ایک کرسی پر بٹھا دے گا۔ کمرہ جس میں یہ عمل کیا جائے گا ذرا تاریک اور شور و غل سے دور ہوگا۔ اب عامل اپنی آنکھیں معمول کی آنکھوں میں گاڑ دے گا۔ نگاہوں سے نگاہیں لڑیں گی۔ اور یہ عمل جاری رہے گا۔ اس دوران میں معمول کو صرف یہ ہدایت دی جائے گی کہ وہ اپنی آنکھیں عامل کی آنکھوں میں ڈالے رکھے اور دھڑکنے پر توجہ نہ پھیرے اور کوشش کرے کہ آنکھ نہ جھپکے۔

کمزور طباع کے معمول صرف چند منٹ میں عارضی نیند کی دنیا میں چلے جاتے ہیں۔ عام معمول پر نصف گھنٹہ مخرج ہوتا ہے۔ سخت قسم کے معمول یا وہ مریض جو کسی جسمانی یا روحانی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ دو گھنٹے لیتے ہیں ورنہ کی دنیا سے باہر لانے کا طریقہ یہ ہے کہ عامل معمول کے کانوں کے پاس زور سے تالی بجائے اور کہے تم میلر ہو چکے ہو۔ میں تین تک گنتا ہوں۔ تم آنکھیں کھول دو۔

ایک

دو تین

ہنر مند مقناطیس اور مس مریزم کا معمول فرق

ہر چند کہ ہم اس کتاب میں صرف عمل طریقوں کا تذکرہ کر رہے ہیں تاہم تینوں سکول بخود دعوے کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ناظرین کے لیے باعث دل چسپی ہوگا۔

ماہرین مقناطیس کا قول: یہ قول ہر کس میں نہیں ہوتا۔ کچھ اس قوت کو بے کس پیدا ہوتے ہیں۔ بہت کم عامل اس قوت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے بڑے ریاض کی ضرورت ہے۔ اس قسم کی قوت کا مالک ایک عظیم الہان ہوتا ہے۔ سب سے سنی پیدا کر سکتا ہے۔ یہ باتیں ماہر ہنر مند کے لبس کا رنگ نہیں ہیں۔

ماہرین مس مریزم کا دعوے: ہماری نظر میں قوت ہوتی ہے۔ ہم اپنی نگاہ کی قوت اور ارادی سے معمول کے حواس پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ ہم زیادہ الفاظ اور مشوروں کا سہارا نہیں لیتے۔ ہنر مند تو ایک بے کار سی سخت کوشش ہے۔ اور اپنے غیر کو دوسروں پر سلا دے پھیلانے سے ٹھونسنے والا کوشش ہے۔ مس مریزم میں قوت کم مخرج ہوتی ہے ہنر مند میں ایک بڑی غمی یہ ہے کہ معمول اگر نشانہ ہونے والی شخصیت ہے۔ زیرک ہے۔ فزائبر دار ہے۔ اور توجہ دیتا ہے۔ لیکن عامل سمجھتا ہے

اس کا کوشش اور شور سے بے ربط ہیں۔ معمول کی طبع ناگوار ہوگی۔ اسکی شخصیت داغ دار ہونے کا اثر ہے۔

ماہرین ہنپاشرم کا قول: ہنپاشرم غیر طبعی طبع سے انگ ایک ایسی عوامی سانس ہے۔ جس کے لیے ارفع و اعلیٰ ان لوگوں کا جو کج ضرورت نہیں کر صرف وہی عمل کر سکیں۔ ہنپاشرم کم وقت تپتا ہے۔

عملی طریقہ: یہ تو دعوؤں کی داستان ہے۔ کہ ایک عامل کو بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اس میں سب سے بڑا عنصر معمول ہے۔ دوسرے ماحول۔ اس کا طریق کار اس لیے یقین نہیں رہ سکتا۔ ایک کامیاب عامل کے سامنے اپنا مقصد ہونا چاہیے۔ طریق کار میں معمولی تبدیلی معمول اور معمول کے مطابق کرنی چاہیے اور کسی ایک طرز کا لیکر کافقہ نہیں بننا چاہیے۔ بعض باتیں ہنپاشرم میں بہترین شکل اس میں عامل کو بڑی درجہ تک لگھیں گا ڈر کر تم کا یا نہیں جانتا بلکہ۔

میاں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ جب آپ معمول کو باہر کی کھلی ہوا سے کرے میں لائیں تو اسے کہیں کو زیادہ سانس دے اپنی چھاتی کو جس حد تک ہو سکے۔ سکڑے۔ ہندوستان کے لوگ کئی طریقوں سے سانس روکنے کا عمل کرتے ہیں۔ اور یہ عمل نیند میں عمدہ ہوتا ہے۔

بعض عامل ان انقلاب سے بڑھ کر معمول کو پوٹاشیم بروائیڈ پلانے

بلکہ کورونام سنگھانے کا سہارا دیتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ یہ مس مریزم یا ہنپاشرم کی کونسی قسم ہے۔ اور اس سانس کی کونسی قدرت ہے۔ ہم تجویز کہیں گے کہ عامل اپنی صلاحیتوں میں ناکام ہو کر ایسی ادویات کا سہارا لیتا ہے۔ اس طریق کار کا سہارا لینے کی بجائے وہ اس فن کو زبردیہ روزگار کر سکتا ہے۔

کلورونام سنگھانے میں بہت سی غامضیاں ہیں۔ صرف ماہرین ڈاکٹری یہ کام کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر محمد علی غلام اور کا طریق کار: یہ طریق کار سب سے طریقوں سے مختلف ہے ڈاکٹر غلام معمول کو سانسے کر ہی پر مٹاتے تھے اور خود بالمتعال کر ہی پر مٹھ جاتے اب وہ معمول کو کہتے کہ باری باری انکھیں کھولے اور بند کرے۔ وہ ان کی گنتی دل میں کرتے جاتے۔ کچھ دیر بعد معمول کی انکھیں بند ہونے لگیں اور وہ کیسے شور سے دیتا۔

تمہاری انکھیں تمک پکی ہیں۔ تم اب سو جاؤ گے۔ تم سونے والے ہو۔ تم سو رہے ہو۔

نیند کو جدید یا توہیم میں تبدیل کرنے کا طریقہ

اس کتاب میں ہم نے عمل ہنپاشرم کے بعد حالت کو استغراق و جد یا توہیم کے طور پر لکھا ہے۔ اس ضمن میں باقی کتب یا ماہرین کی جو بھی رائے ہو مشر

لارنس ادیس کی اپنی رائے ہے۔ اور وہ اصلی نیند کو وجد یا تنویم میں منتقل کر دیتے تھے۔ عامل کی رہنمائی کے لیے طریق کار مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ سوتے ہوئے معمول کے پاس کرسی پر بیٹھ جائے۔

۲۔ اُس کے سر اور پیشانی پر آہستہ سے ہاتھ پھیریں۔

۳۔ کئی دفعہ معمول سی سخت لٹکائی جائے۔

۴۔ اب کھڑے ہو کر کی آواز میں پر شورے دیں۔

۵۔ تم کتنی سرور بخش نیند میں سو رہے ہو۔

۶۔ اب تم اب بیدار ہو جاؤ گے۔

۷۔ تم بیدار ہونے لگے ہو۔

۸۔ تم بیدار ہونا چاہتے ہو۔

اس وقت معمول نیند سے عالم تنویم یا وجد میں پہنچ جائے گا۔ اور عامل کے سوالات کے جوابات دے گا۔ عجل کے بعد اُسے عالم بیداری میں لانا ہوگا۔

ڈاکٹر منسٹ کا طریق کار

ڈاکٹر منسٹ نے ۱۸۹۲ء میں ان خطوط پر کام شروع کیا۔ وہ شاید اس قدر ترقی یافتہ نہ تھے۔ اس لیے وہ معمول کو مکمل نیند کے عالم میں نہ لیتے تھے۔ بلکہ اُس وقت لیتے تھے جب معمول نیند سے بیدار ہونے کو کر دینے لے رہا ہو۔ اس وقت وہ شورے اور جھن دینے لگتے۔ معمول حالت تنویم میں جاتا

جس کے بعد اُس سے وہی کام لیا جاتا جو معمول سے

گیارہواں باب

ہینا شرم ادیس مریم کے غریب عمل

ہیں سے پشتر دو ابواب میں کچھ عمل تحریر کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن ان کا دائرہ وسیع تر ہے۔ ہم ناظرین کو ان سے روشناس کراتے ہیں تاکہ نئے عامل سائنسی بنیادوں پر ان سے استفادہ کریں۔

بغیر چھوٹے ہاتھ باندھنا

ہم اس سے پشتر ایک عمل بتا چکے ہیں کہ سطح عامل اپنا ہاتھ معمول کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔ اور وہ عالم تنویم میں اُسے چھڑائیں سکتا عمل مندرجہ طریقہ پر کیا جاتا ہے۔

۱۔ معمول کو ایک کرسی پر بٹھایا جائے۔

۲۔ عامل اُس کے ہاتھ پر ایک کرسی پر اس طرح بیٹھے کہ اُس کے گٹھے معمول کے گٹھوں سے مل جائیں۔

۳۔ عامل کا سر جبکہ معمول کے سر کے پاس آجائے۔

- ۱ معمول کو اپنے سامنے کھڑا کرے
- ۲ اپنی آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑ دے اور یوں اپنی شخصیت اس پر طاری کر دے
- ۳ جب معمول پر ذرا اثر نہ لائے ہو تو یوں مشورے دے
اب تم سمجھ کر چکے ہو..... تم ہر ایک عارضی حالت طاری ہونے والی ہے۔ تم یوں بھول جاؤ گے..... تم قوت گویائی سے عارضی طور پر محروم ہو جاؤ گے..... تم بھول نہ سکو گے..... تم بولنا بھول چکے ہو۔
- اب معمول کو اس عمل تدریس سے نکالیں..... اپنے ہاتھ اسکی کہنیوں سے شپائیں۔ اور کہیں کہیں تین تک گنوں گا۔ اور تم میں قوت گویائی عود کر آئے گی۔ تم بولنے لگو گے.....
- ہوشیار..... ہوشیار..... میں گنتا ہوں۔

ایک
دو
تین

معمول کو بخار چڑھانا

طاری طور پر یہ مشکل کام محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ بخار طبع کے اصول کے مطابق بیشتر جراثیم سے پیدا شدہ زہروں یا گندے مادوں کے اثر سے

- پیدا ہوتا ہے۔ لیکن پنہاڑم کے اثر سے عارضی طور پر ایسا ممکن ہے۔
- عامل مندرجہ ذیل طور پر عمل کرے
- ۱ معمول کو آرام کر رہی رہنے والے اور بالمتقابل خود بیٹھے۔
 - ۲ معمول کی نظروں میں نظریں گاڑ دے..... اتنے کہ معمول تباہ شدہ ہو۔
 - ۳ اب ایک ہاتھ اسکی نبض پر رکھ دے..... کچھ دیر بعد یوں شروع دے..... آف..... تباہی نبض تیزی سے چل رہی ہے..... تیز نبض بخار کی علامت ہے..... تباہی جسم گرم ہو رہا ہے..... یہ تو بخار آ رہا ہے..... تباہی ہاتھوں میں گرمی بڑھ رہی ہے۔ تباہی جسم تپ رہا ہے۔
 - اس وقت معمول اپنے ہاتھ کو جسم کے برتنہ حصوں پر لگائے گا۔ اور محسوس کرے گا کہ اس کا جسم تپ رہا ہے۔ اسے بخار کی کیفیت معلوم ہوگی.....
 - عامل محسوس کرے گا کہ نبض کی رفتار بڑھ گئی ہے۔ اب وہ اسے گھڑی رکھ کر گن سکتا ہے۔
 - معمول کو زیادہ دیر اس حالت میں رکھنا فطری ہے۔ لہذا اسے جلد یوں تفریق سے نکالیں۔
 - اپنا ہاتھ نبض سے آہستہ آہستہ شپائیں اور شروع دیں۔
 - ہوشیار۔ تباہی نبض اصلی حالت پر آ رہی ہے۔ بخار کم ہو رہا ہے۔
 - تباہی جسم اب تپ نہیں رہا۔

معمول میں سردی احساس دلانا

عامل اس طرح عمل کرے

- ۱۔ معمول کو آرام پر بٹھائے
- ۲۔ خود اسکے سامنے بیٹھ جائے۔ اور کوئی گرم چادر یاں رکھے
- ۳۔ معمول کی نظروں میں نظروں ڈال دے مگر معمول متاثر نہ نظر آئے
- ۴۔ اب معمول کے جسم پر ہاتھ رکھے اور یوں مشورہ دے
- آف۔ تمہارا ہاتھ ٹھنڈا ہے..... تمہارا باقی جسم بھی ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ تم سردی محسوس کر رہے ہو۔ تمہیں گرم چادر کی ضرورت ہے۔

اس وقت معمول کی کسی محسوس کرے گا۔ اور اپنا ہاتھ گرم چادر کی طرف بڑھائیگا۔ تاکہ اسے بہن سکے یا اڑھ سکے۔ اس وقت معمول کو اپنی اصلی حالت پر واپس لانا لازم ہے۔ عامل یوں کہے۔

سردی عارضی تھی..... تمہارا جسم گرم ہو رہا ہے۔ بس اب اٹھ جاؤ..... تم ٹھیک ٹھاک ہو۔

معمول کو ایستادہ حالت میں سلانا

آپ نے کیا کتب میں پڑھا ہوگا کہ بعض کام کرتے ہوئے اور بیٹھے ہوئے لوگ نیند کی حالت میں ہوتے ہیں۔ جب وہ از خود بیدار ہوں۔ یا جھٹکے

بیدار کیے جائیں۔ اور ان سے پوچھا جائے کہ نیند کی حالت میں واضح طور پر انہوں نے کیا کہا۔ یا کیا کیا تو انہیں کچھ یاد نہیں ہوتا۔ لیکن وہ وجد یا عمل تو یہ نہیں ہوتا۔ بلکہ نیند ہوتی ہے۔ اب ہم ایسا وہ حالت میں نیند نہیں بلکہ تو یہیم کی حالت طاری کرنے کا عمل بتائے ہیں۔

۱۔ معمول کو اپنے سامنے کھڑا کیا جائے۔

۲۔ اس کی آنکھیں بند کر دی جائیں۔

۳۔ اب وہی جگہ شروع کیے جائیں۔ جن کا ذکر کر رہے تھے یا جگہ کیا گیا ہے۔ جگہ سے سرے نیچے کی طرف ہوں

اب مشورے دیں.....

تم متاثر ہو رہے ہو..... تم جلد سو جاؤ گے..... تمہیں

نیند آ رہی ہے..... تم سو چکے ہو۔

معمول تو یہیم کی نیند پر چلا جائے گا۔ اسے اس صورت میں رکھنا خطرناک ہو سکتا ہے۔ وہ گر جائے تو اسے چوٹ آجائیگی۔ اس لیے تو یہیم کا عمل دود کر رہیں..... اس کے سر پر ہاتھ پھیریں..... اور برعکس جگہ

دیں یعنی نیچے سے اوپر

اور یوں مشورہ دیں

ہوشیار..... ہوشیار..... تم بیدار ہو گئے ہو..... آنکھیں

کھولو۔ میں تین تک گنتا ہوں.....

ایک دو تین

چھڑی کو سانپ بنا دینے کا عمل

آپ نے پراٹی ہندواؤں مذہبی بھی اور موجودہ جادو کی فلموں میں دیکھا ہوگا۔ کہ کسی کے ہاتھ میں چھڑی دیا گئی۔ عامل نے کچھ منتر پڑھا اور چھڑی سانپ بن گئی۔ حضرت موسیٰ خدا کے پیارے نبی تھے۔ ان کے پاس معجزات تھے جادوگر ان کے سامنے جادو کے سانپ لاتے اور وہ خدا کے حکم سے ریتیاں بن جاتے۔

داستان مینا شرم اور سمریم گواس میں دیکھ کر منتر کے ذمہ دہ صرت عامل کی انسان کی کوششوں کو دخل ہے۔ عامل اس طرح عمل کرے

- ۱ معمول کو اپنے سامنے کھڑا کرے
- ۲ خود سامنے کھڑے ہو کر اپنی انگلیاں اس کی کپٹیوں پر رکھ دے اور اپنی نظریں اس کی نظر میں سے گارڈے
- ۳ جب معمول پلاٹر ہونے لگے تو ایک چھڑی جس کے ہاتھ میں دے دے

۴ معمول ایستادہ حالت میں عالم توہیم میں چلا جائے گا

اب عامل یوں مشورہ دے

معمول..... تم جانتے ہو تمہارے ہاتھ میں کیا ہے..... یہ ایک غیر ذمہ دار سانپ ہے۔ یہ کھانا نہیں..... اس سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں

..... معمول سا بے ضرر سانپ ہی تو ہے..... ہمیں کوئی نقصان پہنچائے گا۔

اب ذرا آنکھیں کھولو..... سانپ کو اپنی تفر سے دیکھو معمول حالت توہیم میں آنکھیں کھولی کر چھڑی کی طرف دیکھے گا..... اسے چھڑی سانپ معلوم ہوگی..... لیکن وہ اس سے نہیں ڈرے گا۔ اگر اسے میدان کر بھی کوشش نہ کی گئی۔ تو جلد اس کی آنکھیں بند ہو جائے گی اب عمل توہیم دور کرنا ہے..... عامل یوں کہے گا۔

معمول..... آنکھیں کھولو..... دیکھو میں تمہارے سامنے ہوں۔ تمہارے ہاتھ میں چھڑی دیا گئی ہے۔ کیسی اچھی چھڑی ہے تو میں تانی بجاتا ہوں اور ایک دو تین کہتا ہوں تم آنکھیں کھول ڈالو۔

ناک پر نگاہ مرکز کر کے استغراق میں پہنچانا

معمول کو اگر عامل پر اعتماد ہے تو وہ کسی حصے پر عامل کی ہدایات کے مطابق نگاہ مرکز کرے تو اسے سینہ بندہ جائے گی۔ یعنی مینا شرم کی نیند اور اور وہ عالم استغراق میں چلے جائے گا۔ مندرجہ ذیل رہنمائی سے عامل ناک پر نگاہ ڈلوں کہ معمول کو عالم استغراق میں پہنچا سکتا ہے۔

۱ معمول کو ایک عام کرسی پر بٹھایا جائے۔

۲ اسے ہدایت کی جائے کہ اپنی ناک پر نگاہیں مرکز کر دے

۳ اے اب مندرجہ ذیل شورے دیئے جائیں

میں تمہارے ساتھ موجود ہوں۔ میری گفتار میں تاثر ہے۔ میرا حکم تمہیں نیند کی طرف مائل کروے گا۔ تم صرف ناک کو دیکھتے ہو۔ تم اسی طرح جو جادو گے۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔ تم سونا چاہتے ہو۔ تم سو رہے ہو۔ تمہاری آنکھیں بند ہو چکی ہیں۔ اب سو جاؤ۔

بہت سے افراد کو عالم استغراق میں پہچانا

۱۔ ایک انہم کھیل ہے۔ اور غالباً عالمانہ شخصیت۔ اپنے فن اور اپنے کلام کی تاثیر سے کئی افراد کو اکٹھا عالم استغراق میں پہنچا دیتے ہیں ایک اچھے عامل کو مندرجہ ذیل مدایت میں رہنمائی ملے گی

۱۔ دس بارہ افراد کو نصف دائرہ میں کرسیوں پر بٹھا دیں۔
ملہ پر گھڑا ہو کر انہیں مدایت کرے کہ تمام آپس میں بایں زکریں اور غالب کی طرف نگاہ مرکوز کریں۔ وہ خود بھی ان کی نگاہوں میں نظریں ڈال دے

۲ وہ انہیں بتائے کہ انہیں ایک خاص مقصد کے لیے تکلیف دی گئی ہے اور مقصد کا حصول کا ذریعہ یہی ہے

۴ وہ انہیں بتائے کہ انہیں ایک خاص مقصد کے لیے تکلیف دی گئی ہے۔ اور مقصد کا حصول کا ذریعہ یہی ہے۔

اب عامل اپنے ہاتھ میں آمینہ۔ کوئی دھات کا گیند، یا چمکتا ہوا روپیہ

۵ اس وقت کچھ معمول مسحور ہو گئے۔ اب مسحوروں کا وقت آگیا ہے۔

تمہاری آنکھیں آمینہ کو تنہا تر دیکھتی رہی ہیں تم سونا چاہتے تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں تم سو رہے ہو۔

اگر حضرات اس وقت عالم استغراق میں ہو گئے۔ جو عالم استغراق میں نہ جائیں۔ آمینہ ان کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ ایسے ہر کس کے لیے آمینہ بچھتے ہوئے گیند یا روپیہ کا انتظام کیا جائے۔ جب وہ ٹھکی باز نہ ہو کر دیکھنے لگیں تو انہیں ایسے ہی مسحورے دیئے جائیں۔ وہ بھی سو جائیں گے۔ ہر سٹ سے زیادہ انہیں اس حالت میں نہ رکھا جائے۔ تاکہ سجا کر مسروں پر ہاتھ پھیر کر۔ ناک و بار کا انہیں عالم استغراق سے باہر لایا جائے

عمل مجدد یا تو نیم کا ختم کرنا

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عسل نویم کو ختم کرنے کے دوران شکلات پیش آتی ہیں۔ یہ کیسی خدک درست ہے۔ بالخصوص ان عاملوں کے لیے جو مجھوڑا طریق کا اختیار کرتے ہیں۔ اور صرف غلط نتائج حاصل کرتے ہیں۔ بلکہ معمول کو تکلیف بھی پہنچ سکتی ہے۔ مختلف طریقے اسی کتاب میں بیان کیے گئے ہیں جن کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اگر نہایت کم مدت شدید قسم کا ہو۔ اور اس عالم سے بیدار کرنے کی کوشش جو ٹوڑے انداز میں کی جائے تو وہ فرد بیدار ہوا کی بجائے نیم بے ہوشی مابہوشی میں چلا جائے گا۔ جیسے شراب کی مہوشی ہوتی ہے۔

حاصل کلام یہ باب غسل بناظریم۔ مس مریم اور عمل تقاضیت کی طرف پہلا قدم ہے۔ تینوں سانس ویتھ تراعال اور تباہ کو احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ ان اعمال کی بنیاد جو تکہ ایک ہی ہے۔ اس لیے ہم نے آغاز کار کے طور پر ان کے ابتدائی اقدامات کو تحریر کر دیا ہے۔ دراصل یہ حالت تنزیم کو طاری کرنا۔ آخری یا انتہائی ہے۔ بلکہ ایک ذریعہ ہے۔ اس طریق کار سے کیا کیا کام لے جاسکتے ہیں۔ ان کا ذکر آئندہ ابواب میں بھی آئے گا۔ اور اب حیران نہ ہونگے کہ ان کے علاوہ کیا عجیب و غریب کثرت دیکھیں گے۔

چینا شرم۔ مس مریم اور تقاضیت کا فرق بتا دیا گیا ہے۔ یہ تینوں انگ انگ نظریات کے حامل ہیں۔ ان فنون کے چند ماہرین صرف ایک داوی میں قدم رکھتے ہیں۔ اور دوسری سانس کا سہارا نہیں لیتے لیکن ایسے ماہرین کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔ ہم یہ کتاب ان افراد کے لیے لکھ رہے ہیں۔ جو عام لوگوں سے بنیں گے۔ اور ان تینوں فنون سے استفادہ کر کے اپنے لیے اپنی نئی راہ تیار کریں گے۔

ایک نئے حامل کو پہلے تینوں طریق کار اور نظریات سے استفادہ کرنا ہوگا۔ جب وہ غسل کی دنیا میں داخل ہوگا۔ تو اسے معلوم ہوگا کہ اس کا مطلب معمولی ہے۔ اور قصد اس پر دھار کی کرنا ہوگا۔ اب وہ اپنے تجربات کی بنیاد پر اپنی راہ معین کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک غسل بناظریم سے اس کی مدد استفادہ کرے اور مس مریم میں فی حد اکثر شرم و درسا مریم کو اس فی حد استعمال کرے۔ اور بناظریم کی جس فی حد اکثر شرم کرے۔

ہو سکتا ہے کہ کسی حامل میں تقاضیت کی قوت موجود ہو۔ اور اسے ان صفحات کو پڑھ کر اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کا احساس ہو جائے۔

راقم اطراف کہ **۱۹۵۵**ء کی ایک بات یاد ہے۔ راولپنڈی میں کسی فوج کا انصر کا شہرہ تھا کہ ان کی انکھوں میں لمبی قوت موجود ہے۔ کہ اگر وہ ہاتھوں کو پانی میں ڈالیں تو پانی میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اور بعض اگر یہ پانی پسینے تو شفا یاب ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ راجہ بازار راولپنڈی میں ایک طبیب پانی سے صبر دیا جاتا تھا۔ انصر موصوف صبح کی وقت پانی میں ہاتھ ڈال دیتے اور بعض اسی پانی کو قوتوں میں بند کر کے لے جاتے۔

ہو سکتا ہے کہ کوئی نیا حامل ایسی قوت کا حامل ہو۔ تو ابھی اسے علم نہ ہو۔

طرائف کاغذ

طرائف کاغذ کی گھر ضرورت بن گئی ہے۔ معمول سے مولیٰ نقص نکالنے کا بھی کاربجہ مستقل معاوضہ دیتے ہیں۔ ہر قسم کے نقائص دور کرنے کے سامان طریقے بالخصوص درج کیے گئے۔ طرائف کے متعلق اردو میں مکمل ادراک آمد کتاب آج تک نہیں چھپی۔ قیت تین روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

جہانگیر کتب خانہ۔ نو لکھا بازار۔ لاہور

بارہواں باب

ہیٹلزم کی بنیاد پر عجیب و غریب شے

اس باب میں ایسے کوششے تحریر کیے جائیں گے جن کو پڑھ کر آپ کو حیرت ہوگی۔ آپ نے مجھ بازوں میں ایک مشہور کھیل دیکھا ہوگا۔ اور وہ یہ کہ عامل ایک نیچے سے تخت سلیمان کے بچھائے جانے، پر یوں کی آمد اور اس قسم کے واقعات کھنواٹا ہے۔

اس قسم کے عامل دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ اور اس قسم کے کمالات شاید ہی اب دیکھنے میں آتے ہیں۔ اب زندگی کے دوسرے گوشوں کی طرح اس فن میں بھی تن آسانی کی آمد ہو چکی ہے۔ اس لیے اب وہ کوششے نظر نہیں آتے جو پہلے دیکھنے میں آتے تھے۔

اب جو کوششے کئے جائیں گے۔ وہ بظاہر حیرت ناک نہیں۔ ظاہری طور پر کوئی طبع شاید انہیں تسلیم کرنے سے بھی انکار کر دیں۔ لیکن یہ حقیقت نہیں۔ محنت اور لگاؤ محنت کی عزت ہے۔ البتہ کچھ واقعات دیکھیں میری کوشش کے تحریر کیے جائیں گے۔ ان میں دیکھیں میری کاموں بہت اعلیٰ مقام کا عامل ہوتا ہے۔

دوسرے ممالک کی سیر کرنا

ایسا معمول منتخب کریں جس کے جغرافیہ کا علم کافی ہو۔ عامل کو خود وسیع معلومات کا حامل ہونا چاہئے۔

۱۔ معمول کو سید ہی کر سکیں پر تجاویز

۲۔ سامنے کر سکیں پر تجاویز اور معمول کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر واپس

۳۔ اب انہی آٹھ گھنٹوں میں کاموں میں لگا دیں

۴۔ جب معمول خود اساتذہ شرمونے لگے تو مشورہ دیں

میرے ہاتھوں میں قدرت کی طرف سے قوت دی گئی ہے۔ میں اب

تمہارے جسم میں منتقل کر رہا ہوں۔ تم وہ قوت حاصل کر لیتے

ہو۔ میں نے کئی ممالک دیکھے ہیں۔ کئی ممالک کے حالات

پڑھے ہیں۔ وہ علم تمہارے جسم سے تمہارے دماغ تک پہنچ

رہا ہے۔ تمہارے دماغ میں معلومات کا ذخیرہ پیدا ہو جائے گا۔ تم

سو جاؤ گے اور ایک ترقی یافتہ ملک کے خوبصورت شہر کو دیکھ

سکو گے

تم تماشہ و سحر ہو رہے ہو۔ تم سونا چاہتے ہو۔ اچھا

سو جاؤ۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔

اگر نیند کا غلبہ ہو تو فوراً سو کو بھانے دیں۔ جو دماغ کے سامنے سے

ہوتے ہوئے گھٹنوں یا پاؤں پر نہ ہوں۔ سختی کے معمول پوری طرح

مچھل ہو جائے اور عالم استغراق میں پھنچ جاؤ۔

اب اُسے لپکاریں

معمول

جما عامل

کہاں ہو۔

ایک بڑے خوبصورت شہر میں

اب مختصر الفاظ میں سوال پوچھتے جائیں۔ معمول جواب دے گا۔ میں

منٹ سے پہلے ہی اسے عالم استغراق سے واپس لے آئیں۔

گاجر کو کیلا بنا کر دکھلانا۔

معمول کو عالم استغراق میں پہچانے سے قبل ایک گاجر دکھلائیں اور

کہیں کہ میرے پاس آئی قوت ہے، کہ گاجر کو کیلا بنا سکتا ہوں۔ اور کہ تم

عالم استغراق میں گاجر کو نہ صرف کیلے میں تبدیل ہوتا ہوا۔

محسوس کر دے بلکہ کھا دے بھی۔ اس کے بعد سندھ جہ بالا طریقوں کے

مطابق معمول کو عالم استغراق میں پہچا دیں۔ جب پوری طرح سکور ہو جائے

تو مشورہ دیں۔

میں نے گاجر کو کیلے میں تبدیل کر دیا ہے۔ میٹھا اور ملائم کیلہ۔

میں ابھی نہیں دیکھانے کے لیے دوں گا۔ دیکھو کتنا

میٹھا ہے۔ لوزر رکھاؤ۔

پہنا شرم کیسے

اس کے بعد ہم برہنہ تپ کے معمول کو دد۔

مجھے گا۔ اُسے۔

معمول کیوں کیا ہے۔

بہت میٹھا اور ملائم

اب اُسے عالم استغراق سے باہر لے آئیں

معمول کو جنگ کا نظارہ کرانا۔

اس کا طریقہ کار ترقی یافتہ ملک کے شہر کی طرح ہے۔ عامل کو ابز کا

نظارہ خود معلوم ہو یا وہ اتنا تسلیم پاتے ہو کہ جنگی نظارے کی تصویر اُس کے دل میں

موجود ہو۔

وہ معمول کو محسوس کرنے سے پیشتر یہ بتائے۔

آج میں تجھے عجیب و غریب نظارہ دکھائوں گا۔ ٹینک

گھر لے آئے ہوئے ٹینک بحر کا ٹھنڈا تھری ہندوؤں سے مسخ ہوا

ہوئی فوجیں شہر اچھتی تو میں تم نے بن تمام کو بار بار کتیا اور

رساؤں میں پٹھا ہو گا۔ میں نے جنگیں دیکھی ہیں۔ میں ان بولنگ مناظر کو

جاتا ہوں۔ اور اپنے دماغ کا علم تمہارے دماغ میں منتقل کر دوں گا۔ تم

جانتے ہو مجھ میں یہ قوت موجود ہے۔

اس کے بعد معمول کو محسوس کر دیا جائے۔ عالم استغراق میں پہچانے کا

معمل دی ہے۔ جو محسوس کی سیر کا ہے۔ اب معمول سے عامل پوچھتے۔

معمول تم کہاں ہو یہ آواز کیسی ہے ریٹینک

کہ ہر بڑھ رہے ہو..... بسپاہی کس طرف جا رہے ہیں۔
توپوں کا رخ کس طرف ہے۔

معمول کا جواب دے گا۔ میں منٹ سے زائد اسے عالم استغراق میں
نہ رہنے دیں۔

معمول کو ذات پاموے رشتہ داروں سے

اس ضمن میں یہ واضح ہے کہ معمول صرف اُن رشتہ داروں سے ملاقات
کر سکے گا۔ جو اس کے سن بدوقت کو پہنچنے کے بعد فوت ہوئے ہیں۔ اور جن سے
اُسکی سربو متعدد مرتبہ ملاقات رہی ہے۔ یعنی بہت ہی نزدیک رشتہ دار مثلاً
باپ، بھائی، ماں، بہن، چچا، ماموں وغیرہ۔

معمول کو آرام کو کسی پریشاں کر دیں۔ جب وہ عالم استغراق
میں جانے لگے تو مندرجہ ذیل مشورے دیں۔

آپ اب سوئے والے ہیں۔ آپ کی آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔
آپ کے سامنے آپ کے ماموں بیٹے ہوں گے۔ میں نے اپنی تاثیر سے
ادکلام سے ان کو بلوایا ہے۔..... آپ اُن کو دیکھ سکیں گے.....
اُن سے کلام کر سکیں گے..... اب سو جائیے

جب معمول عالم استغراق میں پڑ جائے۔ تو اس طرح سوال کریں
آپ کے سامنے کون بیٹھے ہیں
ذرا غور سے دیکھیے۔

یہ آپ کے ماموں ہیں

انہیں پہچانیے

یہ آپ کو دیکھ رہے ہیں۔

آپ ان کو سلام کریں۔

اس وقت معمول آپ کو سلام کر دیں گا۔ ماموں کو مخاطب کرے گا۔ اور
کوئی بات کرے گا۔ دس منٹ سے بیشتر آپ انہیں عالم استغراق سے دلپس
ہے آئیں۔

خطہ تاریقی اور ٹیل فون کے ذریعہ معمول کو عالم استغراق میں پہچانا یہ
بہت ہی مشکل کام ہے۔ اس کے لیے کئی بڑے پڑاقتدار اور مضبوط دل گروہ

کے مالک عامل کی ضرورت ہے۔ معمول ایسا ہونا چاہیے۔ جس کو آپ پڑاقتدار ہو
اور اسے بخوبی احساس ہو کہ آپ میں یہ قوت موجود ہے کہ معمول کو ان ذرائع
کے ذریعے سلا سکتے ہیں۔

خط میں یہ بات اہم ہے۔ کہ آپ کی تحریر پڑاقتدار ہو۔ اس میں آپ نے معمول
کو مشورے دیئے ہوں۔ معمول آپ کی تحریر پیچے دیکھ چکا ہو۔ تحریر میں مشورے
کچھ اس طرح دیا جائے۔

میں یہ تحریر بھیج رہا ہوں..... اس میں ایک خاص اثر ہے۔

خط ملتے ہی آپ کے ذہن پر ایک خاص اثر ہوگا۔

تحریر پڑھتے ہی آپ کی آنکھیں بوجھل ہو جائیں گی..... آپ
سو جائیں گے۔

تحریر پڑھتے ہی آپ کی آنکھیں برعجل ہو جائیں گی..... آپ
سو جائیں گے۔

بعض عامل اتنے موثر ہوتے ہیں کہ تحریر میں صرف لفظ خواب کھو دیا
جاتا ہے۔ اور معمول کو عالم استغراق میں سمجھنے کو کافی کرتا ہے۔
اسی طرح تار برقی میں چند موثر الفاظ کافی ہیں۔
ٹیلی فون ان دونوں ذرائع سے بہتر اور موثر ہے۔ یہاں عامل معمول
سے براہ راست مخاطب ہوتا ہے۔

عامل معمول کو ٹیلی فون پر اس طرح شرم سے
آپ کو ایک خاص پیغام دے رہا ہوں..... یہ پیغام براہ
رہے۔ پیغام سفین..... میں جانتا ہوں۔ آپ اس وقت سو جائیں
..... یہ آپ کی محنت کے لیے مفید ہے۔ آپ کے اعصاب کو سکون
ور کا رہے.....
ذرا سو جائیں..... آپ کی آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ سرنے والے
ہیں سو جائیے

روشن ضمیری

یہ بہت اونچا مقام ہے۔ بعض افراد کو یہ خوبی شایہ شرور ہی سے ملتی ہے
اسلام میں ہم نے ان بزرگوں کو ولی اللہ پایا اور ان کے کلمات سے استفادہ
ہوئے۔

ترقی پسند دنیا اور یورپ میں بھی کئی لوگوں سے مافوق الفطرت باتیں سرزد
ہوئیں۔ راقم الحروف یہ نہیں کہہ سکتا کہ کیوں لیکن یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ پناہ شرم
میں مریم اور روشن ضمیری پر جو کتب ملتی ہیں۔ ان میں ایسے حوالہ جات موجود
ہیں۔

مثلاً ایک مشہور مسمریزم تعاون جنہوں نے ایک پروفیسر ماہر پناہ شرم
سے شادی کی تھی۔ ایک دن یہاں تک کہنے لگیں کہ اس سرکہ کی فلاں
کوڑھی کے فلاں مقام پر تانے کی کاٹیں موجود ہیں۔ ابھی تک کسی کو معلوم
نہ تھا۔ کہ زمین کے نیچے تانے کے ذخائر موجود ہیں۔ ہوتے ہوئے یہ بات
حکومت تک پہنچی۔ تیز لگا گیا۔ فی الواقع زمین میں تانہ موجود تھا۔ کان
کھنی کی گئی اور مذکورہ فلاں کا تانہ دستیاب ہوا۔

چوروں اور چوری مال کا تہ لگانا

پاکستان کے اندر بعض لوگ یہ دعوے کرتے ہیں کہ چوروں اور چوری کے
مال کا تہ لگا دیتے ہیں۔ پناہ شرم پر جو کتب تحریر کی گئی ہیں۔ ان میں مستند
اور قابل اطمینان کتب میں ایسے واقعات تحریر کیے گئے ہیں کہ بعض افراد چوروں
اور چوری کے مال کا تہ لگا دیتے ہیں۔

انہیں بروفع کامیابی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ اس کے متعلق کچھ تحریر
نہیں کیا گیا۔ راقم الحروف کی رائے میں بروفع یہ ممکن نہیں ہے۔ اگر ایسا
ہوتا تو پولیس سیدھی ان عاملوں کے پاس پہنچتی۔

ہیٹاٹرم پر کسی گئی بعض مستند کتب میں تحریریں ملتی ہیں کہ ایسے افراد ان
 قاتلوں کا تیر لگائے ہیں۔ جو تین کر کے ردپوشش ہو جاتے تھے اور ظاہری
 طور پر ان کا کوئی ثبوت نہ ملتا تھا۔
 مردوں کی طرح بعض آدمی روحوں کو بدلانیے پرتا اور تباہے کئے ہیں۔
 یہ سب واقعات مافوق الفطرت ہیں۔

یوٹیل

زمین، مٹی، لہرنگ، پانی، یوٹیل لگانے کے خواہات
 انجن کی اقسام۔ ان کے پرنسپل کی بناوٹ۔ انجن کی خرابی دس کرنا
 پمپ کے
 تھامس دس کرنا۔ آب پاشی کے خرچہ کا حساب
 دیو وین کی لگائی ہے۔

جہانگیر کا ڈپو۔ نوکھابا بازار لاہور

تیرموال باب

ہیٹاٹرم طب اور جراحی

میں طب اور جراحی سے دیسی طب نہیں بلکہ وہ میڈیسن ہے جو مغرب
 کی طرف سے ہمیں ملی ہے۔ اور جراحی کا مقصد وہ مہول جراحی نہیں ہے۔ بلکہ
 وہ عظیم سرجری ہے جس کا اندازہ میساروں کو حکمران کے ہسپتالوں میں
 ہوتا ہے۔

مشہور ڈاکٹر وہ نفسیات پر دینسٹر ٹیلر۔ بی۔ کانیر کا قول تھا
 کہ اگر ہیٹاٹرم کو شب طہر پر ناند کیا جائے۔ تو وہ ڈاکٹر کے پاس ایک بڑا
 اچھا شفا بخش طریقہ ہوگا۔

جہاں تک سرجری کا تعلق ہے۔ ہیٹاٹرم مندرجہ ذیل وجوہ کی بنا پر دھنوں
 کو منسلک کرنے کا بڑا اچھا متبصر ہے۔

و۔ مریضین پر عمل تزییم کی بدولت اس کی ذہنی اور جسمانی پریشانیوں دور ہو
 جاتی ہیں۔ وہ پرسکون ہو جاتا ہے۔ بے خوابی دور ہو جاتی ہے۔ ذہنی پرگندگی
 اور ماتھے پاؤں ہلانے کی حالت ختم ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت اندام کے لیے
 موزوں ترین ہوتی ہے

ب۔ ہیٹاٹرم کی حالت یعنی حالت تزییم کو کسی ایسے عارضے میں مفید ثابت

ہوتی ہے۔ مثلاً دق اور سل

ج. ہنپٹرم بعض مریضوں میں غلط خیالات کو ختم کر کے صحیح خیالات اُن کے دماغ میں پیدا کر سکتا ہے۔ غلط خیالات اور سناج کئی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ جب ان کی بجائے صحیح خیالات بکھپاتے ہیں تو علاج آسان ہو جاتا ہے۔

د. بعض مریضوں میں جسمانی تھکاوٹ کی ذمہ دار بعض دماغی اور روحانی وجوہات ہوتی ہیں۔ ہنپٹرم کی بنیاد پر ایسی دماغی اور روحانی وجوہات کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

۳. ہنپٹرم میں قوت کم ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ بڑھ بھی جاتی ہے اگر کم ہو جائے تو بعض نظام صحیح طور پر کام نہیں کر سکتے۔ ہنپٹرم دماغ کو متاثر کرتا ہے۔ اور دماغ کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ ان نظاموں میں قوت ضرورت کے مطابق تقسیم کر سکے

و نظام ہضم

ب نظام جذب

ج نظام تنفس

د نظام غون

۴ نظام بول

۵ نظام جنس

۶ اعضا جو بعض مرکبات پیدا کرتے ہیں مثلاً غدود۔

۷. اعضا جو فائدہ دے باہر پھینکتے ہیں مثلاً گروس
۸. مریض کو جو شکایات ہوتی ہیں۔ وہ ظاہری طور پر کتنی ہی جسمانی کمزوریوں
۹. ان میں ذہن کا حصہ ضرور ہوتا ہے۔ بعض صورتوں میں سناج
۱۰. فی صد تک ذمہ دار ہوتا ہے۔ ان صورتوں میں اچانک صحت ہو جائے
۱۱. تو لوگ کہتے ہیں معجزہ ہو گیا۔ اس لیے ہنپٹرم بعض معجزات
۱۲. پیدا کرتا ہے۔

۱۳. بعض طباع علاج کو پسند نہیں کرتے۔ ان میں علاج کے لیے رجحان
۱۴. نہیں ہوتا۔ علاج کی خواہش نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض میں نفرت کے جذبات
۱۵. ہوتے ہیں۔ نہ صرف علاج بلکہ طریق علاج کے متعلق غیر پسندیدگی کے
۱۶. کے جذبات ہوتے ہیں۔ مثلاً کئی لوگ دیسی طب کو پسند کرتے ہیں۔ اس
۱۷. دور میں جب ایئر تھیک سسٹم اس قدر ترقی کر چکا ہے۔ اکثر بیماریوں
۱۸. میں شفا صرف اس سسٹم سے مل سکتی ہے۔ بعض مریض یونانی طبی علاج
۱۹. کی رٹ لگاتے ہیں۔ ایسے مریضوں میں ہنپٹرم انہیں اس قابل بنا
۲۰. دیتا ہے۔ کہ وہ اپنی رائے یا بدل دیں

۲۱. صرف سسٹم نہیں بعض مریضوں کو ایک خاص علاج پسند
۲۲. ہوتا ہے۔ صہارت کے اس دور میں جب صرف ایک بیماری کے باہر
۲۳. عوام کی خدمت کو پہنچ سکے ہیں۔ ایسے مریض کئی پرانے ڈاکٹر یا قباہ
۲۴. کیے رکھتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایسے مریضوں کی رائے بدلنے
۲۵. اور ڈھل دھری دور کرنے کا طریقہ ہنپٹرم کی بنیاد پر استوار ہوتا ہے

ص بعض مریض غلط طور پر زندگی سے پاکس ہو جاتے ہیں۔ وہ ذہنی طور پر پریشان اور بدحواس ہو کر چڑچڑھے اور بے حال ہو جاتے ہیں۔ پیناشرم کی مدد سے انہیں سرور بخشا جاسکتا ہے۔ وہ خوش و خرم بننے کے چاہتے ہیں۔

ط پیناشرم کی مدد سے مریض کی اندرونی طاقت بحال رکھی جاسکتی ہے۔ بلکہ زیادہ کی جاسکتی ہے۔

الغرض پیناشرم مریضوں کی بہت حد تک مدد اور ان کا علاج میں مفید ہو سکتا ہے۔

یہاں پیام اور ذکرہ ضروری ہے۔ کہ وہ حامل جو مریض پر پیناشرم کا عمل کرے لائق اور مستعد ہونا چاہیے۔ تاکہ وہ عمل کرنے کے دوران طبعوں کا مہیا رہیں۔ مسند جہیز میں مفید شورے اگر صحیح طریقے سے دیئے جائیں تو بیماری کو ختم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

و مریض کو بہت بدھانا

ب کڑوی ادویات کو برداشت کرنا

ج غیر پسندیدہ غذاؤں کو برداشت کرنا

د خشک معدوں میں شورہ سے مدد کے کی طبیعت بحال کرنا

س ہندو شیب کو جاری کرنا

س چھاتی اور دل کی درد دور کرنا۔

یہاں یاد رہے کہ پیناشرم علاج کے دوران آخری ہفتیدہ نہیں ہے یہ

علاج کا وہ طریقہ ہے جسے آغاز ہی سے اختیار کریں۔

پیناشرم کا سب سے بڑا استعمال ان امراض میں ہے۔ جہاں مریض بیماری کا نام سن کر خوف کھا جاتا ہے۔ اور مر جاتا ہے۔ مثلاً

۱۔ کینسر
۲۔ سسٹل

۳۔ دل کی بیماری

۴۔ دماغی امراض

۵۔ خطرناک اپریشن

۶۔ کینسر

۷۔ اشتعال خون

اچھے بھلے انسان میں خوف بذات خود ایک بیماری ہے بہت سی بیماریوں کا پیش خیمہ اور زیادہ بلکہ وجہ بن جاتی ہے۔ اور تو چھوڑے جو لوگ کسی شدید بیماری کے پھیلنے کے دوران بیماریوں سے دور رہنے خوف کھاتے رہتے ہیں۔ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً میضہ طاعون وغیرہ

پیناشرم بیماریوں کے علاج میں ایک بڑا اختیار ہے۔ لیکن اسکی سب سے بڑی اہمیت شاید درد دور کرنا ہے۔ درد کا احساس۔ درد سے بے حال صرف مریض ہی بنا سکتا ہے۔ یہ اتنی بڑی عادات ہے کہ خود ایک بیماری بن گئی ہے۔ وہ مریض کو بد حال۔ ذہنی طور پر نا کارہ۔

خود پریشانی اپنے واقعہ کے لیے پریشانی کا باعث اور ڈاکٹر کے لیے بھی مشکل کا باعث بن جاتی ہے۔

دروذم کے اندام میں سدراہ ہوتی ہے۔ سرخوں کا قول ہے کہ اگر کوئی ماہر ہسپتالزم ایریشن شدہ عضو سے درودور کر دے تو اندام جلد ہو جائے گا۔ اس کے برعکس صحیح طور پر درود کی موجودگی یا بعض مریضوں میں درود کا غلط احساس بہت سی بیماریوں کا باعث بن جاتا ہے۔ اگر آپ کبھی بڑی سے بڑی کہنہ مرض کا تجربہ کرنے کا موقع ملے۔ تو آپ کو مندرجہ ذیل وجوہات میں لگی۔

۱۔ خوف

۲۔ پریشانیوں۔ مالی یا ذہنی

۳۔ درود کا احساس۔ اس ضمن میں بعض مریض جسم کے مختلف حصوں کا نام لیتے ہیں۔

اور اکثر مختلف استخوانوں کے دوران مختلف اعضا کا نام لیتے ہیں۔

۴۔ ڈھم

۵۔ نفسیاتی جھجکے

۶۔ سکڑا ہوا عصاب

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ہسپتالزم صرف نفسیاتی اور عصبانی امراض کے علاج میں مہم سوسکتا ہے۔ اس لیے اس کا استعمال محدود ہے مگر ایسا نہیں ہے۔ اعظالت ترجمہ کے برعکس کو کثرت دل دینے معنی ہوکر

رو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر دینی کا مرض لیجیے۔ یہ درست ہے کہ ہسپتالزم دینی کے جراثیم کو تلف نہیں کرے گا۔ وہ مریض کے پیچھے میں جو پیچھے چھوڑ دین کو تشنگ کرنے سے قاصر ہے۔ لیکن دینی کی علامات میں دو ترمیمیں ہیں۔ ذرا مریض کے ذہن کی حالت کا اندازہ لگائیے۔ موت کا خوف۔ ذہنی پریشانی۔ طویل علاج کی وجہ سے مالی پریشانی، جو چڑچا پن وغیرہ۔ دل کو پیچھے۔ دل کی تیز حرکت، دل گھبراہٹ۔ پیشانی پر پسینہ آنا۔ معدہ کی طرف آگے۔ سب کو ختم ہونے کا احساس۔ معدہ کا بجاری پن۔ بعض خوراک سے نفرت، بعض ایسی خوراکوں کی طرف پسندیدگی۔ جو مریض کی مالی حالت سے باہر ہیں۔ بول و بلاز پر غور کیجیے۔ زیادہ پیشاب کی پریشانی کم پیشاب یا پیشاب بند ہونے کے بعد خوف۔

بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ مریض کی کواپریشن کہنہ مرض میں بڑی بات ہوتی ہے۔ مریض سینکڑوں قسم کے علاج کر کر کر مہم جو گولیاں کھا کر اندر ٹیکوں سے اپنا جسم چھلکا کر پریشان ہو جاتا ہے۔ وہ علاج سے تنگ آچکا ہوتا ہے۔ اس کا علاج کی افادیت پر ایمان نہیں رہتا۔ ایسا مریض ڈاکٹر سے کواپریشن نہیں کرتا۔ ٹیکہ نہیں لگواتا۔ گولیاں اکھو بچا کر دوی کی ڈوکری میں ڈال دیتا ہے۔ غلط علامات بتاتا ہے۔ ایسے وقت میں ہسپتالزم مریض میں ڈاکٹر سے کواپریشن اور تعاون کا انداز پیدا کرتا ہے۔

سکون مریض کے لیے از حد ضروری ہے۔ اگر اسے خیم محنت کہا جائے تو غلط نہیں ہے۔ ہسپتالزم اس سکون کا سبب بڑا ذریعہ ہے۔

کہہ دینا اپنی بہت سی قوت کھو بیٹھے ہیں۔ روز بروز طاقت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ مٹھال ہو جاتے ہیں۔ بہت سی کتاب ہوسناٹرم کبھی لکھی ہیں۔ یہ بتائی ہیں کہ ہسپٹازم کی مدد سے ایسے ریشیوں کی قوت پختہ نہیں ہو سکتی کہ صرف بھری ہوئی اور پریشان قوتوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے ان پر تقسیم کر سکتا ہے۔ جہاں وہ از حد مطلوب ہوں۔ اس طرح اعضائے ریسہ میں قوت پہنچ جاتی ہے اور مدد ملنے پر آپ کو طاقت و محسوس کرتا ہے۔ اور یہی رسی کا مقنا بلہ کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر بڑے تھوڑے کرتے ہیں کہ انہوں نے ہسپٹازم سے ریڑھ کی ہڈی کا خم دور کر دیا۔ ہر چند اس کیس کی تفصیلات ہمارے سامنے نہیں ہیں۔ لیکن یہ امر یہی ہے کہ ریڑھ کی ہڈی کے خم کے پیچھے کچھ ذہنی عوارض ضرور کار فرما تھے۔ جب ان کا علاج ہوا۔ وہ دور ہو گئے۔ تو ریڑھ کی ہڈی بھی بہتر بہتر اصلی مقام پر آئے گی۔

ہسپٹازم اور دشمنی کے تحریر کیا ہے کہ انہوں نے ہسپٹازم کو قلم کا بدل کی اس مرض میں استعمال کیا۔ جس میں لب ریزی سے انگلیوں میں ٹھنسن اور یہ حالت بہت پرورد ہوتی ہے۔

آنکھوں کی امراض کا علاج بھی ہسپٹازم سے ہو سکتا ہے۔ ہسٹالازم اور دشمنی نے یہ طریق کار ان افراد کو مخصوص بچوں پر آزمایا۔ جنہوں نے شروع میں عینک استعمال کی تھی۔ اپنے مخصوص علاج سے وہ عینک اتروانے میں کامیاب ہو گئے۔

کچھ اندھے افراد کی بنیادی واپس آگئی۔ ان افراد میں آنکھ کے اعصاب کا ناچ ہو گیا تھا۔ جس سے بنیادی حافی رہی۔ ہسپٹازم سے اس کو دور کیا گیا۔ بعض گونگے سٹالازم اور دشمنی کے پاس لائے گئے۔ بچے پسلی کر لی گئی کہ وہ ہرے دتے۔ بسن سکتے تھے۔ ان کا علاج ہسپٹازم کی مدد سے کیا گیا۔ اور ان میں سے بعض شہاباب ہو گئے۔

کچھ لوگوں کی قوت شمار میں فرق آگیا تھا۔ گونگے کی قوت مفقود ہو گئی تھی یا پھر خوشبو کا اندازہ کرنے کے قابل نہ رہی تھی۔ ہسٹالازم اور دشمنی کی مدد سے وہ محنت باب ہو گئے۔ قوت شمار لوٹ آئی۔

ہسٹالازم اور دشمنی نے کئی دفعہ عوام کے سامنے یہ منظر ہر کیا۔ اور ثابت کیا کہ بعض آدمیوں کی ظاہری بنیادی اور دشمنی کی قوت کم ہے اور حقیقی بنیادی اور دشمنی کی قوت زیادہ۔ انہوں نے ہسپٹازم کی مدد سے اس غیبی قوت کو اجاگر اور محسوس ہے کہیں بہتر طور پر دیکھئے۔ پڑھئے اور سنئے گئے۔

ہسپٹازم ایک سائنس ہے۔ وہ غیبی موجود قوتوں کو اجاگر ہے۔ یہ کسی معجزہ کا نام نہیں ہے۔ بعض بڑے غلط نام ہوا۔ مابین ہسپٹازم ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ جن کا علمی طور پر صحیح ہونا ناممکن ہے۔ یہ لوگ ادوی یا غیر ادوی طور پر اس سائنس کو بنام کرتے ہیں۔ اور جب عامل ان کی پیروی کرنا چاہتے ہیں تو بار بار کچھ باتھ نہیں آتا۔ اور وہ بدول ہو جاتے ہیں۔ اس نام ہسپٹازم سے نہیں۔ ہسپٹازم کی سائنس اور دشمنی سے حالانکہ قصور اس خرو کا ہوتا ہے۔ ایک نام ہوا مابہر نے یہ دعویٰ کر دیا کہ اس کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا جو

۶ عورتوں میں تکلیف سے پیدا ہونے والی چھدن کی کیفیت میں درد کی جاتی تھی۔

آج ہینا ٹرم مائل بنتی ہے۔ اس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔
ہینا ٹرم کا ایک رخ اور دوسرا ہے۔ بشرط اس اور فن لگتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت یسے کے جسم رضوں دیکھا تو کچھ لوگوں کو صدمہ گیا۔ وہ اس دنیا میں کھو گئے۔ مرنے والی تھیں۔ صدمہ ہوا۔ بلکہ ان کے جسم پر دھڑھ گول دانے بن گئے۔ بلکہ بعض کے جسم سے خون بھی بہ گیا۔

راقم الحدوتہ کہیں ان ایک نمر مرزا صاحبان یا دوسری ہے۔ مرزا اور صاحبان عالم غلویت میں مقید تھے اور مصلح جناب کی کسمپرسی قرآن پڑھتے تھے۔ جب باقی نیچے قرآن خوانی میں مصروف ہوتے۔ تو صاحبان مرزا کو ساتھ لیکر باہر کھیلنے نکل جاتی۔ مولوی صاحب نے ایک بار تو کہا کہ جب وہ باز نہ آئی۔ تو مولوی نے چھڑی سے صاحبان کو مارا اور شرم کیا۔ جو چھڑی صاحبان کے جسم پر پڑی۔ پھر دھڑھ بھلا آیا اور اپنا جسم جڑا۔ مولوی حیران ہوا۔ اس نے مرزا کی فیض چٹائی تو یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ کہ آٹھ صاحبان کے جسم پر چھڑی کے نشانات میرزا کے جسم پر تھے اور وہ جیسے مرنے لگی تھیں۔

صاحب اور سرجی کی دنیا میں ہینا ٹرم معجزات کا جو میڈیا پیش کرتا ہے اس کا آئینہ مشرک اور فن اس بیان سے ہو سکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں بطور ہینا ٹرم اور معالج میرا شہرہ دور دور تک پھیل گیا۔ کئی پرانے رئیس اس طرح شفا یاب ہونے کو اگر غیر انجیلی میں معجزہ کا تصور موجود

اس وجہ سے مانتا تھا کہ اس کی اعصابی جھلی یا کچھ کا اعصابی پردہ ہی موجود تھا۔ وہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے ہینا ٹرم سے علاج کیا اور بیماری سے شفا پا گیا۔ یہ ناممکن ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اعصابی جھلی کمزور ہو اور ہینا ٹرم کے ذریعے معمول کی قوتوں کو جو بخشی جائے۔ اگر جھلی موجود ہی نہیں تو منظر کا عکس بن ہی نہیں سکتا۔
مشرک لاس اور فن لکھتے ہیں کہ انہوں نے کمزور جھلی والے افراد جن کی نظر میں منظر دھندلا تے تھے۔ یا حرکت کرتے نظر آتے تھے۔ ہینا ٹرم کی مدد سے درست کر دیا۔

ہینا ٹرم کا استعمال طب سے کہیں زیادہ سرجی ہینا ٹرم اور سرجی ہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ سرجی میں اس کا استعمال لفظ ہینا ٹرم کی تشبیہ سے بہت پہلے شروع ہوا۔ اس وقت اس سائنس کا نام، انتقامیت اور سس مریم تھا۔ ان دونوں مافوق اور مردہ طریق کار کی بنا پر مندرجہ ذیل کام کیے جاتے تھے۔
۱۔ مقامی بے ہوشی پیدا کی جاتی تھی۔ آج کل یہ کام کہیں درد سوزی دیا سے لیتے ہیں

۲۔ تمہیں بے ہوشی لائی جاتی تھی۔ آج کل یہ کام کلوروفارم سے کیا جاتا ہے

۳۔ دانت اور دماغیں نیز تکلیف کے نکال جاتی تھیں۔

۴۔ جسم کے مافوق حصے کاٹے جاتے تھے۔

۵۔ پھوڑے چیرے جاتے تھے۔

موتا ترا کثر لوگ امنیں معجزہ کہتے ہیں۔ ان دلوں ایک صاحب جو بڑے تاجر اور
لاکھوں روپے کے مالک تھے میرے پاس آئے اور کہا۔ کہ آپ کے ہاتھ میں
معجزہ نما شفا ہے آپ کے کام کرات کے ہم بدل میں۔ آپ آگے بڑھیے اور بہرت
کا اعلان کر دیجیے۔ ایک نیا درجہ جاری کیجیے۔ میں آپ کا خلیفہ بنوں گا۔۔۔
خدا کا ان کا خیال اس طرح مزید میسہ کھانا تھا۔۔۔۔۔ میں نے عالمی زنجیری
بعض افراد کا خیال ہے کہ اگر کوئی افراد شراب کے نشہ میں آپے سے
باہر ہو جائے۔ وہی تباہی کہنے لگے۔ تو میناٹرم کے مدد سے اسے اصلی حالت
پر لایا جاسکتا ہے۔ یہ غلط ہے۔ البتہ کوئی فرد مہر یا کی وجہ سے ایسی علامات
پیش کرے تو اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ اور مہر حالت پر لایا جاسکتا
ہے۔ میناٹرم سے مدد مل جاسکتی ہے۔

میناٹرم بطور شفا بخش طریق کار

اس چھوٹی سی کتاب میں یہ ممکن نہیں کہ ان تمام مہیروں کے نام
گنوائے جائیں۔ جن میں میناٹرم کی کسی طرح شفا بخش مہر ہے۔ یا شفا لانے
میں مدد دیتا ہے۔ تاہم کوشش کی گئی ہے۔ کہ اہم امراض کی ایک فہرست پیش
کی جائے۔ ان تمام امراض میں میناٹرم واحد شفا بخش ہے۔ کچھ امراض
صرف میناٹرم سے درست ہو جاتی ہیں۔ باقی مہیروں کے علاج میں یہ
مدد دیتا ہے۔

مہیروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

نظام معجم کی مہیاریاں:

بید خردی، بیدنی، قبض۔ سبک کا فقدان۔

نظام تنفس کی مہیاریاں

کھانسی، دمہ

نظام دل و ر خون کی مہیاریاں

نبض کی تیزی، نبض کی کمی، دل بگڑنا

نظام اعصاب کی مہیاریاں:

رشتہ، اعصابی غارش، درد، سر درد، کان کی درد
، اعصاب کی رانتوں پر درد۔ میند کے دوران چٹا مہرنا، ڈراونے خواب
خارج، لقمہ، اوجھنگ، اعصاب پر نالک کی وجہ سے انڈھان، امراض
قوت شامہ کی کمی یا فقدان، آواز نکالنے کے قابل نہ رہنا، مسٹر یا، مرگی
اعصابی کمزوری۔ ذہنی پریشانی اور پرانگی مایو کیا۔ سکنت۔ جوصلے
کی کمی۔ جوصلے کی کمی۔ جوصلے کی زیادتی یا گل پن۔

۸۔ نظام بول و درجنس کی مہیاریاں: جنسی بے راہ وی، اختتام

بستر پر نہی کا پشاب کرنا، حیض کے غیر متوازن ایام، مہر یا میکوریا،
جلدی میں خون کو زیادہ گردش
۹ جلدی بیماریاں ۱ دھڑا اور دانے۔

۱۰ زہریلے سانپ کثرت شراب کے اثرات، مارینا، بنگا
چرس، ایل، ڈی، ایس کے اثرات۔

۱۱ عضلات کی بیماریاں: آواز بند کرنے والے عضلات کی
کمزوری، قلم اور تار بالوں کی انگلیوں کا کھچاؤ اور درد
رومانٹم عضلاتی

۱۲ متعدی امراض، مریض، والدین پر رحم فرما۔ آمین

۱۳۔ وہ بیماریاں جن کا بذریعہ پریشین علاج کیا جاتا ہے

پپوٹے، پھیپھیاں، کانچ، سگنڈر، رسولیاں، بڑی ٹوٹنا، بڑی
آننا، شانے اور گردوں کی پیچری وغیرہ وغیرہ۔

اس وقت طب نے نفسیاتی، علاج کو میڈیٹیشن اور سرجری کا ایک
مزوری حصہ بنالیا ہے۔ ہر چند کہ بہین نفسیات اس بات کا دعوے کرتے ہیں کہ وہ
بنا ٹوٹ، مریض کو مدد نہیں دیتے۔ اور وہ اپنے طریقے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن راقم
الحروف کے لئے مختلف ہے۔ نفسیاتی طرز علاج ہنڈلزم کے متوازی نہیں ہے۔

جو پہلے منسلک کیا جاسکتا ہے۔ نفسیاتی طرز علاج سمجھنا اور شوروں کا علاج
ہے۔

اب اس کا کیا علاج کر اگر کوئی پرکھے کہ ماہ نفسیات جن وقت مریض کو
مشورہ دے رہا تھا تو مریض عالم توحید میں بھی تھا۔

پہ خود سوال باب

ایلو تھیک علاج سیناٹرم کا قانون

سیناٹرم جہاں ایک طرز علاج ہے وہاں اگر اسے ایلو تھیک سٹم سے ملا جائے تو بہتر نتائج دیتا ہے۔ خود ایلو تھیک سٹم میں تجربات نے یہ ظاہر کیا ہے کہ اگر دوسلفو ٹائمیڈا و وسندیو سی باہم ملا دیے جائیں تو ان کے اثرات بہت زیادہ تائدہ پہنچاتے ہیں۔

سلفو ٹائمیڈ میں مٹائی لطف سپرٹان اور وسندیو میں سبٹر ٹو نیسین کیا سین اسکی شائیں ہیں۔

اس لیے اگر کھوج اور خوراک میں۔ ایلو تھیک ادویات اور سیناٹرم اور متوازن پریزیو غذا کے ساتھ سیناٹرم کا اشتراک کر لیا جائے تو بہترین نتائج برآں ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر چارلس نیگر نے اپنے مضمون میں لکھا کہ:-

مما ادویات کی ایجاد اور پرانی ادویات کی فرخت کرنے کے بندہ بانگ و عادی کیے جاتے ہیں۔ لیکن ملک میں بہت سے سٹور ایسے ہیں جن میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ ادویات جو کہ توڑ پھری ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے۔

ڈاکٹر روبرٹ میں ہے برٹس میڈیکل کونسل کو دوا رپوزٹرز جرنل ادا کرنا پڑا۔ اس نے تحریر کیا ہے۔

آپ کی بسیار میں بہت ارفع دے گئے ہیں۔ لیکن کوئی بسیار ہی صحت مند طریق زندگی کا نام ابدل نہ بنا سکے گی۔ اور نہ ہی خواب خوراک اور گنہے ماحول کا تعلق کر سکے گی۔ آپ جانوروں کے جسم سے لی گئی۔ سیرم انسان کے جسم میں داخل کرتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ بسیار جانوروں کی سیرم صحت مند انسانوں کے خلیوں میں کمزوری نہ پیدا کر دے اور ان کی قوت مدافعت کم نہ کر دے

ڈاکٹر روبرٹ میں نے مختلف ماہرین پر تنقید کی کہ وہ وکسین کے ٹیکے لگا کر انسانوں کے جسم سے کھینچ رہے ہیں۔

لارڈ بیکن کا مشہور قول ہے کہ

میڈیکل سائنس ایک ایسی سائنس ہے جس میں کوشش سے زیادہ تشہیر کو دخل ہے۔ اور کوشش بھی ایسی جو ایک دوائے میں کی جاتی رہی ہے اور اور اکثر حالات میں دوائے سے قدم باہر نہیں رکھا گیا۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کہ ایلو تھیک سائنس۔ اسکی ایجادات اور دوائیں سراسر مریج نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ بسیار سے ایک کچھ اور بھی ہے۔ کوئی خوراک بھی ہے۔ کوئی حفظان قدم کے طریقے ہیں۔ کچھ سیناٹرم کی رائیں بھی ہیں کہیں مس مریزم کے حیران کن ظلم نہیں اور کہیں متناہیت کی امداد ہے۔

ہم بے خوراک کو کہتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ امر کبھی طبیعت کی جاسکتا ہے۔ کہ تمام ہضم کے اعضاء و خوراک میں زیادہ نقصان دہ عنصر کو پیسے جاتے ہیں۔ اور کم نقصان دہ عنصر کو کچھ دیر کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ باقی کچے برداشت کرتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ انسانی جسم کے لیے بے زیادہ نقصان دہ عناصرے نٹ لیا جائے۔ پھر دیکھیے کہ زہریں اور زہریلے مادے اُن اجزاء سے مرکب ہیں جو قطعاً غیر ذریعہ ہیں۔ مثلاً، کاربن ہائی ڈروجن اور آکسیجن۔

اب آپ ایک فرد کو لکھیے۔ اُسے بہترین سے بہترین متوازن غذا میسر ہے۔ لیکن اُس کا رجحان اُن خوراک کی طرف نہیں ہے۔۔۔۔۔ تو نقصان خوراک کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ زہریں جائے گی۔ اس کے برعکس غیر متوازن خوراک کو پیسے۔ ماسرین کیا کہیں گے۔ کہ اس میں فلاں جزو کی کمی ہے۔ فلاں جزو شامل نہیں ہے۔ اُن اجزاء کی کمی سے جسم کو نقصان کا اندیشہ ہے۔ لیکن کھانے والے کو وہی غذا مغرب ہے۔ وہ من پسندی سے اسے کھاتا ہے۔ تو آپ جان لیوہ خوراک اُسے بہت فائدہ دیگی۔ لیکن ٹیوٹیشن کو ماسرین کو پیسے وہ اس بات پر کان نہیں دھرتے۔ وہ تو متوازن خوراک کا راگ لاتے ہیں اور اجزاء کی راگنی گاتے ہیں۔

بعض ڈاکٹر یہ رائے رکھتے ہیں کہ خوراک ایک خاص ملکی طرز پر تیار شدہ بہتر ہوتی ہے۔ یا کسی قوم اور قسید کی بہتر ہوتی ہے۔۔۔۔۔ لیکن ایسے دعوے تو کئی قبائل۔ اقوام اور ملک کرتے ہیں۔ اب کس کی باتیں اور کس

کی باتیں۔

ایک پرانے روین ادیب کا قول ہے۔

حماری زمین کئی قسم کی چڑی بوٹیاں پیدا کرتی ہے۔ ان میں کئی زہریلی بھی ہوتی ہیں۔ لیکن زہریلی نبات ہوتی ہے۔ جو بعد زہر کھا لی جاسکے۔ اب آپ خوراک کی پر تجربات کو دیکھیے۔ ظاہری طور پر ان میں ہر چیز کا خیال رکھا جاتا ہے۔

طیات، فٹ ستر، روغنیات، نمکیات، جیاتین اور پانی کو متوازن کیا جاتا ہے۔ لیکن کبھی ذاتی ناپسندیدگی یا ذہنی عناصر کا خیال رکھا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔۔۔۔۔ اچھی ہے اچھی ہوتی ہے قیمتی غذا جو متوازن ہوتی ہے۔ قوت جنش کی جاتی ہے۔ بعض طباع میں مفید نتائج پیدا نہیں کرتی۔ بلکہ غلط اثرات پیدا کرتی ہے۔ وہ خوراک بے کار جاتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ زہریں جاتی ہے۔

آپ نے بتائوں میں اُن ریفرنسز کو دیکھا ہوگا۔ جو صرف پکتی خوراک سے آشنا ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی ان کی زندگی کا ایک حصہ بن چکی ہوتی ہے۔ لیکن جب ہسپتالوں میں انہیں انگریزی کھانا دیا جاتا ہے۔ جو خود معصوم اور متوازن بنا یا جاتا ہے۔ تو اکثر مرض اُنکار کر دیتے ہیں۔ جو کھانے میں وہ ڈاکٹر کے حکم پر تسلیم کر کے، باطن خواستہ کھاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غذائے ہوجاتی ہے۔ مثلاً آتی ہے۔ یا خوراک پریش میں پڑی ہوئی ہے۔ فیصہ پیدا کرتی ہے۔ اور ہسپتال کے ارباب جلی کی مشین کی مدد

سے اُسے نفع دے دیتے ہیں۔ بچا رہا ہے ہائے کرتا ہے۔

مسرلاوس اورٹن کا طریقہ علاج ۱

ان کا طریقہ علاج سب سے جلد تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ یوں تھا
مکن حد تک من پسند ادویات + من پسند خوراک + میناٹرم
میناٹرم کا کام یہ تھا کہ وہ بعض کمزور سے دے دے وہ تحریر کرتے
ہیں کہ ایک ریڈی جو ایک بڑے صنعت کار اور تاجر کی بیوی تھی بہت
تو شش حالت میں ان کے ہسپتال میں آئی۔ وہ کئی ہسپتالوں میں مبتلا
تھی۔ مرث خط میں پڑھیے۔

گزشتہ تیرہ سالوں سے میں ایسے گردوں کے لکھنے ہوں۔ جو ایک جگہ
متعین نہیں ہیں۔ میں ذہنی پریشانیوں کی وجہ سے بھوک میں کمی اور ذہنی
کاشکار رہی ہوں۔ میرے جسم میں کھلی رہی ہے۔ اور میں تقریباً سے مہیا
رہی ہوں۔ میسرہ مینیائی آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی۔ اور سر میں درد
ہوتا رہا۔

بطور علاج میں نے لائف لاء ادویات استعمال کیں۔ جس کی گواہی بار بار
ترکی حب میں نہائی، لائی کی ٹوٹیاں بائیں ہاتھ سے بھر لور پانی سے
نہائی۔ ہاتھس کروائی، گرم پانی سے ٹھیکریں کی۔ آرام کیا۔ اور اعصابی
قوت بخشی۔ خوراکیں کھائیں۔ لیکن ان تمام نے کوئی فائدہ نہ دیا۔ اس
دوران میں ڈاکٹروں کے مشوروں کے مطابق چشموں اور ساحلوں پر جا کر بھی

نہائی گریے سو۔

میں نے تقریباً تین مستند ڈاکٹروں سے مشورہ کیا۔ ان میں کئی اپنے
فنی میں باہر بھی تھے۔ اس دوران میں مجھے جسمانی طور پر بعض درز شش
بھی کرائی گئیں۔ اور ایک ایڈ سے پاک غذا دی گئی۔ لیکن علاج
کے بد میری حالت اکثر بدتر ہو جاتی۔ میناٹرم کے ذریعے علاج بھی ہر کسی
کے بس کا درگ نہیں۔ میں نے چھ ماہ تک ڈاکٹر لائیڈ سے ملنے سے یہ
علاج کرایا۔ ان کا بالآخر جواب تھا کہ آپ ایک ایماج کی طرح بستر
پر لیٹ جائیں۔ اور کبھی کوئی سبز خولی ہو۔ تو اس کا دوا کر لیا کریں۔
میں نے منیڈر کیا کہ ڈاکٹر سکٹنگ کی رائے کے مطابق اپریشن کرانوں
اپریشن کا مقصد یہ تھا کہ گردوں کو پسلیوں سے لگا دیا جائے۔

ان دنوں میں نے آپ کی شہرت سن کر آپ کو کھانچا کہ آپ کے پاس
آنے سے منیڈر ہوں۔ آپ خود شریف سے آئیں۔

میں ان دنوں پائوس ہو چکی تھی۔ آپ کی آمد پر یہ عزاب سن کر میری
میں اب میں مدد کر سکتی ہیں۔ میں حیران رہ گئی

آپ کے علاج سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ میسرہ مینیائی واپس آگئی۔ میری قوت
عود کر آئی۔ کچھ محنت و استقلال سے میں اپنی طاقت و دروہی ہوں۔ کہ میں
اس حالت میں پانی ہوں حتی میسری کے گھڑے تبس تھی۔ مجھے کبھی سر
کا درد نہیں ہوا۔

میناٹرم کی دوا سے علاج بالکل متوازن طریقہ علاج ہے۔ اس طویل

خط کی نقل دینے کا مقصد یہ ہے کہ سٹر لادس اورٹن نے کتنی مہیا بیوں کا اور کتنے طویل عرصہ بعد شفا بخش علاج کر دیا۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ صفت ذہنی یا روحانی عارضے نہ تھے۔

دوسرا مریض:

ایک جرمن لیڈی جو بریسٹر تھی نے سٹر لادس اورٹن سے اسطو طلب کی۔ اس وقت اس کی عمر پچاس سال تھی۔ جب وہ پندرہ سال کی تھی وہ گریں۔ اور پاؤں کی انگلیاں تڑپا بیٹھیں۔ اس صدر سے وہ بہت کمزور ہو گئیں۔ اور ایک خاص مرض کا شکار ہو گئیں جسے رینڈ کی مہیا بی کہتے ہیں۔ ڈاکٹروں سے پانچ سو گئی اور ایک سرجن سے مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ دونوں انگلیاں کاٹ دی جائیں۔ تاکہ باقی انگلیاں ہی محفوظ رہ سکیں۔

سٹر لادس اورٹن نے صحت مانش تجویز کی، کھانے کو سبزیوں کو شہد با تبا یا تا رخ مقررہ پر جب وہ صحن کے پاس چل کر نصیحت تو وہ حیران رہ گیا یہ مہیا بی کا مرکب علاج تھا۔ جس نے اپریشین مکی تاریخ سے بس مریض کو تندرست کر دیا۔

تیسرا مریض: ایک لیڈی کی انگلی کاٹنی پڑی۔ زیر کٹی ہوئی انگلی میں رینڈ مہیا بی کا باعث بنا۔ ٹیسٹ ٹھنے گئیں۔ سٹر لادس اورٹن نے مہیا بی م کامل کیا۔ مشورے دیئے اور ایک کچی خوراک تجویز کی جس میں چینی نہ تھی۔ لیڈی

کو افادہ ہو گیا۔

چوتھا مریض:

یہ ایک سولہ سالہ مرلیضہ تھی جسے کثرت سے حیض آتا تھا ایک ڈاکٹر نے تواتر اسے آرگٹ دیا تھا۔ اب علامت یہ تھی اس کی ایک انگلی کا انکلا حیدر خود بخود جھگ گیا تھا۔ میں نے اسے بعض مشورے دیئے لیکن وہ نہ مانی..... تیس سال کی عمر میں ایک بار پھر میرے پاس آئی اس کی انگلیاں موٹی اور بھدی ہو چکی تھیں۔ ہاتھوں کی پتھیلیاں سوزج گئی تھیں۔ وہ ہاتھوں پر پٹیاں باندھے رکھتی۔ مصیبت یہ ہوئی کہ اسے مجھ پر اعتبار نہ تھا۔ میرے مشورے ایک بار پھر میرے کانوں پر پڑے اور دو سال بعد مرلیضہ اس مہیا بی سے اس قدر پیاری ہو گئی کہ اس شخص کو میری بات مان لیتی۔

پانچواں مریض:

یہ ایک باری تھا۔ وہ وجع المفاصل میں مبتلا تھا۔ دراصل اسے یہ بیماری بچپن سے لگی تھی۔ تین بار اسے سخت بیمار رہا جس سے دل پر بھی اثر ہوا۔

لیکن میرے طریقہ علاج سے وہ تندرست ہو گیا۔ آخری بار جب اس کے متعلق اطلاع ملی تو اس کی عمر نوے سال ہو چکی تھی اور وہ سجدہ چنگا تھا۔

چھٹا مریض: یہ پٹ میں رطوبت بھر جانے کا مریض تھا۔ اس نے بہت مہیا بی اس سے ڈاکٹروں سے مشورہ کیا تھا۔ لیکن مرض بڑھتا گیا

پچھڑے بھی مریض ہو گئے، مسٹر اورٹن کے علاج سے وہ شفا یاب ہوا۔

ساتواں مریض : چٹائی کی سوزش کا مریض تھا، اس کی مینائی کمزور تھی، اس کے ایک سابع نے جس کے پاس ایم۔ ڈی کی دگر تھی، اس کے ایک سابع نے جس کے تعلق پیش بینی کی تھی کو اگر وہ مکمل آرام بھی کرے۔ اس کی زندگی کے آخری سال کسی فی۔ بی بینی ٹورم میں گزریں گے۔

مسٹر اورٹن کے علاج سے وہ تندرست ہو گیا۔ مینائی عود کر آئی۔ اور جب اس نے اپنی زندگی کا ہمیر کرایا تو اسے صحت کا درجہ اول کا سرٹیفکیٹ ملا

مسٹر اورٹن کا قول ہے کہ ان کا کوئی مریض ان کا علاج مکمل چھوڑ کر بدل یا ہسپتال ہو گیا۔ نہ ہی ان کے ہاتھوں کسی مریض کی موت واقع ہوئی۔ اچھے اچھے شپلٹس ان کے پاس مریض بھیجتے تھے، بلکہ خود سہل کرتے سرورہ کرتے اور سرورے لیکر جاتے بلکہ مسٹر اورٹن سے طرز علاج سیکھ کر جاتے۔

حاصل کلام ۱ : اس باب کو اس تفصیل سے تحریر کرنے کا مقصد ناظرین کو یہ بتانا ہے کہ ہنپاٹرم صرت ذہنی اور روحانی عوارض کا علاج نہیں کرتا وہ جسمانی نقصان کو بھی اپنے دائرے کاریں لے آتا۔ لیکن اسکی مشرطیں مندرجہ ذیل ہیں۔

معانج : جسم کے اعضاء کی فزیالوجی اور ناٹوشی سے واقف ہو۔

وہ ایک قابل اور ذہین فرد ہو۔ اور مریضوں کو اس پر اعتماد ہو۔

علاج : ہنپاٹرم۔ ایوٹھیک کا مرکب ہوگا۔

غذا : متوازن مگر اس مریض کے من پسند ہوگی۔ اگر مریض اسے کھانے میں پسند و پیش کرے گا۔ تو ہنپاٹرم کے طریقے استعمال کیے جائیں گے۔

ہنپاٹرم کی کاریاں

مصنف نیاز محمد ایم۔ اے

یہ کتاب ہنپاٹرم کے کئے ناموں میں عملی تجربات حاصل کرنے کے بعد لکھی گئی ہے۔ اعلیٰ قسم کے سچ۔ زمین کا انتخاب۔ پانی اور کھانا کا انتظام۔ ہنپاٹرم کے طریقے۔ جیسا یاں دواؤں کی نام۔ ہنپاٹرم کے تھے یہ کتاب معلومات کا خزانہ ہے قیمت صرف چار روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

جہانگیر ایکسپو۔ نو لکھا بازار لاہور

پندرہواں باب

نزہہ ذہنی اور اعصابی بیماریاں

ماہرین ہنسٹرم جو اس سائنس کو طریقہ علاج کے طور پر اختیار کریں گے ان کی رہنمائی کے لیے چند سطوح تعلیم بندی کی جاتی ہیں۔

جو لوگ عصبی ریفز ہوتے ہیں۔ وہ اپنی کیفیت اور بیماری کی علامات صحیح طور پر بیان نہیں کر سکتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا انگ انگ بیماری ہے۔ اس قسم کے مریض ایک ریٹرن کن فلیج ہو سکتا ہے، ارادوں میں کمی قوت، فیصلہ میں کمی، شبہ بیداری، اور ذہنی طور پر ایک بہتر پرنٹنگ ہونے کی کئی کی شکایت کرتے ہیں۔ وہ مزید بتاتے ہیں کہ اس مریض میں تمام ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اکثر انہوں نے صحت کے قوانین کو مانگ کر صرف ادویات کا سہارا لیا ہوتا۔

یہ بات کھول کر بیان کی جا رہی ہے۔ کہ صرف ہنسٹرم مریض بیماریوں کا درماں نہیں ہے۔ ہنسٹرم ایک ارادی عنصر ضرور ہے۔ بعض بیماریوں میں ہنسٹرم ہی علاج آتا ہے۔

عام طور پر لوگ اپنی صحت اور صحت کے احوالوں کا دھیان نہیں رکھتے جب کوئی بیماری انہیں آنے لگتی ہے۔ تو یہ تھپتھپا ڈھال دیتے ہیں۔ اب دماغ ہرگز

کو تنہا شکر کرتا ہے۔ وہ قوت ہاضمہ پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ وہ نفاذ تنفس، دل، و دیرین خون بول و بز زادہ جس پر بھی اثر ڈالتا ہے۔ ایک بیماری سے گھبرا ہوا فرد کو ادیب بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح کمزور سے کمزور تر ہو جاتا ہے۔ دماغ سرد و سوسوں کی آماج گاہ بن جاتا ہے۔ اور ریفز مالی خویلا اور ضبط میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

میں صابج کا کردار ادا کرنے سے پیشتر علامات سے مرض کا اندازہ لگانا ضروری ہے۔ اب کچھ دماغی حالتیں اور ان کا علاج تحریر کیے جاتے ہیں۔

سرور کا علاج

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض مریض صاحبان سرور کے علاج کے طور پر کلام پڑھتے ہیں۔ یا تو یہ لکھ کر ریفز کی پیشانی پر لگا دیتے ہیں۔ یہ اس کے کلام کا اثر ہے۔ یہاں یہ کہنا مفقود ہے۔ کہ عام ادویات کے کھانے کے علاوہ بھی سرور کا علاج ہو سکتا ہے۔ ہنسٹرم ان میں سے ایک طریقہ ہے ریفز کو کڑی پریشانیاں۔ بہتر یہ کہ آرام کی پریشانیاں۔ تاکہ علاج آئے آرام اور سکون ہے۔ عامل ریفز کو اپنے دونوں ہاتھ بند کر کے اس طرح جھائے دے۔ کہ اپنے دونوں ہاتھ سر کے اوپر آگے سے چھپے بغیر تکے جائے۔ اس دوران میں گھوری کو چھوئے بھی اور ساتھ سر سے دتے

یہ جھائے سر میں خون کی زیادتی کو کم کر دیں گے۔

مری خون کم ہو رہا ہے۔

اس طرح درد رنج ہوگا۔

اب درد کم ہو رہا ہے۔

درد دور ہونے والا ہے۔

اب درد دور ہو گیا ہے۔

عالی محسوس کرے گا۔ کہ درد دور ہو گیا۔ مریض پرسکون ہے۔ اب وہ

مشورہ دے

اب درد نہ ہوگا۔

درد کا احساس نہ کریں

درد کا خیال دل میں نہ لائیں۔

اب آپ سکون سے واپس جاسکتے ہیں۔ اس کے بعد مریض کو عالم

استقرار سے باہر لایا جائے۔

عصبی کمزوری کا علاج

عصبی کمزوری کے مریضوں کی کیفیت اس سے قبل بیان کر دی گئی۔ یہ مریض نہ صرف عصبی کمزوری کی علامات تفصیلاً بیان کرتے ہیں۔ بلکہ جسم کی ہر بیماری کو کو کسی نہ کسی طرح گھسیٹ کھارج کر عصبی علامات کا ایک حصہ بنا دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں ان کے منہ میں نقص ہوتا ہے۔ دل درست نہیں ہوتا۔ پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ کسی کام کو دل نہیں چاہتا۔

ٹانگوں میں چوٹیاں می لڑتی معلوم ہوتی ہیں۔ یا ٹانگیں بوجھل معلوم ہوتی ہیں بھولی کام سے تھکاوٹ طاری ہو جاتی ہے۔ رات نیند نہیں آتی۔ ضعف بصارت دل دھڑکتا۔ دماغی کمزوری۔ کچھ یاد نہ رہتا۔ اور معلوم کون کونسی علامات اور عوارض کا وہ اظہار کرتے ہیں۔ اس قسم کے مریض ایک ڈاکٹر پر اعتماد نہیں کرتے اور ڈھیلے یقین ہوتے ہیں۔

صرف ان مریضوں کا علاج کیا جائے جنہیں آپ پر اعتماد ہو۔ اور وہ آپ کی شہرت اور حقیقت کے معترف ہوں۔ اگر وہ محض یہ بھی کر دیکھیں گے اصول کے مصداق آئیں تو انہیں کسی مستند ڈاکٹر کے طرف بھیج دیں۔

علاج: مریض کو عام کرسی پر بیٹھائیں۔

۱ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑیں ختم کہ عالم استغراق میں پہنچ جائے
۲ اب سر کے اوپر سے پلٹ کر جانب جھکے دیں۔ اور ساتھ ساتھ
ہی دماغ، دل، معدہ اور ان کا اعضا پر پھونکیں ہاں جن کی
کمزوری کا مریض شاکی ہے۔ ساتھ ہی یہ سرشروع دیں۔

تمہارے اعصاب کمزور ہیں۔

یہ کوئی ناقابل اصلاح بیماری نہیں

تم حوصلہ مند ہو۔

تمہارا دماغ قوی تر ہوتا جا رہا ہے۔

تمہاری تمام بیماریاں دور ہو جائیں گی۔

دل مضبوط ہو جائے گا۔

معدہ درست کام کرے گا۔

تم خوب کام کرو گے۔

بس اب اٹھ جاؤ۔

تم ایک مضبوط انسان ہو۔

لکنت کا علاج

بعض لوگ شروع ہی سے بھکلاتے ہیں۔ اور بعض کسی لمبی بیماری مثلاً
ملائی نائیر کے اثر سے بھکلا کر شروع کر دیتے ہیں۔ جو بچے بھکلاتے ہیں انہیں
تیلیسی اداروں میں بکری نہیں مل سکتی۔ بالخصوص کالجوں کے پروفیسروں کی
اسامیوں کے لیے وہ نامزد قرار دیئے جاتے ہیں۔ اس لیے یہ ایک بڑی
خامی ہے۔

علاج ۱۔ مریض کو آپریشن کا اعتبار دینا چاہیے۔ ایسے مریض مختلف
ڈاکٹروں اور سیکشن کے پاس جکر کاٹ کاٹ کر باؤں جوچکے ہوتے ہیں۔ ان
کے دل میں کسی ڈاکٹر یا حکیم کی پیچھے سی وقت نہیں رہتی۔ مابین سٹریٹم ایک
خاص شہرت کا مالک ہوتا ہے۔ اس کے علاج سے جو مریض شفا پانچے
ہوتے ہیں۔ وہ شفا کو معجزہ گردانتے ہیں۔ اور اپنے کسی کا سوا اور سے کر
لوگوں کو بار بار بتاتے ہیں۔ اس لیے مابین سٹریٹم کے پاس جو پرائیوٹ آتا ہے
وہ اسکی شہرت سے تناشر ہوتا ہے۔ تاہم مابین کو چاہیے کہ جلد ہی کام نہ لے۔
وہ مریض کی ہسٹری سے زیادہ کامیابی ان بچوں میں ہوگی۔ جو کسی مرض

کے نتیجہ میں بھکلاتے گئے۔ فوجیوں اور غلام میں جنگ کے تباہ کن پیمانہ بھی دماغ
پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

انہیں مشورہ دیں کہ آپ سونے کی حالت میں ان کے پاس آئیں گے اور
علاج کریں گے

۱۔ بچہ جب سو رہا ہو تو اس کے برابر لیٹ جائیں
۲۔ اس کی پیشانی کو مکھڑا سا پتھیرا لیں۔ تاکہ مکمل طور پر بیدار نہ ہو۔ اور
ساتھ ہی پیشہ مشورہ دے۔ تم سو رہے تھے۔ میں نہیں بیدار نہیں
کروں گا۔ تم بھی سیدھے عالم استغراق میں چلے جاؤ گے۔
اب تم نیند میں نہیں ہو۔ تم عالم استغراق یا توہیم میں پڑ گئے ہو۔ تو
میری باتوں کا جواب دو گے۔
کچھ دیر بعد عامل اپنی انگلی مریض کے منہ کے پاس لے جائے اور
زبان کو چھوئے۔ اب یوں مشورہ دے

یہ میسر ہی انگل ہے۔ اس میں ایک خاص تاثیر ہے۔
..... یہ اثر تمہاری زبان میں منتقل ہو رہا ہے۔ تمہاری زبان میں
طاقت آ رہی ہے۔ زبان کی تھوڑی دور ہوگی۔
اس دوران میں زبان کو چھو کر رہے اور چہرے پر ہنسیک مارتا رہے
لیکن اتنی مریض سے کہ مریض عالم استغراق سے باہر آئے۔ اب عامل یہ کہے
تمہاری زبان درست ہو گئی ہے۔ تم بولو۔ تم درست
بول سکتے ہو۔ تمہارا نام کیا ہے۔ تمہارے ابا جان کا نام کیا ہے۔

مریض کی زبان میں کثرت نہ ہوگی۔ اب اسے مشورہ دیں۔

تم پیچھے نیند سو جاؤ۔ نہیں نیند آرہی ہے۔ سبکون سے سو جاؤ۔

جب مریض سو جائے۔ تو عامل آرام سے اٹھ کر واپس آجائے۔

دوسرے دن مریض کو اپنی کلینک میں نہ بٹھائیں۔ مریض کے عزیزوں سے

معلوم کریں کہ کثرت میں کوئی فرق آیا۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ کچھ فرق آیا۔ اب

مریض کو کھلوا بھیجیں کہ وہ پہلے سے بہتر ہے۔ میں دوبارہ رات کو تمہارے پاس

آؤں گا۔

پچھلے قریب ایک ہفتہ تک بعض صورتوں میں اس سے زائد جاری رکھیں۔

تھے اگر کثرت ختم ہو جائے۔ غسل کرتے پہلے کے جسم پر ریشمی قمیض نہ پہن

بلکہ کپاس کے ثروت کے کپڑے پہن۔

ضعف بصارت کا علاج

مستر لادس اردن نے بار بار تحریر کیا ہے کہ ضعف بصارت کے لیے

ہینا ٹرم کا طریقہ شفا بخش ثابت ہوا ہے۔ وہ اس اصول کے حامی ہیں

کہ ایک ہینا ٹرم اسی ان اپنی قوتوں کا پورا استعمال نہیں کر پاتا۔ اور

عمل ہینا ٹرم سے یہ ممکن ہے کہ اس کی خفیہ قوتوں کو اجاگر کر کے استعمال

میں لایا جائے۔ مثلاً ایک فرد جو بظاہر ضعف بصارت کا مریض ہے۔ اس کی

بصارت نامثل ہے۔ لیکن وہ پوری بصارت کو بروئے کار لانے سے عاجز

ہے۔ ہینا ٹرم اسکی مدد کرتا ہے۔ اور حقیقی قوت کو بروئے کار لے آتا ہے

علاج: یہاں پھر یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ مریض کو عامل پر قنارہ ہو۔ وہ

اسکی شہرت سے شاکر ہو۔ وہ علاج کی غرض سے آیا ہو۔ اور علاج کے دوران

عامل کی باتوں پر قنارہ کرے۔ اور اپنی خفیہ قوتوں کو متحرک کرے۔ علاج یہ ہے۔

۱۔ عامل محول کو کھانے کی سی پچھائے

۲۔ سامنے کرسی پر بیٹھے

۳۔ اپنی قوتوں کا منظر صاف پانی اسکی آنکھوں سے لگائے۔

۴۔ اب اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے تاکہ عالم استغراق یا توہیم

پیدا ہو جائے

۵۔ اب عامل اسے جھانے دے۔ اور اس دوران میں اسکی آنکھوں

کو چھوئے اور ان پر کبھی کبھار ہلکی سی جھونک مارے۔

اور آنکھیں بند کر دے۔ یہ مشورے دے۔

تمہاری آنکھوں میں نور کی کمی نہیں۔ تمہاری آنکھوں میں

قوت ہے۔ بنیائی ہے۔ میرا عمل اس

بنیائی کو واپس لا رہا ہے۔ تم نامثل فرد کی طرح دیکھو گے۔

دیکھو گے۔ باریک سے باریک تحریر کی کتاب پڑھو گے۔

اس کے بعد عامل اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھرے اور کہے۔

تم اب عالم استغراق سے باہر ہو۔ میں تین ثبات تھوں گا۔ تم

آنکھیں کھول دو۔

مریض آنکھیں کھول دے گا۔ اور خود بتائیگا کہ اس کی بنیائی پہلے

سے بہتر ہے۔ اس کی آنکھوں میں ایک خاص قوت سمجھ گئی ہے۔ وہ چنے سے بہتر دیکھ سکتا ہے۔ مریض کو یہ مشق کئی بار کرائی جائے۔
 مسٹر لاس اورٹن کی رائے میں صرف ماوراءِ انڈوں کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا۔ باقی تمام لوگ کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انہوں نے بت سے لوگوں کو علاج کیا۔ جو لوگ پیسے غنیک لگاتے تھے۔ انہوں نے عینکس اتار دیں۔ جو لوگ تھریروں کو بہت نزدیک سے پڑنے کے عادی تھے وہ مناسب فاصلے پر پڑھنے لگے۔

خوف و ڈر کرنا

بعض لوگ خوف کے مریض ہوتے ہیں۔ مثلاً دریا میں نہانے کا خوف۔ ٹینک میں تیرنے کا خوف۔ بعض ادکیاں شادی کی زندگی گزارنے سے خوف کھاتی ہیں۔ اس لیے شادی پر ممانعت نہیں ہوتی۔ خاوند سے تعلقات قائم کرنے سے گھبراتی ہیں۔ اور ناخجہ موبجاتی ہیں۔ بعض لوگ گھوڑ سواری اور شتر سواری سے خوف کھاتے ہیں۔ بعض ہوائی جہاز کے سفر سے ڈرتے ہیں۔
 مسٹر لاس اورٹن نے ایک ایسی عورت مسٹر ڈالر کا خوف و ڈر کر دیا۔ وہ اپنی بچپن کی زندگی میں ہوا میں اچھا سے جھانے سے خوف کھاتی تھی۔ اس کی ماں اور خاندان دلے پیاز سے اسے برا میں اچھلتے ہوں گے اور وہ اسے خوف کے چٹختی ہوگی۔ جسکی پرواہ خاندان نے کسی فرد نہ کی۔ اور بچی جوان ہوئی۔ تو وہ خوف و دماغ میں پختہ ہو گیا۔

مسٹر اورٹن نے مسٹر ڈالر کو ساتھ لیا۔ اور وہ ہوائی اڈے کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس دوران میں اسے نسبتاً یاد کیا کہ ان کی منزل کونسی ہے۔ کلاہی میں مسٹر اورٹن پر عمل تیزیم کیا گیا۔ جہاز تیار تھا۔ مسٹر ڈالر کو مسٹر اورٹن نے اپنے ساتھ کاک پیٹ میں بٹھالیا۔ تھوڑی دیر بعد جہاز چار ہزار پانچ سو فٹ کی بلندی پر اڑنے لگا۔

مسٹر ڈالر پر سکون تھیں۔ چہرے پر کوئی پریشانی نہ تھی۔ کچھ دیر بعد جہاز واپس ہوائی اڈے پر اترتا۔ تو مسٹر اورٹن پھر بھی پرسکون تھیں۔ مسٹر اورٹن نے انہیں عالم استغراق سے لگا دیا۔ اس وقت کئی اخبارات کے نمائندے ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ ٹیلی مر کے نمائندہ کے جواب میں مسٹر ڈالر نے کہا۔

مجھے عالم استغراق کی باتیں یاد ہیں۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہوائی جہاز زمین کے اس قدر نزدیک اڑ رہا ہے۔ کہ میں زمین سے چیزیں اٹھا سکتی تھی۔

یہ مسٹر لاس اورٹن کا کمال ہے۔ انہوں نے شاید ہی مشورے دیے ہونگے کہ ہوائی جہاز زمین سے چند فٹ کی بلندی پر اڑے گا۔ یا جہاز میں کہا ہوگا۔ کہ جہاز اور زمین کا فاصلہ چند فٹ سے زیادہ نہیں۔ اور وہ عالم استغراق یا تیزیم میں اس فاصلہ کو چار ہزار پانچ سو فٹ تک جا پہنچا تھا چند فٹ بھٹکتی رہیں۔

انزاتِ ادیت دور کرنا

بعض لوگوں کو زندگی میں انزیتِ ناک کام کرنے پڑتے ہیں جن کی وجہ سے انہیں جسمانی اور روحانی صدمات پہنچتے ہیں۔ شادی کی مرتبہ باعزت اور بے تصورانزادگی کی بنا پر غلطیوں یا بولیس گتے ہاتھوں ہو جاتی ہے۔ ایک شریف آدمی کے لیے یہ جسمانی اور روحانی انزیت بڑی دردناک ہوتی ہے۔ وہ میلنگی میں سخت مصطرب ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ایسی حالت کو سکون بخش ادویات سے دور کرنے اور جسمانی اور روحانی صدمات بھلانے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ یہ سکون بخش ادویات کا دور ہے۔ لوگ ان ادویات کے اُسی طرح عادی ہو چکے ہیں جس طرح بعض لوگ شراب و سمجنگ اور افیون میں صدمات اور پریشانیوں کا مداوا دھونڈتے تھے۔

ذیرک عامل جس پر اس بہرمت فرو کو اقامت ہو مندرجہ ذیل عمل کرے۔

۱۔ معمول کا کام کسی پریشادیا جائے۔ پشت پر ایک ٹیکر رکھ دیا جائے جو معمول کو سہلادے سکے۔

۲۔ عامل معمول کو کوئی چمکی چیز دے کر کہے کہ اس پر نظر میں جائے اور ادھر ادھر نہ دیکھے اور یہ مشورے دے

تمہاری نظریں اس چیز پر گڑی ہیں..... اس چیز میں ایک نرالی قوت پیدا کر دی گئی ہے..... یہ تم کو سدا دیتی ہے..... تمہارے

ذہن کو سکون دے گا..... تم سو جاؤ گے
۳۔ جب معمول کی آنکھیں بند ہونے لگیں تو عامل یہ کہے۔

تم سو جانا چاہتے ہو۔ تمہاری آنکھیں ابھیل برہی ہیں اب تم سو چکے ہو۔

اس کے بعد معمول کی آنکھیں بند ہو جائیں گی اور وہ عالمِ استغراق میں چلا جائے گا۔ اب عامل یوں مشورے دے

یہ واقعہ معمولی تھا..... اس کی تکرر کرو..... زندگی میں اس سے بڑے اور بڑے واقعات پیش آتے ہیں.....

اس واقعہ کی کوئی اہمیت نہیں..... اے سہلادو..... صرف مقصد کو سامنے رکھو۔

جب معمول کے چہرے سے پریشانی دور ہونے کے آثار معلوم ہوں تو یوں مشورہ دو۔

تم اب عالمِ استغراق سے باہر آنے والے ہو۔ ہر شیار۔ ایک نو تین مشرلاؤں اور اس کے متعلق ایک واقعہ مشہور سال ۱۹۱۸ء میں تحریر کیا گیا ہے۔ انگلستان میں پیسج کا ایک شہر اداکار جس روز کسی کھیل میں پیسجے دن شرکت کرتا۔ تو ڈرامہ کے اختتام پر ذہنی اور جسمانی کوفت سے بے جان ہو کر گر پڑا۔ اس نے اپنے دور کے مشہور ڈاکٹروں سے اپنا معائنہ کرایا۔ لیکن وہ کسی مرض یا عارضہ کی تہذیب نہ دیکھ سکے علاج کا گز نہ ہوا..... آخر اس نے مشرلاؤں اور اس کی طرف رجوع کیا۔

ہناشزم سے وہ شفا یاب ہو گیا ۔

سوال باب^(۱۶)

بے خوابی میں مبتلا مریض کو سنانا

ہستیاوں میں ایسے مریضوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ جو کسی پریشی کی وجہ سے سو نہیں سکتے۔ انہیں خواب آدھ گولیاں دی جاتی ہیں۔ بعض مریض ان گولیوں کو کھا جاتے ہیں۔ اور ان کے اعصاب پر ان کا اثر نہیں ہوتا۔ گولیاں سے بڑھ کر نوبت افیوں کے مرکبات مثلاً پیچتی ڈین اور ڈیامک آئی ہے میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں۔ جن پر دیا گیا کئی گولیوں کا اثر نہیں ہوتا یا بعض لوگ ہسپتال اچھے بچے داخل ہوتے ہیں۔ لیکن جب ہسپتال سے فارغ ہوتے ہیں تو ایسی ادویات کے عادی ہو جاتے ہیں۔

علاوہ انہیں آج کی پیچیدہ دنیا میں جب ہزاروں اور لاکھوں مسائل درپیش ہیں۔ ایک عام فرد کو سیکسٹرڈوں مسائل کا سامنا ہے۔ وہ دن کے وقت تخت پیچیدہ زندگی گزارتا ہے۔ جو اس کے اعصاب پر اثر چھوڑ جاتی ہے۔

بستر پر یہی سالہاں کے دماغ میں نوک دار سہالوں کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ اور وہ غندے محروم ہو جاتے ہیں۔ وہ ڈاکٹروں سے مشورہ کرتا ہے اور نئے سکون بخش ادویات منی ہیں۔ جب یہ ناکام رہتی ہیں۔ تو اعصاب کی قوت میں کمی کرنے والی دی جاتی ہیں۔ پھر نشہ آور ادویات کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

ایسے مریضوں کے لیے ایک اور راہ بھی ہے۔ جس میں کوئی دوائی یا دس کے زیرِ اثرات جسم میں داخل نہیں ہوتے۔ مریض عادی نہیں ہوتا لیکن عامل کو بڑی ہوشیاری سے کام کرنا لازم ہے۔ مگر یہ ہے کہ ڈاکٹر اس فن کو غور سے سیکھیں اور ادویات کی بجائے ہناشزم اور مس مریض کا طریقہ کار استعمال کریں۔ اس کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ اعلیٰ معمولی کو بستر پر لٹا دے

۲ خود بستر پر اس کے پاس میڈیکل جائے۔ اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے

۳ اب یوں مشورے دے

میں تم کو کچھ مشورے دوں گا۔ تم ان پر عمل کر دو۔ میں تم کو کرنے کے قابل بنادوں گا جنس میری گنتی کے دوران تم سو جاؤ گے۔ تم ذرا آنکھیں بند کر دو۔ اور میری گنتی سنو۔

اب ذرا آنکھیں کھولو۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔ بند کر دو اور میری گنتی سنو۔ ابھی میں نے صرف پانچ تک گنا ہے۔

میں دلی میں سیتہ تک گزوں گا۔ تم سوتے جا رہے ہو۔ اگر میری اس طرح جلدی سوز کے، تو معاملہ مریض کی آنکھیں ششوروں سے دو تین بار کھولنے، ان میں اپنی نظریں کھڑے اور سوتے دے

(ب) معمول کو لستر مرلہ دیا جائے۔

عالیٰ اصول کے لیٹر ریجیٹے۔ اپنے انہی اکھیں اُس کی آنکھوں
میں ڈالے۔ اور سمجھ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر یوں متورے
دے

مسکن دواؤں کا کوئی فائدہ نہیں..... میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ میں یہ طریقہ کئی مریضوں پر کامیابی سے آزمایا جا چکا ہے..... تم پر آزمایا جا سکتا ہے..... تم کو بھی غیدے آرام دیا جا سکتا ہے۔

فکر مند ہو۔ حرف میری طرف توجہ کر دو۔ جو کہ میں کہوں۔ اس پر عمل کر دو۔ میری لگاؤں میں ایک تاثیر ہے۔ جو برقیں میری نظروں میں نظریں ڈالیے وہ سوچا جائے۔ میں عام مرعیوں کو یہ توقع نہیں دیتا۔ آج تم کو یہ پیش کش ہے۔ فائدہ اٹھاؤ۔ تمہیں نیند آ رہی ہے۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔ سو جاؤ۔ پر شکون اور راحت بھری نیند۔ اشر تمہیں نیند مبارک کرے۔

حاصل کلام

حاصل کلام :- اس باب میں صرف ذہنی امراض کا علاج تجویز کیا گیا ہے۔ یہ ذہنی امراض یا اعصابی امراض کہی جاتی ہیں۔ ہسپتالزم اور مس مریمز کے ذریعے ان میں کامیابی کا امکان زیادہ ہے۔ اس لیے انہیں سسے تحرر کا حاراج ہے۔

ہیسا شرم کے ذریعے صرف اعصابی امراض کا علاج محدود نہیں ہے
بلکہ دوسری امراض بھی اس کی حدود میں آتی ہیں۔ اس سے قبل ایک
باب میں ان امراض کی کھول فرست دی گئی ہے۔

اس طویل فہرست سے چیدہ چیدہ امراض پرانگے باب میں بحث کی جائیگی۔ لیکن یہاں ایک بار پھر اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ ایوتھنک ڈاکٹر اگر سب ٹرم کا طریقہ سیکھ لیں یا سسٹم حکیم اس طریقہ کا سب سے بہتر مددگار بن سکیں تو بہتر علاج بن جائیگے اور طریقہ ہائے علاج کا بھی تعاون جس کا یہیے ذکر کرنا کہ ہے۔ منظرین سے نافذ ہو سکے گا۔

ہیپاٹرم وقت طلب سائنس ہے۔ وہ ڈاکٹر اور طبیب جن کے مطب میں روزانہ سینکڑوں مریض آتے ہیں۔ اس بات کے متغیر نہیں ہو سکتے کہ ایک مریض کو نیند سے استنہا کرنے کے لیے انیٹاٹیل جلد و جہد کس حد تک دینی کام حذر خواہ اور گریسوں سے کر سکتے ہیں۔

جب تک ماسٹر ڈاکٹر طریاستند حکیم اس سائنس کو نہیں اُپناتے، علاج
بندیہ نہیں شرم ان لائق اور زیرک عاملوں تک محدود رہنا چاہیے جن کی

چستر بیان کر دی گئی ہیں۔ بھونڈے عامل جنس انسان کی اناتھری اور فیاریجی کا کوئی علم نہیں ہوتا ہے۔ مریضوں کا بھونڈے طرح سے علاج کریں گے اور مریضوں کو نامہ کی بجائے نقصان ہوگا۔
اس لیے میں گزارش کروں گا۔ کہ مجمع باز عامل شوق سے ہیناٹرم کے عمل دکھائیں۔ لیکن ہیناٹرم کو بطور علاج استعمال نہ کریں۔

چیدہ چیدہ غیر اعصابی مراض کا علاج

اس باب میں دانت کا درد، جوڑوں کا درد، وجع المفاصل، سرطان کھانسی، ورم، تشنج، خواسش اور سین پر مختلف طریقہ شفا دلی جائیگی۔

دانت کا درد دور کرنا

- ۱۔ عامل معمول کو کرسی پر بٹھا دے۔ ام خود سانسے کریں پر پیچھے جائے۔
- ۲۔ درمیان میں ایک میز پر دانتوں کے روشن اور چمکدار اوزار ہوں دانت دیکھنے کا ڈاکٹر آئینہ بہتر ہے
- ۳۔ عامل معمول کو ہلایت کرے کہ وہ اپنی نگاہوں آئینہ یا کسی اوزار پر متوجہ کر دے

۴۔ عامل معمول کے رخسار پر اس جگہ انگلی رکھے جہاں درد ہو رہا ہے اور ذرا دبائے اب شورے دے
درد دور ہو جائے گا۔ میں نے یہ طریقہ کئی بار آزمایا ہے۔
اب درد کم ہو رہا ہے
اس کے ساتھ رخسار پر پھونکیں ماری جائیں۔ اب کہے۔
درد کم ہونے کرے اب تمہیں درد نہیں ہو رہا
تم آرام محسوس کر رہے ہو۔ پریشانی دور ہو گئی ہے۔ درد کا نام نہیں۔

۱۲۔ بٹھے ہو دانت ڈالنا

اسی طرح عامل معمول مریض کو استفادہ کی دنیا میں لے جائے
ادریوں شورے دے۔ میں تمہارا دانت درد کے بغیر نکال دوں گا درد سے خالی بالکل درد نہ ہوگا
محسوس کرو اب درد نہیں ہوتا تم میسری انگلی کا دباؤ بھی محسوس نہیں کرتے بھلا دباؤ کہے ہی کہاں اس کے ساتھ دباؤ بڑھائیے۔ دانت جڑ سے اکھڑ جائیگا۔
فردت پڑنے پر فار سپس بھی استعمال کی جاسکتی ہے

وجہ المفاصل

اس مرض کو انگریزی میں ڈیٹمیٹک فیور کہتے ہیں۔ یہ ایک ایسا مرض ہے۔ جو کسی وقت بھی دور ہوتا ہے۔ لیکن کسی وقت بھی واپس آجاتا ہے۔ ڈاکٹر اس سرف کا علاج کرنے اور مریض اسکی درد اور مسلسل علاج کی کوفت سے تنگ آجاتے ہیں۔ ایک دن آجانک یوں معلوم ہوتا ہے کہ مرض موجود ہی نہیں۔ درد ناپید ہو جاتی ہے۔ سوزش یا سوجن ختم ہو جاتی ہے۔ مریض کا بخار اتر جاتا ہے۔ بہوک عود کر آتی ہے۔ مریض چلنے پھرنے لگتے ہیں۔ آجانک چند دن یا چند ماہ بعد مرض آن موجود ہوتا ہے۔ جسم کا کوئی ٹوڑ سوج جاتا ہے۔ مریض کو بخار آتا ہے اور مریض درد کے مارے بلبلا تا ہے۔ کراتہتا ہے۔ اور پریشان ہو جاتا ہے

سیناٹرم کے ذریعے علاج

ڈاکٹر مرن کے بڑے بڑے قیمتی نسخے ناکام رہتے ہیں۔ مرض یوں معلوم ہوتا ہے۔ اپنی مرضی سے مریض کو چھوڑتا ہے۔ اور اپنی مرضی سے واپس آتا ہے۔ اس لیے اگر مرض واپس آجائے تو باہر سیناٹرم کو گھرا نا نہیں چاہیے علاج یوں ہے
۱۔ غافل مریض کو بستر پر لٹا دے اور خود پاس بیٹھ جائے۔

۲۔ مرن سے معلوم کرے کہ کون سے جھڑوں میں سوجن یا سوزش ہے اور وہ پردرد ہیں۔ ان پر سیناٹرم کا پانی لگا دے
۳۔ اب وہ مریض کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے۔ جب مریض عالم استفران کو پہنچے تو سوزش والے جھڑوں پر ہاتھ رکھ کر اس طرح جھالے دے کہ جھالوں کا رُخ جھڑوں سے پاؤں یا ہاتھوں کی انگلیوں کی طرف ہو۔ اب یہ مشورے دے۔ جھالے دماغ اور دل سے نکل دیں۔
سیناٹرم کا پانی پتہ پتہ ہے۔ تمہاری درد ہانگوں یا ہاتھوں کے ذریعے انگلیوں سے باہر نکال دی جائیگی۔ یہ حصے پردرد نہ رہیں گے۔ اب درد کم ہو رہا ہے۔ درد کم ہو چکا ہے۔

تمہارے چہرے پر درد نفع آ رہی ہے۔ درد جا رہا ہے۔
... اب بہت کم ہو گیا ہے اب درد نہیں ہے۔
اس کے بعد مریض پہلے سے بہتر ہوگا۔ باہر بارشش کرنے پر درد جاتی رہیگی۔

خارش اور جلن کا علاج

۱۔ خارش دوسم کی ہوتی ہے۔ ایک تعدی خارش ہے۔ جو بعض ننھی جھڑوں کے توسط سے پھیلیتی ہے۔ اس کا علاج سیناٹرم کے ذریعے نہیں ہو سکتا

عام خارش اور جلن کا مندرجہ ذیل علاج کریں۔

۱۔ عامل مریض کو کرسی پر بٹھا دے

۲۔ خود سنبھلنے کو کرسی پر بیٹھ جائے

۳۔ خارش اور جلن والے حصوں پر سرس مریم کا پانی لگائے

۴۔ اب اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے اور مریض کو عالم استغفار

میں پہنچا دے۔ اور جلن والے حصوں سے پاؤں اور ہاتھوں

کی طرف جھالے دے

۵۔ یہ جھالے دماغ اور دل سے ہو کر نڈر کریں۔

اب یہ شورے دے۔

جلن دور ہو رہا ہے۔ پانی پڑا تیر ہے۔ میں درد

کو آنکھوں کے ذریعے نکال دوں گا۔ اب جلن باہر جا رہی ہے

گئی۔ گئی۔

معمول ہوشیار۔ ایک۔ دو تین

کھانسی کا علاج

کھانسی تکلیف دہ مرض ہے۔ بالخصوص رات کو مریض کھانسی

کھانسی کر رہے حال ہو جاتا ہے۔ کمزور اور خف ہو جاتا ہے۔

سرس مریم کا پانی تیار کریں۔ اگر پہلے سے تیار شدہ

علاج: موجود ہے تو وہی استعمال کریں۔

۲۔ اگر موسم گرم ہو تو چھاتی پر لگائیں۔ اگر موسم سرد ہو تو اس میں

ہاتھ ڈبو کر چھاتی کے اوپر کے چوکھڑے پینے ہوں۔ اُن پر

مل دیں۔ اس طرح کر کھڑے بھیگ دسکیں۔ یعنی معمولی سا

پانی لگے۔

۳۔ اب عامل مریض کو عالم استغفار میں منجائے۔

۴۔ پھر جھالے دئیے جائیں۔ لیکن جھالوں کا رخ دل اور

دماغ کی طرف نہ ہو۔ یعنی جھالے پچلے جسم سے دماغ اور

دل کی طرف نہ جائیں

۵۔ مریض کو پھونکے ماریں اور پر شورہ دیں۔

اب تو سرس مریم والا پانی لگا دیا گیا ہے۔ اُس میں تاثیر

ہے۔ اب کے سینہ میں بگم ہے۔ جو اس

کے اثر سے خشک ہو جائیگی یا ناک اور منہ کے ذریعے اسے

آپ آسانی سے خارج کریں گے۔

اب کھانسی کا دورہ نہ پڑے گا۔ آپ

کو آرام محسوس ہو رہا ہے۔ چھاتی بھی ہو رہی ہے۔ اب آپ

پرسکون ہیں۔

معمول ہوشیار۔ اب استغفار سے باہر آؤ۔ ایک۔ دو

تین۔ بار بار شش کریں

دوسرے کا علاج

دوسرے ایک طریقہ بیماری ہے جو عمر کے ساتھ بنا کرتی ہے دورہ پڑتا ہے۔ تو مریض بے حال ہو جاتا ہے۔ چھاتی کی ٹالیاں سکڑ جاتی ہیں۔ اور اُن سے مخصوص آواز آتی ہے۔ مریض سانس لے پیتا ہے۔ لیکر ہوا باہر نہیں نکال سکتا۔ دوسرے کا علاج کم دیش دی ہے۔ جو کھانسی کا ہے۔ فرق یہ ہے کہ عامل کو بار بار غسل کرنا ہوگا اور بدول دھونا چاہئے۔ حال کا کمال یہ ہے کہ مریض اُس پر اعتماد کرے۔ اور بار بار اُس کے مطب میں آئے۔ اور نپاٹرم کی دوسے اپنی تکلیف کا مداوا کرائے۔

تشیح کا علاج

ہستادوں میں تشیح کے مریض عام دیکھے جاتے ہیں۔ گردن کے ہتھوں تشیح۔ چھاتی کے عضلات تشیح۔ پیٹ کے عضلات تشیح۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا تشیح۔ دراصل اسکی بنیاد اعضا ہیں اور جہانی دونوں ہوتی ہے۔ انگریزی میں اسے SPASMS کہتے ہیں۔ اور جو ادویات اسے دور کرتی ہیں۔ انہیں ANTISPASMICS کہا جاتا ہے۔

کبھی کبھی ادویات کے باوجود یہ مرض جاری رہتا ہے۔ اور مریضوں کو سپیشٹ کے پاس جانا پڑتا ہے

سپیشٹ کے ذریعے علاج۔ لیکن نے اس مرض کا علاج کیا اُن دنوں کے تجربات کی روشنی میں عامل مندرجہ ذیل قدم اٹھائے۔
۱۔ معمول کو کرسی پر بٹھا دے۔ اگر ممکن ہو تو کرسی پر بٹھا کر بائیں شلفہ چوک ۲۔ ہٹا کر مریض کو بٹھائیں۔ اور پٹوں پر لگا دے۔ جو تشیح والے اعضا کے اوپر ہوں۔

۳۔ عامل خود سانسے والی کرسی پر بیٹھ جائے۔ اگر مریض بستر پر دراز ہے تو ساتھ بستر پر بیٹھ جائے۔
۴۔ مریض کو عالم استفراف میں پہنچا دے
۵۔ اب یوں شروع دے

یہ تشیح اور اُس کا مدد کوئی بڑی بات نہیں.....
میں نے اس پریس مریض کا بائیں مل دیکھے.....
وہ پڑتا ہے..... میں نے کئی مریضوں پر آزمایا ہے..... تم آرام عموماً کرو گے..... درد دور ہو رہی ہے..... عضلات کا کچھ دھکم بھکا ہے.....
اب تم نارمل فرم ہو.....
معمول..... ہوشیار..... استفراف سے

باہر آؤ۔ ایک
دو
تین

سرطان کا علاج

سرطان اتنا شدید مرض ہے کہ آپ اس کا اعجازہ نہیں کر سکتے۔ دنیا کے تمام سائنس دان اس مرض کا علاج اور حفظ ناقص معلوم کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اس لیے یہ کہنا غلط ہے کہ صرف ہینا ٹرم سرطان کا علاج کر سکتا ہے۔

البتہ ہینا ٹرم دوسرے علاج میں مدد دے سکتا ہے۔ اور اسی اصول کی پیروی کر سکتا ہے جس پر ہم ایک گذشتہ باب میں بحث کر چکے ہیں۔ یعنی ایلتھمک طرز علاج، من پسند خورداک اور ہینا ٹرم کا اشتراک۔

سرطان تکلیف دہ مرض ہے۔ اور جسم کا سرطان زدہ حصہ درد کرتا ہے۔ جو علاج تجویز کیا گیا ہے۔ وہی کریں۔ دوسرا طریقہ جھالوں کے ذریعے سرطان کی بیماری کو جسم سے نکالتا ہے جھالے دل اور دماغ کی طرف نہ جاتیں۔ اس دوران میں عالم استغراق میں مریض کو رہ مشورہ دیں۔

تمہاری بیماری جسم سے باہر چلی جاسکتی ہے۔
یہ سیدھی کوشش ہے۔ بیماری باہر لائی
جاری ہے۔ بار بار شق کریں۔ کچھ نہ کچھ افادہ ہوگا۔

بڈیوں کے جوڑوں کا درد

یہ بظاہر وجہ المفاصل سے ملتا جلتا ہے۔ لیکن یہ الگ بیماری ہے۔ انگریزی میں اسے RHEUMATOID ARTHRITIS کہتے ہیں۔ اس مرض میں کوئی جوڑا جاناںک سوزش زدہ نہیں ہوتا دل پر زور نہیں دیتا۔ تیز بخار نہیں آتا۔ بلکہ انگلیوں میں میٹھا میٹھا درد رہتا ہے۔ اور جوڑوں پر ہڈیاں ذرا بھاری اور بد نما ہو جاتی ہیں۔

ہینا ٹرم سے علاج

جس طرح یہ مرض فرض ہے۔ اسی طرح اس مرض کے علاج میں فری تاج کی اسید میں ہے۔ مریض کو عامل پرا ختم ہونا چاہیے۔ تاکہ وہ اس کے طویل علاج کے دوران ٹائوکس نہ ہو اور اس کے مطب میں آتا رہے
منہ جو ذیل طریقہ پر عمل کریں

- ۱ معمول کو کرسی پر بٹھائیں
- ۲ عامل معمول کے ہاتھ جہاں میٹھی درد ہوتی ہے۔ اپنے ہاتھوں میں لے اور ان پریس مریزم کا پانی لگا دے
- ۳ اب وہ معمول کو عالم استغراق تک لے جائے تفصیل کا ضرورت نہیں۔
- ۴ اس کے بعد یوں شورے دے

یہ بیماری طویل ہے۔ لیکن میرے سس مریزم کے پانی میں تاثیر ہے۔ یہ بیماری کو زائل کر دیتا ہے۔ جسم بیماری کو باہر نکال دیتا ہے۔ یہ اپنا اثر کر رہا ہے..... بیماری تلف ہو جائے گی..... اس کے اثرات جسم سے نکال جائیں گے..... دیکھو تمہاری درد کی کوئی معمول ہوشیار۔ عالم استغراق سے باہر آؤ۔

ایک

دو

تین

اس کے بعد عامل کو کم از کم ایک ماہ تک روزانہ اس طرح عمل کرنا ہوگا جس طرح گوشتہ باب کے حاصل کلام میں تحریر کیا گیا ہے۔ ان امراض کی فہرست طویل ہے۔ جن میں مریزم کی مدد سے درست کیا جاسکتا ہے۔ یا پناہ مریزم کی مدد کی جاسکتی ہے

یہ کتاب میڈیسن یا طب کی کتاب نہیں ہے کہ ہر مرض کی تفصیلات دی جائیں۔ دوسرے اس کتاب کے صفحات بہت محدود ہیں اور زیادہ تفصیلات شامل نہیں کی جاسکتیں۔ ان صفحات کا بڑا مقصد اصول بنکر کسی عملی اشکال بتانی ہیں۔

زیرک عامل انہی خطوط پر باقی صیاب ریبوں کے علاج میں اپنی راہ متعین کر سکتا ہے۔ صرف ایک شرط ہے۔ کہ مریض کو عامل کے فن اور اس کی ذات پر اعتماد ہو۔

رنگ و روغن

دارش بنانے والوں کے یہ بہترین معاون کتاب ہے اس میں کچھ اچھا۔ پیچہ رکھی، لوبا وغیرہ رنگنے اور دارش کرنے کے طریقے بر قسم کے روغن اور دارش بنانے کی شناخت ہی آسان اور سادہ ترکیب دکھائی نہیں۔ قیمت ۳ روپے علاوہ محصول ڈاک

جہانگیر بک ڈپو۔ نوکھا بازار لاہور

ستارہ سوال باب

اخلاقی اصلاح بذریعہ سناسٹرم

یہ بات پائیزنٹ کو پیش کی جی ہے کہ عادی مجرموں کا جب پورٹ مارٹم کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اکثر کے دماغ میں رتوں لیاں تھیں۔ کچھ عادی مجرم ایسے تھے جن کے جسم میں پیدائش کے وقت کوئی نقص تھا۔ اسکے ساتھ ساتھ یہ بات بھی تسلیم ہو چکی ہے کہ سناسٹرم سے بعض مجرموں کا علاج ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر چھوٹے بچوں کا۔

اُمی کے ایک پروفیسر صاحب نے وغیرہ کیا کہ انہوں نے ایک طریق کار دریافت کر لیا ہے جس کی بچہ کی پیدائش پر ہی تباہا جاسکتا تھا کہ بچہ عادی مجرم نہ گا۔ لیکن وہ اپنی دریافت کو ثابت نہ کر سکے۔ پروفیسر صاحب کا دعوے تھا کہ ایسے بچوں کے جیروں پر ایسی نشانیاں ہوتی ہیں لیکن تجربہ نے تباہا کہ بعض خوش الحان افراد انھیں کئی سال تک معاشرہ کے شریف ترین افراد تصور کیے جاتے رہے۔ جتنی کہ معلوم ہوا کہ ان کے دل میں مجرموں کا کردار چھپا تھا۔ یہ تجربہ ناکام ہوا۔ لیکن اس نے ایک نئی راہ کھول دی اور یہ معلوم کیا جائے کہ خیر بچے مجرم کیوں بن جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑا نام تھا۔

سناسٹرم مجرموں کی اصلاح کرنے کی طرف بڑا اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن یہ کہنے میں ہل نہیں کر کہ طریقہ بھی دوسرے طریقوں کی طرح آخر محدود ہے۔ جس طرح انکھوں کے باہر پیدائشی اندھے کا علاج نہیں کر سکتے، اسی طرح چند ہی صد مجرم جن کے دلوں میں اندھنوں نے بہرین ثبت کر دی ہیں کبھی درست نہیں ہوں گے۔ اگر وہ سناسٹرم سے متاثر نہ ہوں گے تو کوئی دوسرا طریقہ کار بھی بے کار جائے گا۔ ایسے لوگوں کا حال تو یوں ہے کہ:

افریقہ میں ایک عیسائی مبلغ عیسائیت کے لیے ایک آدم خود قبیلہ میں گئے جس دور میں وہ تو متبع لیسٹائے۔ اور کہا میں تمہیں کھاؤں گا بچا رہے مبلغ نے اس پر غلط کرنا شروع کر دیا۔ دیکھو میرا یہ اچھی بات نہیں۔ یہ ظلم ہے۔ کمینڈین ہے۔ جرم ہے۔ لیکن سردار نے کہا۔ سنو مبلغ میں نے کل ہی اپنی ماں کو دیکھا تھا وہ ایک در مبلغ کی لاش کھا رہی تھی۔

یہ کہہ کر وہ باورچی صاحب کو کھا گیا۔ پروفیسر گٹنرل کا خیال ہے کہ وہ عادات جو کوئی فرد دوسرے سے حاصل کرتا ہے۔ وہ سناسٹرم کے ذریعے درست کی جاسکتی ہیں۔ ان میں خاص طور پر دو عادات قابل ذکر ہیں۔

۱۔ شراب خوردگی

۲۔ نشہ آور چیزوں یا ادویات کا استعمال

بعض مہمروں نے ایسی ادویات بنائی ہیں۔ اور دعوے کیا ہے ان کے کھانے یا پینے گوانے سے مندرجہ بالا دونوں بد عادتوں سے چھٹکارا پائے

جاسکتا ہے۔ لیکن ساتھ یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ان ادویات پر ایک خاص
اقتدار اور ان کی شفا بخش خوبیوں کے لیے خاص ذہن ہونا ضروری ہے
اگر ذہن اور اقتدار مقدم ہے تو اپنی پلا دیجے اور اس کا سیکہ لگا دیجے
لیکن مریض کو نہ بتائیے سچ بھی شفا ہو جائے گی۔ واصل یہ لوگ،
ارادی یا غیر ارادی طور پر مینا ٹرم کا سہارا لینا چاہیے۔ میں خواہ
وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اور اسے اعتقادہ ارادہ۔ قوت ارادی
اور مضبوط ذہن کے الفاظ میں۔

دوسری چیز جو مینا ٹرم کو شکست دیتی ہے یہ ہے کہ عام
لوگ مینا ٹرم کو علاج کا آخری ذریعہ سمجھتے ہیں۔ یہ غلط ہے اور مشکلات
پیدا کرتا ہے۔ اور شفا کے مواقع کم آتا ہے۔

اس لیے لازم ہے کہ مینا ٹرم کو شروع سے آزمایا جائے تاکہ اصلاح
جلد ہو۔ اس کا تناسب زیادہ ہو اور بہت سے اچھے بچے جرم کی دنیا میں
نہ بیچ جائیں۔ اب اصلاح کرنے کے چند طریقے تحریر کیے جاتے ہیں۔
۱۔ مریض کو آرام کر ہی بیٹھا جائے۔

۲۔ اسے یہ تاثر دیا جائے کہ اس مجرم کو کم تر اور بدکار سمجھا جا
رہا ہے۔

۳۔ اس کے ہاتھ میں عامل کوئی چمکتی چیز دے دے اور ہدایت
کرنے کہ اس پر انھیں گناہ دے

۴۔ اس کے بعد عامل یہ شور دے

یہ چیز تیار سے ہاتھوں میں دی گئی ہے۔ ایک خاص اثر کی حامل
ہے۔ اس پر نظر ڈالنے والے سوچتے ہیں..... تم بھی اس طرح سو
جاؤ گے۔ اب تیار انھیں جو عمل ہو رہی ہیں..... تم سونا پانچ
ہو..... تم انھیں شکر کرنا چاہتے ہو۔ اچھا سو جاؤ۔ پرسکون
نمید سو جاؤ۔ ہمارے تمام علم دور ہو جائیگے۔

مجرم استغراق میں پڑ جاتے۔ تو اس کے جرم کے متعلق چچے
تھے الفاظ میں مگر چھوٹے چھوٹے فقروں میں بات کر دے.....

تم نے دوبار چوری کی ہے..... اب تم چوری نہ کرو گے
..... تم میں یہ عادت ہی نہ رہے گی..... تم چوری
کر نہ سکو گے..... چوری کی عادت ہی نہ رہے گی.....

اب یہ عادت چھوٹ جائے گی..... ہم معاشرہ کے قابل
عزت فرد بن جاؤ گے۔

چوری دوسرے کی ہوتی ہے۔

حقیقی چوری۔ اس سے چور کو مالی منفقت ہوتی ہے

غیر ارادی۔ یہ چوری اول تو جو غیر ارادی طور پر کرتا ہے

مثلاً میز سے چائے کا چمچ جیب میں ڈال لیا۔ کوئی کا پی اٹھا

سرجیب میں رکھ لی۔ اس میں دوسرا مقصد یہ تو ہے کہ یہ جانی

نفاذ کی وقت کام آئے۔ بار بار کی مشق معمول کی اصلاح کرتے

ہو گئے۔

نشہ آور چیزوں کو ترک کرنا

اس ضمن میں کاسیانی اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب معمول کی عمر کم ہو۔ اُس نے کسی نشہ آور چیز کا استعمال جلد شروع نہ کرے۔ عملی طور پر ان خطوط پر کام کریں۔

۱۔ معمول کو آرام کریں پر بٹھا دیا جائے۔

۲۔ عامل سامنے بیٹھے۔

۳۔ معمول کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دی جائیں

۴۔ جب کچھ اثر معلوم ہو تو مندرجہ ذیل نشہ سے دیں

تم سمجھ معلوم ہوتے ہیں۔ تمہاری آنکھیں بند ہو رہی ہیں۔ تم تیند کی دنیا میں جا رہے۔۔۔۔۔ تم کو بنا جاتے ہو۔ تم سو رہے ہو۔ جب وہ استغراق کی دنیا میں چلا جائے تو عامل یوں ہے۔

تم ایل۔ ایس۔ ڈی کا نشہ استعمال کرتے ہو۔۔۔۔۔ اس سے

تمہاری دماغی خوبیاں گزر گزر گزر رہے۔ تم ایک بندہ زادہ

نوجوان ہو۔۔۔۔۔ تم نے دنیا میں بہت کچھ بنا ہے۔ تم نے اپنے

دماغ سے کئی کئی سچائی سچائی ہیں۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کر لی

ہے۔ دنیا میں بڑا نام پیدا کرنا ہے۔

۔۔۔۔۔ تم چھوڑ دو۔۔۔۔۔ یہ نشہ اب تم چھوڑ دو۔ اس

سے تمہاری دماغی خوبیاں واپس آجائیں گی۔ تم اعلیٰ انسان بن جاؤ گے

مسٹر لاؤس اور شن کا طریق کار

مسٹر لاؤس اور شن کا طریق کار نرالا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ دو برعادتوں کو ایک ہی دفعہ تیتے تھے اور جو عادت چھوڑانی مقصود ہوتی معمول سے اُس کا ذکر نہ کرتے۔ بلکہ دوسری کشتعلیٰ مشورہ دیتے وہ اپنے دو تقریبات کا اس طرح ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ میرے پاس ایک رفیق آیا۔ اُسے میٹھی چیزوں کی بے ساختہ خرید کی عادت تھی۔ اور ساتھ ہی ساتھ وہ بے تحاشا سگریٹ پتا تھا ایک سگریٹ بھجنا دوسرا سلگنا۔ میں نے اُسے مشورہ دیا کہ میٹھی چیزوں کی بے ساختہ خریدی نے اُس کے دانت جھڑ جائیں گے۔ وہ اپنی بہت گنوا بیٹھے گا۔ اور کئی بے ساختہ میں مبتلا ہو جائے گا۔ میں نے ویدہ وائتہ سگریٹ ترک کرنے کا مشورہ دینا دیکر اس کے متعلق بات تک نہ کی۔

اُس نے سگریٹ نوشی ترک کر دی

پھر وہ میرے پاس آیا۔ ابھی وہ میٹھی چیزوں کا بے ساختہ اور بے ساختہ خرید کی عادی۔ میں نے اُس کا منہ اندر سے بڑی تیتے ملا حظ کیا اور کہا کہ اُس کے منہ کے اندر بعض تبدیلیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ اُن کا اپنا اثر ہو گا۔ اب کڑوی چیزیں تمہیں میٹھی لگیں گی۔ اور میٹھی چیزیں کڑوی معلوم ہونگی۔

اُس نے یہ عادت بھی ترک کر دی

ب۔ میرے مطلب میں ایک خاتون آئی۔ اس نے دو بدعات کا ذکر کیا۔

- ۱۔ بسیار خوری
- ۲۔ ناخن کاٹنا

میری رائے میں وہ بسیار خوری کی مریض نہ تھی۔ وہ ایک محنت مند نوجوان خاتون تھی اور اسے اسی قدر خودک کی ضرورت تھی۔ یہ رائے میں نے اپنے دل میں رکھی۔ اور عالم استغراق میں اس سے یہ کہا۔

دیکھو بسیار خوری بڑی چیز ہے۔ یہ سوسائٹی میں نشان کو گرا دیتی ہے۔ جسم فربہ ہو جاتا ہے۔ تو یہاں تک کہ خطرہ ہو سکتا ہے۔ تم بسیار خوری چھوڑ دو۔ اس نے دانت کاٹنے کی بدعات ترک کر دی

ایک ماہر شائرم نے لکھا ہے پاکیزگی کے مریض انہی اکابر کا ایک طبقہ اس چیز کا علم دار ہے کہ جب بچے جوان ہوتے گئیں۔ تو انہیں دنیا سے الگ تعلق رکھا جائے انہیں عام زندگی کی بجائے تقدس کی زندگی میں گھیر لیا جائے اور صرف ایسا بچہ بچا جائے۔ جو ان میں پاکیزہ خیالات پیدا کرے میں ان خیالات کی تکرار کرتا ہوں۔ لیکن میرے پاس سو برس میں سال کے ایسے ارکان اور روکیاں آئیں جو ظاہری طور پر پاکیزہ۔ پاکیزہ اور مذہبی

ہاؤل تھیں۔ لیکن ان سے غیر ارادی طور پر ایسے عمل سرزد ہوئے تھے۔ جن کے تعلق میں موتیں تھیں۔ اور ایک حصہ کو معلوم ہی نہ تھا یا وہی نہ تھا کہ ان سے کوئی بڑی حرکت سرزد ہوئی

ب۔ دوسرے اپنے آپ کو مطہر کرتے تھے۔ لیکن جب بھی موقع ملتا وہی کچھ کر گزرتے۔ ج۔ مقررہ طبقہ اس فرضی زندگی کو خیر باد کہنا چاہتا تھا۔

میں نے بچوں کے اکابر کو میرے طبقہ کی انتہا منظور کرنے کو کہا اور انہیں عالمانہ زندگی کے درمیان ایک جزیرہ فرضی پاکیزگی سے باہر نکال لیا۔ انہیں مزید کسی علاج کی ضرورت نہ تھی۔ میں نے چار سال بعد معلوم کیا تو وہ عام انسان تھے۔ نہ زیادہ مذکم پہلے حصے کو سنا شرم کے فریضے ان کو یاد دلایں دلائی گئی۔

انہوں نے استغراق کے عالم میں میرے ماضی کو تسلیم کیا۔ شوق کے بعد استغراق سے باہر بھی وہ تسلیم کرنے لگے۔ اس طبقہ میں جنہوں نے تعاون کیا کہ انہیں عالمانہ زندگی گزارنے کا موقع دیا جائے انہیں فرضی زندگی نکال دیا گیا اور وہ عالمانہ زندگی گزارنے لگے۔ بہت کم ایسا طبقہ تھا جو بن جیوں اور لوگوں کے باور میں آسکے۔ روکیاں فن بن

دو رابطہ برائے آپ کو مطہر کرتے تھے اور وقت بے وقت کچھ کر گزرتے تھے۔ ان کا بندہ بہرہ نیا شرم علاج کیا گیا۔

ایک بہت بڑے طبقہ نے اس عادت سے رہائی پائی اور عیاض
زندگی میں داخل ہو گئے۔ چند ہی صدی کی اصلاح نہ ہو سکی۔ میں
برابر ان کے متعلق معلومات حاصل کرتا رہا۔ وہ مجرم بن گئے۔

حاصل کلام؛

ہیٹلزم اخلاقی اصلاح کا بڑا ذریعہ ہے۔ لیکن بد
قسمتی سے اسے آخری تجربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ حادثہ ناکامی
کا ذمہ وار دھتے ہیں۔
۱۔ جہر ہیٹلزم پر یقین نہیں رکھتے۔
۲۔ جو بچے دوسرے فرقہ ہائے کاسے استفادہ کرتے ہیں

علم قیافہ :- اس کتاب کی مدد سے آپ سرے سے کراؤں
ایک ہر انسان کو دیکھتے ہیں۔ اس کی دراپنی زندگی

کے ہر دور کے راز معلوم کر سکتے ہیں۔ آپ پرکشانہ گزرے گا اور کیا نام نہ اور
نقصان ہونے والا ہے۔ قدرت نے آپ کے اعضا میں کیا کیا خوبیاں عطا فرمائی ہیں
قیمت تین روپے۔

جہانگیر باب ڈپو۔ نو لکھا بازار لاہور

۱۸ ٹھارواں باب ہیٹلزم کا تعلیمی و سماجی استعمال

اس کتاب میں شہر تحریر کیا گیا ہے۔ کہ ہیٹلزم ایک سائنس ہے
ایک فن ہے۔ جو معاشرہ میں کسی دوسرے فن سے کم تر نہیں ہے۔
اگر یہ سائنس اور فن کسی جگہ پیشہ دار مداریوں اور محب باؤں کے ہاتھ
میں آگیا۔ تو تصور سائنس اور فن کا نہیں ہے۔ شہر جس سے ایک
شہر پر حق ارتیں کرتا ہے۔ کسی دیگر کے ہاتھ میں پڑ جائے اور وہ
اس سے قتل کر دے تو تصور شہر کا نہیں ہوتا۔

ہیٹلزم کو تعلیمی میدان میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اسلام میں یہ فردی ہے کہ جب بچ پیدا ہوتا اس کے کان میں
اذان دی جائے۔ یہ ثابت کرنا مشکل ہے کہ اذان سے بچے کو کیا
تعلیم حاصل ہوئی۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اذان درپہ تعلیم ہی۔ ماہرین
کی رائے ہے کہ شروع سے بچے کے دماغ پر اثر ہونا شروع ہو
جاتا ہے۔

مرحبان کاک برائی سمجھا ہے۔

ہر بچے میں ذہانت کی ایک چمکداری موجود ہوتی ہے۔ والدین کو

چاہیے کہ اسے دہاڑ دیں۔ اس زہر کو سکول بچے تک پھر بھی بن چکا ہو۔ بچے کی دماغی نشوونما تو اس وقت شروع ہو جاتی ہے جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ خدا کی ہمت میں کلام نہیں ہے لیکن اگر ماں کو اس کی شخصیت، اعلیٰ کردار بطور ماں اور اس احترام کا احساس دلایا جائے۔ جو بطور ماں اسے حاصل ہوا ہے۔ تو بچہ کا دماغ تیز بنے گا۔

ماں باپ کو یہ بات تسلیم کر لینی چاہیے کہ ان کے اپنے کردار کا اثر بچوں کے دماغ پر پڑتا رہتا ہے۔ اس لیے بچوں کو سزا دیا گروانے سے پیشتر وہ اپنے گریباں میں بھانک کر لیا جائے۔ جہاں تک جنسی تعلیم کا تعلق ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ

جب بچہ اس موضوع پر سوال کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ تو اس کو سوال کا جواب بھی ملنا چاہیے۔ بچے کو نشورہ اس طرح ملنا چاہیے کہ وہ اس کے جذبات کی صحیح راہ نمائی کرے۔ لیکن ان کو دہاڑ دے۔

بچہ اور سکول: سکول میں بچہ کو اساتذہ کی امداد کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ یہ امداد ڈیڑے کے بل بوتے پر پیش کی جائے۔ بلکہ استاد کو بچے کا مشیر بن کر اس کی راہ نمائی کرنی چاہیے۔

اوسط اور نجی بچے

سکول میں بچہ کو اساتذہ کی امداد کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ میں نے ادرکھا ہے۔ کہ ہر بچے میں ذہانت کا چنگاری موجود ہوتی ہے۔ بعض نجی اور اوسط بچے اپنی جنسی زندگی میں بڑے سائنس دان۔ جغرافیہ دان، اور کیمسٹ ثابت ہوئے۔ مشہور سائنس دان نیوٹن۔ اپنی سکول کے زندگی میں ان بچوں میں تھا جنہیں اوسط بھی نہیں کیا جاسکتا۔

مشہور کیمسٹین مرفٹن جن چرپل اپنی سکول کی زندگی میں سب سے تالائق رکھتے تھے۔

ڈیوڈ ہوم، ریچرڈ شیریٹان اور مشہور شاعر تھامس مور کے متعلق ان کی ماں کی رائے تھی۔ کہ نجی نہیں۔ جارج ایبٹ کو بڑی مشکل سے پڑھائی شروع کرانی پڑی۔ مولر چودہ سال کی عمر میں بڑی شکل سے کھد پڑھ سکتا تھا۔ ولنگٹن۔ کیرج اور کچر سکول کی زندگی میں نجی بتائے جاتے تھے سیدنی اور اگر محنت ہے وقف گروانے جاتے تھے۔ ڈین سوڈٹ گھوٹے اور ٹاماسٹائی وائی درستی میں نیل ہو گئے۔ اور انیس ڈگریاں زد دی گئیں۔ مگر دستہ کو نجی روکا جاتا تھا۔ تصیوڈر پارکر کی یاد مولیٰ بتائی جاتی تھی۔ لیکن وہ چونتیس زبانوں کا ماہر بنا۔

عام طور پر ان بچوں کی زندگی میں کوئی معمولی سا واقعہ ہوتا ہے۔ جو ان کے دماغوں کے پردے کو آمار دیتا ہے۔ اور وہ اپنے اصلی روپ

ظاہر ہو جاتے ہیں۔ مٹن کو شبہ انقلابی کلام دینے بطور سیکرٹری
برخواست کر دیا۔ لیکن اس واقعہ کے اس نے لازوال کتاب "جنت کھو گئی"
لکھی۔ شکیبہ اپنے گاؤں سے کچھ غلطیوں کی بنا پر بیگا۔ شہدایا تو
ایک بن گیا۔ اور پھر اب ڈرامہ لکھتا ہوا کوئی آج تک پیدا نہیں کر سکی
یہ چیز ثابت کرتی ہیں کہ غیر معمولی ذہانت بچپن میں پرووں کے
بچے جیسی رہتی ہے۔

اگر کوئی طالب علم اپنے آپ پر اعتماد نہ کرے تو وہ کتابی ذہن
کیوں نہ ہو۔ بے کار ہو جائے گا۔ اگر وہ اپنی قوتوں کو مزید نہ کر سکے تو
نا کام ہو گا۔ اور اگر وہ محنت نہ کر سکے تو ذہانت بے کار ہے۔

اصلی چیز صلاحیتوں کو مزید بڑھانا ہے۔ اور یہ ہنر شرم کا دوسرا
نام ہے۔ ایک شہرہ ہنر شرم کا قول ہے کہ ہنر شرم
فرد کی زندگی کی ہر ایک طرف کو ترقی نہیں دیتی۔ بلکہ تمام طرفوں
کو مضبوط کرتی ہے۔ اور اس طرح ہنر شرم زرخیز مضبوط ہو جاتی ہے

غیر معمولی ذہانت کے انسان میں عقائد تو ہوتا ہے۔ لیکن وہ بہت
دنیا دار بن جاتا ہے۔ ہنر شرم ایک عام بلکہ نجی فرد کی خفیہ ذہنوں کو
اجاگر کر کے ایک جگہ مرکوز کرتا ہے۔

ہنر شرم ایک طالب علم کو مندرجہ ذیل طریقوں سے فائدہ ہم پہنچاتا
ہے۔

۱۔ وہ آموختہ کو یاد رکھ سکتا ہے۔

۲۔ وہ آموختہ کو آگے بڑھانے پر قادر ہو جاتا ہے

۳۔ وہ آموختہ کا فوری استعمال کر سکتا ہے۔

۴۔ وہ آموختہ کا بہتر استعمال کر سکتا ہے۔

۵۔ وہ تمام بھری ہوئی صلاحیتوں کو مزید بڑھاتا ہے

۶۔ وہ طالب علم کو مسرت اور شادمانی دیتا ہے

مسٹر لاس اور مٹن کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شہرہ ناول نگار

آئے اور کہا کہ ان کے پاس خیالات کی کمی نہیں ہے۔ لیکن وہ خیالات

تاثرات کو ایک جگہ مرکوز کرنے سے قاصر ہیں۔ اور ایک مضبوط کہانی

نہیں بن سکتی۔ میں نے انہیں ہنر شرم سے منزل پر ڈالا۔ اور انہوں نے

مجھے مطلع کیا کہ آپ کے علاج نے نہ صرف خیالات میں سوت پیدا ہوئی بلکہ

وہ ایک مرکز پر اس طرح اکٹھے ہوئے کہ ناول گویا نمودار ہو گیا۔

ہنر شرم نہ صرف بھری ہوئے سبق کو یاد دلاتا ہے۔ بلکہ انہیں پریشان

اور بھرتے ہوئے نہیں رہنا دیتا۔ مسٹر لاس اور مٹن کہتے ہیں کہ ایک ٹیڈیکل

کالج کی طالبہ کا امتحان تھا۔ وہ ایک روز مشیر میرے پاس آئی۔ انہیں پریشان

تھی۔ اس نے کہا کہ آساکہ یاد کیا تھا۔ کہ اگر یاد نہ آتا تو میں امتحان میں اقل

آتی۔ لیکن اب بھول چکی ہوں۔ اب نیسیل ہونے کے علاوہ کوئی صورت

نہیں۔ میں نے اس پر مشل ہنر شرم کیا۔ دوسرے دن اسے چالیس سو

پونے گئے۔ نوے فی صد کے جوابات گویا ذہن سے اچھل پڑے اور

وہ اقل آئی۔

برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن نے ایک دفعہ ان طلباء کا تجزیہ کیا جنہوں نے امتحان میں بہت بُرے معلوم ہوئے ان میں سے پہلے تو نے پی صدر ہسپتالز کا عمل کیا گیا تھا۔ انہیں عالمِ استسقا میں یہ شہود دیا گیا تھا کہ امتحان میں وہ تجربے بہتر جواب دے سکیں گے۔ اور فوری ہسپتالز میں صرف معمولی ہوئی باتیں یاد ہی نہیں دلاتا۔ بلکہ پریشان کن باتوں کو جھل بھی دیتا ہے۔

مسرت اور شادمانی ہسپتالز میں کاسب سے بڑا عطیہ ہے کہ اس عمل کے بعد طالب علم کو مسرت اور شادمانی سے نوازتا ہے وہ تعلیم کی مشکلات کو اپنے آپ پر وجہ تصور نہیں کرتا۔ بلکہ اُسے پڑھائی کے دوران ایک گز مسرت اور شادمانی حاصل ہوتی ہے۔ یہ خوشی صرف اسے امتحانات میں ایک اچھے طالب علم کی صورت میں پیش کرتی ہے۔ وہ صرف بہت اچھے تجربوں سے پاس ہوتا ہے۔ بلکہ مسرت اور شادمانی اس کی محنت میں اضافہ کرتی ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ہسپتالز کے متعلق کئی کتب میں تحریر کیا گیا ہے۔ کہ جن لوگوں پر ہسپتالز میں کیا جائے وہ انہیں شدید ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
وہ ان کا دل بار بار محکم ہوتا ہے اور غریب سے امیر اور امیر سے امیر

ترجہ جاتے ہیں۔

ب۔ وہ غنی باتوں کا پتہ لگاتے ہیں۔

سٹریٹس اور ٹریکٹس ہیں کہ کاروبار کی ترقی از خود نہیں ہوتی انفرادی طور پر نہیں ہوتے۔ بلکہ جس فرد پر ہسپتالز کا عمل کیا جائے وہ ایک بہتر فزین بن جاتا ہے۔ اُسے اپنے آپ پر اقدار ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے کاروبار کو زیادہ اقدار سے چلاتا ہے۔ ان کے ساتھ ایک نئے انداز سے پیش آتا ہے۔ اور وہ کاسب بن جاتا ہے۔

اب ہم کچھ عملی طریقے بیان کریں گے۔ جن سے ہسپتالز بطور ایک تعلیمی ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے۔

ہسپتالز میں تعلیم دینا

- ۱۔ عامل معمولی کو آرام کر کے رہنما دے
- ۲۔ عامل کا کردار تعلیمی ماحول کا منظر ہو۔ اُس میں چارٹ، بگرائٹ اور کتابیں موجود ہوں۔
- ۳۔ معمول کو عامل پر اقدار مقررہ عامل کا تعلیمی بسیار مفید ہے۔
- ۴۔ عامل معمول کے ساتھ کوئی حکمت ہوگی چیز رکھے اور معمول کو ہدایت کرے کہ وہ اپنی نگاہیں اُس پر مرکوز کر دے۔ جب معمول کچھ سمجھ نہ سکا تو شروع ہو تو مندرجہ ذیل مشورے دے

اس چکنی چیز میں ایک سحر ہے۔ تم اس سے محروم رہے ہو،
تم جلد سو جاؤ گے۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔ تم
سونا چاہتے ہو۔ اچھا سو جاؤ۔
جب معمول عالم استغراق میں پہنچ جائے۔ تو وہ سبق
جو وہ عالم بیداری میں سمجھنے سے قاصر تھا
شلا کوئی فارمولا۔ کوئی پیوری۔ چوں کہ یہ کوئی
سوال پیش کرے۔ اب یوں شورہ دو۔
میں تمہارے سامنے ایک فارمولا پیش کرنے والا ہوں
..... یہ کوئی مشکل نہیں ہے
یہ فارمولا تم بخوبی سمجھ جاؤ گے اب سمجھو۔
اس کے بعد وہ فارمولا پیش کرے۔
میں منٹ سے پندرہ منٹ عالم استغراق سے باہر آؤ۔
امید ہے کہ وہ عالم بیداری میں بھی وہ فارمولا حل کر دے
گا۔ اگر ذکر کے تو کئی روز تک یا اسی روز کئی بار مشق
کرائیں۔

ہیٹنرم کے ذریعے عالم کی بھرتی قوتوں کو
قرن کرنا

بعض طالب علم ایک وقت ہی کی کام کرتے ہیں۔ اس سے ان کا
ذہن منتشر رہتا ہے۔ سکول میں اکثر غیر حاضر کھینچیں میں موجود
سینا میں موجود سمجھائیوں سے خوش گدیاں۔ اس طرح تعلیم
کا اثر لگا نہیں پڑتا۔ ایسے بچے کا علاج یوں کریں۔
مندرجہ بالا طریقے سے بچے کو عالم استغراق میں لے جائیں
اور یوں شورے دے

تم میں بڑی صلاحیتیں ہیں تم اپنی
صلاحیتوں کا استعمال نہیں کر رہے تم اپنی
کوششوں کو نہ سمجھو فضول کوششیں
چھوڑ دو اب تم انہیں چھوڑ دے
تم جو میں گفتگو میں سونہ گئے تعلیم کے یہ وقف کر دو
گئے

..... تمہارے سامنے ترقی کا بڑا وسیع میدان
ہے۔ تم نے کسی نین میں مار رہا ہے
تم ان غلط طریقہ کام کر رہے۔

میں منٹ سے پشیمانی طالب علم کو عالم استغراق سے باہر
لے آئیں۔ تواتر کوششیں طالب علم کی بھری ہوئی کوششوں
کو ایک جگہ ترخ کر دیں گی۔

بھولے ہو اسباق یاد کرنا

اس باب میں میڈیکل کالج ایک طالبہ کی مثال دی گئی
تھے کہ اس نے بہت کچھ پڑھا۔ لیکن امتحان کی آمد
پر یوں معلوم ہوا جیسے بہت کچھ بھول گیا ہو۔ ایسے طالب
علم کو عمل پینا سٹرم سے بہت کچھ یاد کرایا جاسکتا ہے
بعض ماسٹرین پینا سٹرم کا خیال ہے کہ ایک سال کی عمر
میں بچہ جن چیزوں کو دماغ میں رکھ لیا ہے۔ وہ بھی
یاد کرائی جاسکتی ہے۔ ہر حال بھولے ہوئے طالب
علموں کو اسباق یاد کرنے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے
مندرجہ بالا طریقہ کے مطابق طالب علم کو عالم استغراق
میں لے جائیں۔ اب یوں شروع دے

تم نے بہت کچھ یاد کیا ہے۔ ہر چیز تمہارے دماغ کے
ایک ایک گوشوں میں موجود ہے۔ تم انہیں اکٹھا کر سکو گے
یہ خود بخود یاد آ جائیگی۔

انہی ترقوں کو بیدار کرو۔ یاد کرو تم نے آج
صبح ہی کیا پڑھا تھا۔ ہاں کتاب کا آخری باب۔۔۔۔۔ تم
اس سبق کو بخوبی یاد کر چکے ہو۔ ان تمام کو اکٹھا کرو۔
اب تم اس قابل ہو کر سب کچھ یاد کر لو۔ تم کیوں تزلزل
ہو۔ تم سب کچھ بیان کر دو گے۔ آخر تمہیں باب یاد آ ہی گئے

غبی بچے کو متربیانہ

غبی بچے کی سب سے پہلے خوراک کا امتحان کریں۔ جن چیزوں کی
خوراک میں طبیات بالخصوص، میرواتی طبیات کی کمی ہو۔ وہ
دماغ ترقی نہیں کر سکتا۔ ایسے بچوں کو عمل پینا سٹرم
سے کوئی نامہ نہیں پہنچ سکتا۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے اسے
مدیت کرو کہ اس کے والدین اسے

۴۴ گرام

میرواتی طبیات

۴۴ گرام

دائیں

روزانہ کے علاوہ باقی نامہ دوسری تروازن خوراک کے کھلائیں
دودھ دہی۔ اٹرا، گوشت، مچھلی۔ دائیں۔ مٹن
کی خوراکوں کا جزو بنوائیں۔ اگر اس کے بعد بھی بچہ غبی
ہے۔ تو اس پر عمل پینا سٹرم کریں۔

عالم استغراق میں مندرجہ ذیل مشورے دے
تم بہت ذہن پچے ہو۔ تمہاری ذہانت پچے اجاگر نہیں ہوئی
تھی۔
اب تمہارا ذہن صاف ہو رہا ہے۔ تم سب کچھ یاد کر سکو
گے
تم بہت قابل پچے بن جاؤ گے

میں منٹ سے پشتر پچے کو عالم استغراق سے نکال لو۔

۱۹ انیسواں باب

ہینا ٹرم بذریعہ موسیقی

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض قوال جب قوال کرتے ہیں۔ تو بعض لوگ
وجہ میں آجاتے ہیں۔ اہل تصوف میں یہ بھی ایک منزل ہے۔
جہاں تک ہینا ٹرم بذریعہ موسیقی کا تعلق ہے۔ اس باب میں
روشنی ڈالی جاتی ہے۔

مشہور زمانہ پیانو نواز ریچناؤف کے متعلق بتایا جاتا ہے۔ کہ
ایک دفعہ مرنے کے کمر ٹوٹ کی خاطر نئی دھنیں تیار کرنے لگیں۔ لیکن
وہ اپنے آپ کو اس قابل نہ پاتا تھا۔ وہ ساؤنڈ ایک صوفی
پر پڑا اپنے کتے سے کہتا رہتا کہ ٹوٹ کے دن قریب آ رہے
ہے۔ ریچناؤف کے دوستوں کو ٹکڑے ہوئی۔ مگر وہ اپنے گھر کے ایک
گوشے میں پڑا کتے کو مار کرتا رہتا۔

آخر دوستوں نے ایک مشورہ دیا کہ وہ ڈاکٹر ڈاؤل سے
مشورہ کرے۔ اور ان کا جادو کا علاج آزمادیکھے۔ ریچناؤف
ڈاکٹر کے پاس گیا۔ ڈاکٹر موصوف نے اسے کرسی پر بٹھایا۔ اپنے
خلوص کا حوالہ دیا۔ اور مندرجہ ذیل مشورے دیئے۔

عالم استغراق میں پانوںوار کے کانوں میں ڈاکٹر ڈال کی آوازیں
وہیں۔

یہ حالت بت جلد اصلاح پذیر ہو جائیگی۔۔۔۔۔ تم کنسرٹ
کے لیے نئی دھنیں تحریر کرو گے۔ یہ دھنیں بہت اچھی
دھنیں بناتے تھے۔ تمہارے دماغ میں بڑی صلاحیت ہے
تم بہت جلد دھنیں تیار کرو گے۔

رچنا دے اس علاج کے بعد ایک نیا انسان تھا۔ اب
وہ نہ صرف نئی دھنیں بنانے پر قادر تھا۔ بلکہ اتنی دھنیں بن گئی
کہ کنسرٹ کے بعد جو مواقع پیش آئے وہ ان سے استفادہ کرتا رہا
کنسرٹ ہفت کا بیانی ہوئی اور اس کے سب سے ڈاکٹر ڈال کے سر بندھا
جب یہ دائرہ تحریر میں لائی گئی تو انتساب ڈال کے نام تھا۔
آرٹسٹ اور فن کار جس کو کہتے ہیں۔ یہ وصف بھی ہے اور بالی بھی وصف
اس لیے کہ جب عام افراد حاشہ کوئی واقعہ سے متاثر نہیں ہوتے وہاں آرٹسٹ اور
فن کار متاثر ہو جاتے ہیں اور کئی نئی چیز تخلیق ہو جاتی ہے۔ لیکن بالی بڑے بڑے کارگر
آرٹسٹ عوام کے سامنے اعلیٰ طرز کی شہرت کھاتے یا اثر پذیر ہو جاتے تو
صرف سازندہ ہاں پر کسی انگلیاں غلط نہیں لگی اگر گلا ساتھ دے گا۔ انکو پسینہ
آجائے گا۔ ہسکی گھٹوں کے ساتھ تپلیاں ناچیں گی۔ بکودہ اپنی قمری بھی جمل جائے گا
ان حالات میں بنا ٹرم با اعتماد و دست ہوتا ہے۔

اس کی وجہ سے نہ صرف موسیقار اپنے آپ پر اعتماد کرتا ہے
بلکہ عام حاضرین اس کے ساز اور اس کی آواز سے مسحور ہو
جاتے ہیں۔ اور وہ تمام حاضرین کی قربہ اپنی طرف کھینچ
لیتا ہے۔

ہیٹلرزم کے فوائد!

اگر کسی نیشن میں کار پر یہ عمل کر دیا جائے۔ تو وہ محض اور
حاضرین میں ایسا سماں باندھ سکتا ہے۔ جیسا کہ تجربہ کار موسیقار
یا کوئی دوسرا فن کار۔ ہیٹلرزم اسے اعتماد سے آشنا کرتا
ہے۔ وہ اعصابی طور پر پریشان فرد نہیں رہتا اور ایک
ایمان کار بن جاتا ہے۔ جو دوسروں پر جھبا جائے۔
ہو سکتا ہے حاضرین میں سے بعض اس کے فن اور موسیقی کے
سامان مثلاً ملوث۔ پانیو وغیرہ سے بھی اس قدر مسحور ہو جائیں کہ
بھری محفل میں ان کو جھجھکاری ہو جائے
ڈاکٹر برٹش نے ایک نیکو شہری میں ملازمہ کی پر ہیٹلرزم کر دیا
اس نے اسی حالت میں جینی لینڈ کے سامنے ایسی آوازیں نکالی ہیں
جو بڑے موسیقاروں کی آوازوں سے شائبہ تھیں۔ ڈاکٹر برٹش کا خیال
تھا کہ صرف ہیٹلرزم یعنی عالم استغراق میں موسیقاروں کی آوازیں
کی نقل کر کے گی۔

لیکن چند دن کی مشق کے بعد وہ ان آوازوں کو عالم بیداری میں نکالنے پر کامیاب ہو گئی۔ لوگ حیران تھے کہ ایک معمولی روکی کس طرح بڑے بڑے موسیقاروں کی فعل کر لیتی تھی۔
جہاں یہ مثال ہے۔ وہاں ظاہری طور پر اسکے برعکس جاتی ہوئی مثال بنیے۔

ایک موسیقار نے ایک خیمہ کے لیے میں اچھی آوازوں کا انتخاب کیا۔ انہیں تین چار ماہ تک تربیت بھی دی۔ لیکن ایک روک کا بھی معیار کو نہ پہنچ سکا۔ موسیقار کی التجا تمام روکوں پر عمل بنائیں کر گیا تھا۔ مگر کوئی بہتری نہیں ہوئی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ عمل بنائیں میں قری تھا۔ یا غلط طور پر کیا گیا۔

اصل بات یہ تھی کہ ان میں وہ فن ہی نہ تھا۔ جو موسیقار نے اپنا طبع نظر بنار کھا تھا۔ بنائیں تمام کام یہ کہے کہ بنیادی فن کو جلد بھینچیں۔ اسے ایک اعلیٰ معیار پر لے جائے۔ لیکن جب حوض میں پانی ہی نہ ہو تو میٹھا پانی کہاں سے آئے۔ پانی کو میٹھا کیا جاسکتا ہے۔

آواز کو نکھارنا۔

موسیقیسٹ اورٹن کہتے ہیں کہ انہوں نے اور مینی سکول نے نہ صرف نو آموز روکوں بلکہ مشہور موسیقاروں کو اپنے سکولوں میں داخل کیا اور بنائیں تمام کے ذریعے ان کی آوازوں میں نکھار پیدا کیا۔ وہ ان درس نگاہوں سے بڑے اچھے موسیقار بن کر نکلے۔ ان کی آواز میں توجہ آگیا۔ وہ عوام سے ڈرنے اور غن کھانے کی بجائے اپنے آپ اعتماد کرنے لگے۔ اور وہ نو آموز موسیقار جو عوام کا سامنا کرنے سے کتراتے تھے۔ محفل میں اس طرح مجھ کر بیٹھنے لگے کہ لوگ حیران ہوتے تھے۔

یہاں دو مسئلہ دیے جاتے ہیں۔

نو آموز موسیقاروں کو اعصابی طور پر مضبوط بنانا۔

وہ نو آموز موسیقار بطور معمول میں جو کچھ محفل میں آئے فن کا مظاہرہ کرنے سے کتراتے ہوں یا جنہیں ایک دو بار تھکے تجربہ ہوا ہو۔ لیکن یہ شرط ہے۔ کہ انہیں آپ پر کھلی اعتماد ہو۔ کہ آپ میں اتنی صلاحیتیں ہیں۔ کہ انہیں نیا انسان بنا سکتے ہیں۔

ایسے معمول کو نام کر دیں پر بیٹھائیں۔

۲۔ اُس کی نگاہوں کے سامنے کوئی چمکتی ہوئی چیز رکھیں۔
 ۳۔ اُسے حیات کریں کہ اپنی نگاہیں اُس پر متوجہ نہ کر سکے
 ۴۔ جب وہ سمجھ رہے ہوں گے تو اُسے شہرہ دیں۔

تم جانتے ہو۔ میں نے تمہیں کیوں تکلیف دی ہے۔ میں
 اپنی سمجھ کر شخصیت سے تمہارا اضطراب اور پریشانی دور
 کر دوں گا۔ تم سوچنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ تمہاری آنکھیں بوجھل
 ہو رہی ہیں۔ تم سونے کو ہو۔ اچھا ہے عالم استغراق میں
 تمہیں مناسب تین دن کا۔۔۔۔۔ اچھا تم سو جاؤ۔

جب معمول عالم استغراق میں پڑ جاتے تو یوں شہرہ دو
 تم ایک بڑے فن کار ہو۔۔۔۔۔ عوام تمہارا فن سننے کو
 بے قرار رہیں۔ مجمع پر نظر ڈالو۔۔۔۔۔ اپنے ہتھیار اور
 اپنے فن پر توجہ دو۔۔۔۔۔ تمہاری آواز مجمع پر جاوے
 جگا دے گی۔۔۔۔۔ وہ سمجھو ہو جائیگے۔ اور تمہیں
 اُس وقت پتہ چلے گا۔

جب فن کے اختتام پر دوبارہ دوبارہ کی آوازیں
 عوام سے آئیں گی۔۔۔۔۔ پھر تم عوام کے سامنے
 صبح کرنا کا شکریہ ادا کرنا۔ اور ایک بار پھر دھن
 چھیڑ دینا۔ میں سنٹ سے پیشتر موسیقار کو عالم استغراق سے
 باہر لے آئیں۔

بھدی آواز میں نکل رہا کرتا ہے

۱۔ معمول کو آرام کرسی پر بٹھائیں
 ۲۔ اُسے بتائیں کہ آپ کا مقصد کیا ہے اور آپ اپنی سمجھ کر
 شخصیت اور فن سے اس کی بھدی آواز میں فرقی پیدا کر سکتے
 ہیں۔ آواز نکل کر دل کش اور پرتاثر ہو سکتی ہے
 اس میں توجہ آ سکتا ہے۔

۳۔ اب اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔
 ۴۔ جب وہ تباہ معلوم ہو تو مندرجہ ذیل شہرے دیں۔
 تم سوچنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو
 رہی ہیں۔ تم سو جاؤ گے۔ اچھا سو جاؤ۔

جب معمول عالم استغراق میں پڑ جاتے تو یوں شہرے
 دو۔ تم ایک بند موسیقار ہو۔۔۔۔۔ تمہاری آواز
 دن بدن بگڑے گی۔ اس میں ایک توجہ پیدا ہوگا۔۔۔۔۔
 بھٹاس اور شہرہ پیدا ہوگی۔۔۔۔۔ ہم اپنی سمجھ کر شخصیت
 سے اس میں تبدیلی پیدا کریں گے۔

اس کے بعد معمول کو عالم استغراق سے باہر لے آؤ۔

میکسوال باب ۲۰ مضطرب مقررین اور سناٹرم

سکوں، کالوں اور نئے لیڈروں کے پلیٹ فارموں پر بڑے بڑے دل چاہ سناٹروں کیجئے میں آتے ہیں۔ سکوں کے طلباء کو جب سیٹج پر لایا جاتا ہے تو ایک حصہ سرے سے سیٹج پر آتا ہے۔ دوسرا حصہ شکل ایک آدمہ لفظ پر کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور باقی ماندہ سے ایک بڑا حصہ بھی حق کو گھٹھاتا ہے کبھی کثمت بھرے فقرات کہتا ہے اور کبھی پانی طلب کرتا ہے یا یکسر بھول جاتا ہے۔

کالوں کے طلباء میں تقریر سے زیادہ مجلس مذاکرہ میں ایسی حالتیں دیکھی جاتی ہیں، بعض وہ لوگ جنہوں نے مجلس مذاکرہ کے عنوان پر بہت سے دلائل یاد کر رکھے ہوتے ہیں۔ جب سیٹج پر آتے ہیں۔ قرآن کی یادیں جواب دے جاتی ہیں اور کچھ کہہ نہ پاتے۔

نیائیڈر ان سے کم نہیں ہوتا۔ وہ عوامی سیٹج پر ہو۔ اس میں ہر پارٹی منٹ میں تقریر کے دوران میں وہ عجیب حرکات کرتا ہے۔ برطانوی پارٹی منٹ میں بہت سے ایسے نقشے ریکارڈ میں ہیں۔

ان سب کی وجہ شخصیت کی کمزوری اور اپنے ادب پر اعتماد کا فقدان ہوتا ہے۔ پارٹی منٹ کے بڑے بڑے لیڈروں کے متعلق یہ تقریر ہے کہ وہ شروع میں بارغ میں نکل جاتے اور کئی درخت کو سانے رکھ کر تقریر کرتے، شلر کے متعلق مشہور ہے کہ وہ سانے آئینہ رکھ کر تقریر کی شق کیا کرتا ہے۔ اس طرح بڑی مدت میں ان لیڈروں نے اپنے آپ میں اعتماد پیدا کیا۔

سناٹرم میں وہی کام بہت ٹھوسے عرصہ میں کر سکتا ہے۔ یہ شخصیت گرا جاتا ہے۔ خفیہ قوتوں کو اجاگر کرتا ہے۔ اور طاقتوں کو کو دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی لڑکا یا لیڈر کثمت کا مدبھی ہو تو پہلے یہ معلوم کرنا چاہیے کہ کثمت کسی مامول، اعلیٰ حادثہ کی وجہ سے پیدا ہوئی یا پیدائش کے وقت موجود تھی۔ آخر ان کو کا کر کو علاج نہیں ہے۔

اعصابی حادثہ والی کثمت عام طور پر آن فوجیوں میں مئی ہے جو لوگوں کے حادثہ سے بچ کر نکلے ہوں۔ ہوائی جہازوں کی گویوں

کی بوجھ سے زندہ نکل آئے ہوں۔ اور توپوں کے گولوں سے
انہیں زندہ رہنے کا موقع ملا ہو۔ ایسی گنت کا علاج اس
کتاب کے اور باب میں دیا گیا ہے۔

نئے مقررین کا دوسرا نقص دلائل اور براہین کو قبول
جاتا ہے۔ وہ خیالات اکٹھے نہیں کراتے۔ حالانکہ انہوں
نے اپنی تقریر کی تیاری پر وقت صرف کیا تھا۔ اس قسم کا نقص
اضطراب میں آتا ہے۔

نئے مقررین کی ایک قسم وہ ہے جس میں بیڈریج پر جانے
سے قبل فیصلہ بدل دیتا ہے۔ ہر خیر خوف کی حد میں آتا
ہے۔ تاہم اسے ہم اضطراب کی حدود میں بھی شامل کر سکتے
ہیں۔

ان مقررین کا علاج مندرجہ ذیل طریقے سے ہو سکتا ہے

- ۱۔ عال عالم یا ضل ہو۔ اور معمول کو اسکی صلاحیتوں پر
اعتماد ہو۔
- ۲۔ معمول از خود علاج کے لیے آئے یا کسی مستند اور مختبر فرد
نے اسے امادہ کیا ہو۔

۳۔ یہ تجرباتی کام ہو۔

۴۔ اب معمول کو آرام کرسی پر بٹھائیں۔ اور اس کی نظروں میں
نظرین گاڑ دیں۔ جب معمول تیار ہوئے گئے۔ تو اسے یوں

شور سے دیں۔

تم سونا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ تمہاری آنکھیں بند سے بوجھل ہو
رہی ہیں۔ تم ابھی سو جاؤ گے۔ تمہاری آنکھیں بند ہو جائیں گی
۔۔۔۔۔ تم نیند کی دنیا میں پڑ جاؤ گے۔

جب معمول عالم استغراق میں پڑ جائے۔ تو یوں شور سے
دو۔

تم پیدائشی لیڈر ہو۔۔۔۔۔ تمہاری زبان میں اثر ہے
۔۔۔۔۔ تم جادو بیان ہو۔۔۔۔۔ تمہارے پاس حذبات
اور دلائل کی بھرمار ہے۔۔۔۔۔ تمہارا طریق تقریر لوگوں

کو جاتا ہے۔۔۔۔۔ لوگ تمہیں سننے کو بے قرار ہیں۔
تم اپنی خفیہ قوتوں کو اکٹھا کر۔۔۔۔۔ اپنے

خیالات کو اکٹھا کر ڈالو۔
اب تم بے لگان سیج پر سنبھا جاؤ۔۔۔۔۔ عوام کے

حذبات کے مطابق تقریر کا آغاز کر۔۔۔۔۔ آرام
اور سلامت کے ساتھ۔۔۔۔۔ آہستہ آہستہ۔۔۔۔۔ عوام

دلوں میں جھانک کر کچھ کہو۔

تم بہت جلد بڑے مقرر بننے والے ہو۔

اس کے بعد معمول کو عالم استغراق سے باہر لانا چاہئے۔
بار بار کی مشق سے مضطرب اور پریشان بیڈروں جادو

بیان مقرر بن جائیگے۔ یہ طریقہ اکثر نر آموز میٹروں پر آزمایا گیا اور ہر دفعہ کامیابی ہوئی۔

تمام شد

جہانگیر بک ڈپو۔
اردو بازار لاہور

ورزش، یوگا، صحت و آرائش حسن

اپنا جسم خوبصورت اور سڈول بنائیں
موٹاپے کا آسان علاج
ورزشوں غذاؤں سے بیماریوں کا علاج
شوگر، ذیابیطس کا علاج خود کریں
دل کی بیماریاں اور ان کا علاج
موٹاپے کا آسان علاج
قلج کا علاج
کینسر، سرطان کا مکمل علاج
پھلوں سبزیوں سے علاج
پاکستان و ہندوستان کی
جڑی بوٹیاں اور ان کے خواص
جنگلی بوٹیاں
حکمت کے راز
اعصابی تناؤ دور کریں
سر درد اور اس کا علاج
یادداشت بہتر بنائیں

مکمل پاؤں بلڈنگ کورس
پاؤں بلڈنگ کا انسائیکلو پیڈیا
پاؤں بلڈنگ گائیڈ
ماؤرن پاؤں بلڈنگ
مکمل کرائے
آسان کرائے
کرائے کیسے
جوڈو کیسے
یوگا ہم سب کے لیے
جدید یوگا
یوگا حسن صحت
فزیکل فٹنس خوبصورت نظر آئیے
خوبصورت اور سمارٹ بنئے
میک اپ، حسن اور فٹنس
سکینینہ حسن
محافظہ جوانی

جہانگیر بک ڈپو، اردو بازار، لاہور۔

بچوں کی کتب

رسول اللہ کے حالات زندگی
حضرت ابو بکر کے حالات زندگی
حضرت عمر کے حالات زندگی
حضرت عثمان غنی کے حالات زندگی
حضرت علی کے حالات زندگی
پیارے رسول کی پیاری باتیں
پیارے رسول کی پیاری کہانیاں
پیارے انبیاء کرام کی پیاری کہانیاں
پیارے خلفائے راشدین کی پیاری کہانیاں
پیارے صحابہ کرام کی پیاری کہانیاں
پیارے بزرگان دین کی پیاری کہانیاں
پیارے قائد اعظم کی پیاری کہانیاں
پیارے علامہ اقبال کی پیاری کہانیاں
پوشاہوں کی کہانیاں
جانوروں اور پرندوں کی کہانیاں
اقوال ذریں (میلی)
اقوال ذریں (حور)
دلچسپ باتیں
حیرت انگیز باتیں
حکایات بوستان سعدی
حکایات گلستان سعدی

حکایات روی
اقوال سعدی
اسلامی معلومات
سیرت النبی
معلومات قرآن
نیلام گھر
سائنسی معلومات
معلومات تحریک پاکستان
اہم مقالات پاکستان
اہم واقعات پاکستان
اہم شخصیات پاکستان
معلومات قائد اعظم
معلومات علامہ اقبال
پیاری نعتیں
محبوب نعتیں
100 مشہور نعتیں
مدینے والے (نعتیں)
الف لیلیٰ
حاتم طائی
باغ و بہار
طوطا پتا

عجیب و غریب مخفی علوم

شعبہ بازی
عجیب و غریب شعبہ
تحریر نگینے خاصیت اور اسرار
سچا خوابنامہ یوسفی پیغمبری
خوابنامہ یوسفی جہانگیری (اللہ زہد)
خوابنامہ حضرت یوسف (اللہ زہد)
خوابنامہ حضرت یوسف (سلیمہ بی)
خواب اور ان کی تعبیر
عورتوں کی نفسیات
ازدواجی نفسیات
کیڑوں کی پاستری
کیڑوں کی پاستری
ہم اور ہمارے ہاتھ
قسمت ہاتھ کے آئینے میں
ہاتھ کی زبان
عورت کی نفسیات
چٹانوں میں
ٹیلی پیتھی
شع بنی سیکھے
مقتنا نیست کاغذ
آتش بازی
نفسیاتی خوف اور ان کا علاج
رہبر روزگار
جدید دوری خانہ
آتش بازی
صد سالہ جنسیتی
کرکٹ کوچنگ کورس
سارہ کے ٹوٹکے
زارا کے ٹوٹکے
بچوں کے خوبصورت نام
مسلمان بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام
پریشان زندگی کو خوشگوار بنائیں
ہارمونیم گائیڈ
سرگرم بانی اور ہارمونیم بجانا سیکھیں

جہانگیر بک ڈپو • اردو بازار • لاہور -

جہانگیر بک ڈپو • اردو بازار • لاہور -

ہماری مفید اور کار آمد کتب

خوبصورت رومانی غزلیں	آسان عربی اردو بول چال
منتخب رومانی غزلیں	فارسی اردو بول چال
سافری منتخب غزلیں	انگریزی اردو بول چال
چوب بتائش (بات سار)	پریکٹ انگلش پیپر (چھوٹا)
چوب بتائش	پریکٹ انگلش پیپر (بڑا)
نمبر کیکولیٹر	اردو خط و کتابت
رہبر روزگار	جماعتیہ اردو خط و کتابت
جدید درزی خانہ	واری اردو خط و کتابت
آتش بازی	رومانی خطوط
صد سالہ جنتری	عظیم انگلش سپیکٹ کورس
کرکٹ کوچنگ کورس	پشتو بول چال
سارہ کے ٹوٹے	تفصیلی
زارا کے ٹوٹے	تفصیلی
بچوں کے خوبصورت نام	بیت بازی
مسلمان بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام	ولقریب اشعار
پریشان زندگی کو خوشگوار بنائیں	خوبصورت اشعار
ہارمونیم گائیڈ	متھے تے پتکن وال (شدی یاد کے گیت)
سرگم بانسری اور ہارمونیم بجانا سیکھیں	چرائنگلو (نیرے تے شدی یاد کے گیت)
فردوس بریں	مطلعے ہی مطلعے
نفسیاتی خوف اور انکاعلاج	مقطعے ہی مقطعے
ورزشوں غذاؤں سے بیماریوں کا علاج	

جماعتیہ بک ڈپو • اردو بازار • لاہور۔

لوح سیلانی :- یہ کتاب اپنی شکل آپ ہے۔ علامہ
ڈاکٹر اور عدالت کو مدد کرنا پیار محبت بڑھانے اور سکول
کو تیز کرنے مطلوب کو حاضر کرنے بھار کو شفا اور مددگار
میں ترقی اور بے شمار تعویذات و عملیات صحت میں قیمت
۸/- روپے

تعویذات محبت :- اعلا و متغاب کی مدد سے
بچھڑے دلوں کو ملانے، نفرتوں اور کدورتوں کو دور
کرنے پیار محبت مہر و وفا بڑھانے کے تعویذات
دیئے گئے ہیں۔ تعویذات و عملیات کی بہترین کتاب
۱۱/- روپے

کشتہ جات جہانگیری :- اس کتاب میں ہر قسم
کے پتھر اور ہر ایک وحشت کے کشتہ جات بنانے
کے مفصل طریقے، صحیح پہچان اور ان کے اوصاف کہ
کن کن بیماریوں میں کون کونسا کشتہ استعمال کیا جائیگا
قیمت کتاب ۹/- روپے

تعویذات و عملیات ربانی :- اس میں مومن
محمد اکرام صاحب نے آیت الکرسی کے فضائل اس کے
تعویذات و عملیات برائے حفاظت دھنن و مال و
امن و شفا برائے مومن۔ قیمت ۸/- روپے

جنگلی بوٹیاں سنیا سیاں :- اس کتاب میں
ہر قسم کی بوٹیوں کے نام خواص شناخت رنگ فائدہ
و استعمال کے طریقے درج ہیں اور ساتھ ہی تعویذات و
عملیات ہیں۔ بیماریوں کا علاج اور کشتہ جات کا طریقہ و شفا
قیمت ۹/- روپے

جہانگیری صابن سازی :- اس میں فی کے شواہد
ہے اس کتاب کو مرتب کیا گیا ہے نئے اور پرچے
انڈس ہر قسم کا صابن کا طریقہ اور نسخہ جات درج
کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱/- روپے

گنجینہ حسن :- سیاہ اور بخورت چہرے کو خوبتر
بنانے والے نسخوں کا مجموعہ اس کتاب میں سیاہ
رنگت کے چہرے کو خوبصورت بنانے، جلد کو لالہ
بالوں کو سیاہ دانتوں کو مریوں کی طرح بنانے کے
طریقے درج ہیں۔ کتاب نگار اگر آزمائش کیجئے قیمت
۹/- روپے

جہانگیری فوٹو گرافی :- اس کتاب میں کیمے
کے ہر ایک تقاض کو درست کرنے کے طریقے، تصویر کی
دھلائی، پرنٹ، انکار، رنگ اور نشنگ درج ہیں۔
اس کتاب کو طرح کر آپ بہترین فوٹو گرافر بن سکتے
ہیں۔ قیمت ۸/- روپے

لے کا پتہ :- جہانگیر ٹیک ڈپو۔ اردو بازار لاہور ۲